فہرست

مناقب

اداریہ............

بقلم ... اعلیٰ: شیخ الحد... ڈاکٹر فضل حنان سعیدی

مدتوں کرتی ہے ... ش جستجو میں کائنات

...ہیں ملتا ہے ایسا محرمِ رازِ حیات

اس د... لاکھوں کروڑوں لوگ آئے اور اپنی ہستی سے ... د بھی کہہ گئے،

آج ان میں سے بہت ساروں ... م... ل... قی نہیں، ر... ت اسلا... ریخ کی تو اِس

نے ہر عہد میں یہ ثبوت ... ہے کہ یہ چمنستان ہر موسم میں ... پھول اُگا سکتا ہے اور اس نے

ہمیشہ ہر میدان کے لیے عظیم رجال کی ... قابلِ قدر تعد... وقت مہیا کی ہے، روزِ اول سے

عہدِ رواں ... ہر عہد ... ریخ اِس... شا... طق ہے۔

ارضِ چمن ... نئے لالہ زاروں سے گل زار ہوتی رہتی ہے اور پُرانے پھول کھلتے اور

مُرجھا کر خاک میں پنہاں ہوتے رہتے ہیں ... کچھ پنہاں نشین اپنے زمانے، اپنے معاشرے،

اپنے وطن اور اپنی قوم قبیلے سے بہت بلند ہوتے ہیں، اتنے بلند کہ اُن کی پہچان اپنے عہد،

وطن، ... ان اور قبیلے سے نہیں بلکہ اُن کے عہد، ... ان اور قبیلے کی شنا... اُن پنہاں

نشینوں کے ... موں سے ہوتی ہے۔ اقبال نے کہا:

اس دور میں ... مٹ جا... گے ہا... قی وہ رہ جائے گا

جو قائم اپنی راہ پہ ہے اور پکا اپنی ہٹ کا ہے

علامہ خادم حسین رضوی علیہ الرحمہ بھی اسی قبیل سے تھے کہ اُن کا عہد، اُن کا اِ... د

اور ان کا زمانہ ... ان سے پہچانے جا... گے۔ ان کی شخصیت رتبے میں مہر و ماہ سے کم نہ

اُن کو دوسروں سے ہمیشہ ممتاز و منفرد وہ ان کی خودی اور خود داری تھی۔ انہوں نے اقبال کو صرف سنانے کی حد ہیں رکھا، بلکہ اس کے آفاقی پیغام کو سمجھ کر اُس ل پیرا ہوئے، پھر اسے د کو سنا کر مقبولِ عوام و خواص ٹھہرے۔

انہوں نے جس جواں مردی، بلکہ جاں فشانی سے تند و تیز طوفانوں کا مقابلہ کیا یہ اُنہی خاصہ تھا، کوئی اور تو محبت کے اِس بھاری پتھر کو چوم کر وہیں رکھ دیتا و ت سے ہٹ جا رسول ﷺ کے معاملے میں سمجھوتے کے خیال سے بھی آشنا نہ ہوئے۔ م نے اس ذمہ داری کو یوں جیسے نبھانے کا حق تھا۔

آہ!! ملتِ اسلامیہ کی امیدوں کے ، قوم کی کشتی ، مردہ دلوں میں گی کا لہو دوڑانے والے، خودی کے سفیر اور عشق کے پیامبر نے خود کو موت دہ میں چھپا لیا، اور یوں قلزمِ ہستی سے اُبھرنے والا یہ سیمابی حباب بھی ی سفر کو نکل ۔ یہ خسارۂ عظیم تھا جس کی تلافی کی کوئی صورت ہیں آرہی۔

سبھی احباب جا ہیں کہ سال 2020ء میں کئی علمائے کبار وئے دانش و حکمت بِ علم و فضل اور شہسوارا ریس و تحقیق دارِ بقا کی طرف کوچ کر گئے، یہ سال عام الحزن بنا جاتے جاتے یہ جو جاں گسل صدمہ د وہ پہ بھار ہوا اور اس صدمے نے صرف طبقۂ فکر کو نہیں بلکہ رسول ﷺ کا دم بھرنے والے ہر ن کو غمزدہ ک ۔ اُن کا سانحۂ رحلت کے رنج و الم تھا۔ یہ خبر جس نے بھی سنی سرد آہیں بھریں، دعا دیں اور اظہارِ غم وہ کیا۔

علم والے علم کا بہا کر چل دیے　　و اِن قوم سوتوں کو جگا کر چل دیے

کچھ سخن ور تھے کہ سحر اپنا دکھا کر چل دیے　　کچھ مسیحا تھے کہ مُردوں کو جلا کر چل دیے

چند مضامین وطنِ عـ میں شائع ہونے والے مو وں سے لیے گئے ہیں،
ادارہ ال واخبارات کا بھی ش ار ہے۔

سپاسی ہوگی ان لوگوں کو شامل نہ کیا جائے جنھوں نے غم کی اس گھڑی میں ہمیں
درکھا اور امیر المجاہدین کے حوالے سے اپنی دعاؤں سے نوازا اور تعز کے لیے اُن کی
مادرِ علمی میں تشریف لا تعزیتی ت ارسال کیے، یہ آپ کی اپنائیت کا ثبوت
ہے۔ اس حادثۂ فاجعہ کے مو ہمیں آپ کی آمد اور آپ کے تِ محبت سے بہت
حوصلہ ہوا۔ جزاکم اللّٰہ تعالٰی فی الدارین۔

امید ہے ''امیر المجاہدین نمبر'' قا کے لیے طمانینتِ قلبی بھی ہوگا اور
ممدوح سے متعلق معلومات کا بیش بہ انہ بھی۔ اس امر کا اقرار ضروری ہے کہ ہم نے ادارہ
کی ذمہ دار لیسی اور اُصول وضوابط کے پیش ضمون نگاروں کی پیشگی اجازت سے کچھ
مضامین میں ضروری ف میم سے کام لیا ہے اور مضامین کی نوک پلک بھی سنواری ہے،
اس کا دی مقصد واقعات کی تحقیق اور تکرار سے اجتناب ہے۔ بوجوہ بعض خامہ فرساؤں
کے مضامین اس نمبر کی ز ہیں بن سکے، اُن حضرات سے رکی درخوا ہے۔

اس علمی دست کا آغاز اعلی کے پیغام سے ہے، ازاں بعد امیر المجاہدین
کے دو عظیم اسـ ۂ کرام کے شفـ صرہ نواز ہیں، پھر اُنہی کی نی اُن کی حیات
کے چند گوشے منکشف ہو رہے ہیں، بعدہٗ اُن کے رفقائے ذیشان اور صحافی حضرات کے
ات زِ مجلّہ ہیں اور اِس حصے کا اختتام اُن کے تلامذہ ومحبین کے احاطۂ میں لائے
گئے عقیدت ومحبت سے سرشار مشاہدات ت کے ساتھ ہے۔ میں اُن کے مناقب
سکینِ خواطر ہیں۔

قار امی ! آپ جمیع احباب ک ازہ ہے کہ یہ مجلّہ انتہائی مختصر وقت میں اور بہت سر رفتاری سے اشا ہ ہم ہم نے حتی الوسع کوشش کی ہے کہ کوئی غلطی قی نہ رہے بتقاضائے امکانِ خطا سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ آپ سی غلط مطلع ہوں تو ادارے کو ضرور آگاہ کیجئے کہ آئندہ اشا میں اس کی تصحیح کر دی جائے۔

میں مَیں اپنی پوری ٹیم کو بہت مبار د پیش ہوں کہ انہوں نے میرے اس خواب کو شرمندۂ تعبیر کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی اور یہ خوبصورت علمی دست تیار کر دی، اور اپنی ٹیم کا اور معاو کاتہِ دل سے شکریہ اد ہوں جنہوں نے اس کارِ خیر میں ہمارا کسی بھی طرح ساتھ اور اس کی اِشا میں ہمارے مدد و معاو ہوئے۔ یہ ان کی امیر المجاہدین کے ساتھ محبت اور تعاون علی البر کی اعلیٰ مثال ہے۔ اللہ کریم تمام کو ی سعادتوں کا سزاوار فرمائے۔

جو ہو نصیر کے فضل و کمال کا

کہہ دو اُسے نوشتۂ دیوار چاٹ لے

سا تِ ارتحال

سال 2020ء جاتے جاتے غم کے گہر دل ہمارے سر وا منڈلاتے چھوڑ ، کہ اہل کی مور شخصیات اس دارِ فانی سے کوچ کر گئیں۔

☆ اہل ے رگ اور متبحر عالمِ دین علامہ مفتی جمیل احمد نعیمی علیہ الرحمہ، دار العلوم نعیمیہ کراچی، 18 نومبر، 2020ء کو کراچی میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ جید عالمِ دین تھے اور دینِ متین کی مات کا وسیع سلسلہ چھوڑ کر

رخصت ہوئے۔ انہوں نے اہلِ کے طلبا کو متحد کرنے کے لیے 1968ء میں ''انجمن طلباءِ اسلام'' کی درکھی اور 1970ء میں قومی و ئی اسمبلی کے ا ت میں بھی حصہ لیا اور کامیاب ٹھہرے۔ علامہ جمیل احمد علیہ الرحمہ نعیمی کو ربِ نے بے پناہ قوتِ حافظہ سے نوازا تھا۔ اشخاص و اماکن اور کتب م اور حوالے انہیں ہوتے۔ رجس سے قات ہوئی اُنہیں وقت ریخ اور مقام ہمی د رہا۔ جامع میہ رضویہ کے ساتھ ان کا بہت ینہ اور قلبی تعلق تھا۔ آپ اعظ کستان مفتی منیب الرحمان ہزاروی صا ، مہتمم دار العلوم نعیمیہ کراچی، ک ینہ رفیق تھے۔

☆ حضرت امیر المجاہدین علیہ الرحمہ کے وصال کے دن ہی آستانہ عالیہ روشریف کے سجادہ نشین حضرت صا زادہ خواجہ محمد حس روی کے چچا جان، پیر طر حضرت صا زادہ خواجہ غا سب روی علیہ الرحمہ کا انتقال ہوا۔ آپ شیخِ طر حضرت خواجہ فقیر روی علیہ الرحمہ کے د را اور مشیرِ خاص تھے۔ طویل عرصہ علیل رہے، ان کا سلسل مات کبھی موقوف نہ ہوا۔

☆ اہل و جما کے ممتاز عالمِ دین، محدثِ اعظ کستان م سردار احمد رضوی کے ش د و مقربِ خاص شیخ الحد علامہ مفتی محمد حیات خان قادری علیہ الرحمہ 5 دسمبر، 2020ء کو دارِ بقا کی روانہ ہو گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

آپ نے دار العلوم حنفیہ رضویہ، آزاد کشمیر، قائم ک اور اپنی ساری ئیاں اس ادارے کی تعمیر قی اور اشا اسلام کے لیے صرف کیں۔ ہزاروں علمائے کرام اس ادارے سے فیض ب ہو کر ملک و بیرونِ ملک میں تِ اسلام کا فریضہ سر ا م دے رہے ہیں۔ آپ جما اہل ، تنظیم المدارس اہلِ کستان اور اسلامی تی

میں بھی اپنی مات سر م دیتے رہے۔

☆ نومبر کے ی ے میں عالمی شہر فتہ قاری قرآن، اُستاذ المجودین قاری کرامت علی نعیمی صا کا وصال ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو لحنِ داودی سے نوازا تھا، وہ گی بھر اپنی خوبصورت آواز سے قرآنِ مجید کا فیضان عام کرتے رہے۔

☆ اعظ کستان مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمہ کے ان میں یکے بعد ے ے حادثے ہوئے۔

مفتی صا علیہ الرحمہ کے پھوپھی زاد اور آپ رفیقِ خاص، محبوب العلما م غلام ہزاروی ظمِ مالیات جامعہ میہ رضویہ) کے ا امی جناب قاری محمد یعقوب ہزاروی علیہ الرحمہ کا 23 نومبر، 2020ء کو انتقال ہوا۔ آپ سیاسی و سماجی شخصیت تھے اور علاقہ بھر میں بہت اچھی پہچان اور شہرت کے حامل تھے۔

4 دسمبر، 2020ء کو قبلہ م اعظ کستان علیہ الرحمہ کے داماد جناب محترم محمد عبدالقیوم صا علیہ الرحمہ انتقال کر گئے۔

جامعہ میہ رضویہ اور مجلس علماء م کستان کے جملے عہدے داران و اراکین تمام مرحومین کی مغفرت اور بلن درجات کے لیے دعا گو ہیں، پس گان سے اِظہارِ تعز کرتے ہیں اور اُن کے غم میں شر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور وصال فرمانے والے کے متعلقین کو اُن کا مشن جاری ر کی توفیق فرمائے۔

پیغام ... اعلیٰ

ب نہیں تو ب لوگ ہی ایسے ہوتے ہیں ر اپنے گہرے ات چھوڑ جاتے ہیں، اور پھر اپنی فیلڈ سے ہٹ کر کسی دوسری فیلڈ ریخ کا دھارا ایک ل دینا یہ رگا دی کے بغیر ممکن نہیں۔ بلاشبہ امیر المجاہدین، پیکرِ استقامت وعزیمت، محافظِ موسِ رسا وختمِ ت، استاذی واستاذ العلما علامہ حافظ خادم حسین رضوی علیہ الرحمہ کا شمار ایسے لوگوں میں ہے جنہوں نے وقت گیں تھام کر حالات کا رخ ہی مو اور ریخ کی منہ زور موجوں کے تمو سوار ہو کر بنجر ہوتی زمی نئے بہا دیے۔

ان کا خاص کمال یہ بھی تھا کہ انہوں نے ہر کام میں منفرد اسلوب متعارف ک اور مقبولیت کے ایسے جھنڈے گاڑے جنہیں ہمدوش کہنے میں مبالغہ نہیں ریخ کبھی بھی اُنہیں اور اُن کے اسلوب کو فراموش نہیں کر سکے گی۔ بلا مبالغہ وہ ایسی شخصیت ہیں جنہیں عبقری (Legend) کہا ہے۔

وہ وا امی اعظ کستان قبلہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قابلِ افتخار تلمیذ ہونے کے ساتھ ساتھ جامعہ میہ رضویہ کا فخر اور اِس کی فکر کے وارث وامین تھے، جس نے اس دھرتی کی آبیاری کی ہے۔ بلاشبہ یہ جامعہ میہ رضویہ کا اعزاز ہے کہ یہاں سے مدرسین، محققین اور نِ کرام وخطبا م کے ساتھ ساتھ حق گو مجاہدین بلکہ امیر المجاہدین بھی تیار ہوئے ہیں۔

انہوں نے عشق رسول ﷺ کی روشنی میں دین کو جیسا سمجھا ویسا بیان کیا اور قوم کو اُس

سے آ گہی دی۔ اُن کا مقصد تھر تھلی ... نہیں تھا، بلکہ عشقِ نبی ﷺ کی چنگاری ... تھا جسے وہ شعلہ زن کر گئے۔ ہمیشہ اپنے اہداف ... رکھی، شہرت کی خواہش سے میلوں دور اپنے مقصد کی کامیابی کے لیے جتن کیے اور ہر چیز ... لائے طاق رکھ کر اپنی دُھن میں مگن اپنی منزل کی جا ... رواں رہے۔ اُن کی منزل ... چہ شہرت تھی تو نہیں ... شہرت انہیں خوب نصیب ہوئی۔ مشن کی سچائی اور اخلا ... طن نے انہیں شہرت بھی ایسی دی کہ د ... اش اش کر اٹھی۔ وہ ... و اور سرفراز ہو کر عشقِ رخِ شہ ... اغ لیے لحد کی طرف روانہ ہوئے اور اپنے رب کے حضور پیش ہو گئے۔

اہل ... کو ... ئی پہچان دی اور یہ ان کی ... وجہد کا ثمر ہے، ورنہ ہماری خفتہ نصیبی کس ... عیاں نہیں۔ وہ ا ... ت سے بے ... ز رہے کہ سوچنے والوں نے کیا سوچا، لکھنے والوں نے کیا لکھا اور کہنے والے کیا کہیں گے۔ اُن کی ... ل ... یہ دونوں چیز ... لخصوص بہت جچیں: ... ''لبیک ... رسول اللہ ﷺ'' دوسرا کلامِ اعلیٰ حضرت: ''انہیں ... انہیں ... نہ رکھا غیر سے کام...... للہ الحمد میں د ... سے مسلما ... ''۔

دعا جو:

محمد عبد المصطفیٰ ہزاروی

حیاتِ امیر المجاہد

☆ ولادت: ۳ ربیع الاول، ۱۳۸۶ھ/ 22 جون، 1966، ھ

☆ حفظِ قرآن کریم کے لیے جہلم کا سفر: ۱۳۹۴ھ/ 1974ء

☆ وقراءت کے لیے جامعہ رضویہ احسن القرآن، دینہ میں داخلہ: شوال ۱۳۹۹ھ/ ستمبر، 1979ء۔ فرا: شعبان، ۱۴۰۰ھ/ جون، 1980ء

☆ درسِ می کے لیے جامعہ میہ رضویہ، لاہور میں داخلہ: ذوالقعدہ ۱۴۰۱ھ/ 12 ستمبر، 1981 وز ہفتہ (جامعہ کے دفتری ر رڈ کے مطابق ریخ مصدقہ ہے)

☆ جامعہ میہ رضویہ، لاہور سے فرا اور تنظیم المدارس اہل کستان کے تحت شہادۃ العالمیہ کی تکمیل: شعبان، ۱۴۰۸ھ/ مارچ، 1988ء

☆ جامعہ میہ رضویہ، لاہور میں ریس کا آغاز: ۱۴ شوال، ۱۴۱۰ھ/ 9 مئی، 1990 ھ

☆ محکمہ اوقاف، پنجاب میں شمولیت: ۱۴۱۴ھ/ ا، 1993ء

☆ پہ قاری ر ہ سے): صفر ۱۴۲۷ھ/ 17 مارچ، 2006 وز جمعہ

☆ مجلس علماءِ م کستان کی صدارت: ۲۰ ر ۱۴۲۸ھ/ 5 اگست، 2007 وز اتوار

☆ جامعہ میہ رضویہ میں بطور شیخ الحد تقرر: ۱۶ شوال ۱۴۲۸ھ/ 29 ا 2007ء

☆ دورۂ ملکِ شام: 2007ء

☆ وا می کا وصال: جمادی الاولیٰ ۱۴۳۰ھ/ مئی 2009ء

☆ حادثہ، جس کے معذور ہوئے: 2009ء

☆ والدہ ہ کا وصال: 2010ء

☆ جامعہ امیہ رضویہ، لاہور میں ی سبق: ۹ ربیع الاول، ۱۴۳۶ھ/ یکم جنوری، 2015 وز جمعرات

☆ فتاری: ۱۲ ربیع الاول، ۱۴۳۶ھ/ 4 جنوری، 2015 وز اتوار

☆ ڈی چوک، اسلا د موقع چہلم غازی ممتاز حسین قادری (جو مذاکرات کے بعد ختم ہوا): 27 مار 30 مارچ، 2016ء

☆ قانونِ ختم ت میم کے خلاف فیض د (جو مطالبات پورے ہو تم ہوا): 5 نومبر، 2017 27 نومبر، 2017ء 25 نومبر۔

☆ ہالینڈ کی طرف سے گستاخانہ خاکوں کے مقابلہ کے اعلا لا اسلا د لا مارچ (جو اعلان واپس کی وجہ سے اختتا ہوا): اگست، 2018ء

☆ آسیہ ملعونہ ک کے خلاف (جو معاہدے کے ذریعے اختتا ہوا): 2 نومبر 2018ء

☆ فتاری: نومبر، 2018 مئی 2019ء

☆ کستان میں لبیک رسول اللہ کا س: 2 نومبر، 2019 وز ہفتہ

☆ فرانسیسی سفیر کی ملک ری اور فرانس یکاٹ کے لیے مارچ اور (جو دن بعد مطالبات تسلیم کیے جا ختتا ہوا): 15 نومبر، 2020ء

☆ وصال: چوتھی ، ربیع الثانی، ۱۴۴۲ھ/ 19 نومبر، 2020ء، جمعہ

☆ زِ جناز فین: ۵ ربیع الثانی، ۱۴۴۲ھ/ 21 نومبر، 2020 وز ہفتہ

عظمتِ کردار کا گو ب دار

رشحاتِ قلم: شیخ الحد مفتی گل احمد خان عتیقی مدظلہ العالی

ہر آدمی کے مے اور کردار اُس کی شخصیت کے آئینہ دار ہوتے ہیں، یہی وجہ ہے
کہ ہادیٔ سبل، ختم الرسل تخلیقِ کائنات، فخر موجودات، سید ا ء والمرسلین ﷺ
نے اپنے چالیس سالہ کردار کو اپنی ت کی دلیل کے ط پیش اسی تناظر میں محسنِ
ملت، فخرِ اہل، مخدوم و رہبرِ قوم اُت و استقامت کے کوہِ لازوال، رشد و ہدا کے
منار، اسلام کی تی اور ملک کی جغرافیائی سرحدوں کے عظیم محافظ، تح موسِ رسا
کے پُرجوش اور ک جمان اور علمبردار حضرت علامہ م حافظ خادم حسین رضوی علیہ
الرحمہ کی ذات والا صفات کو دیکھا ا ھا جائے تو خالقِ حقیقی نے آپ کو بے شمار خوبیوں سے
نواز رکھا تھا۔

آپ اپنے دور کے حق گو، شعلہ بیان ر، ک ی، دلیر، شجاع اور بہادر
خطیب بھی تھے اور اپنے ہمسفروں میں بہترین مدرس، اچھے لکھاری، نفیس ین محقق و مصنف
بھی تھے۔ موجودہ دور میں ملتِ اسلامیہ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی مرحوم و مغفور اور
مجاہدِ ملت حضرت علامہ م عبدالستار خان زی کے بعد ظالم اور گمراہ حکمرانوں کی
آنکھوں میں آنکھیں ڈال ت آپ کا خاصہ اور طرۂ امتیاز تھا۔ آپ کی رسول
ﷺ میں ڈوبی ہو اَت مندانہ للکار طل کے ایوانوں میں زلزلہ آ تھا اور حکمران
تم وسائل وجود حوا ختہ ہو کر کانپنے لگتے۔ آپ رہا اِ ت کا عملی مظاہرہ
’’کافر ہے تو ہے شمشی بھروسہ...... مومن ہے تو بے تیغ بھی ہے سپاہی‘‘۔

کر دیے جاتے ہیں۔

امیر المجاہدین م خادم حسین رضوی علیہ الرحمہ الذکر خوش نصیبوں میں سے تھے۔ اُنھوں نے کام تو بہت ے کیے داد و تحسین کے طلب گار کبھی نہ ہوئے۔ اُن کے اس اِخلاص ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مختصر وقت میں اُنھیں ایسی مقبولیت سے نوازا کہ ماضی قر میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔

☆ اُن کے دورِ طا لمی میں ہی اُن کی عادات و اطوار اور اوصاف و کردار سے مَیں ازہ کر رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ اِس طا لم کو مستقبل میں عظیم کام کی توفیق کرے گا۔

☆ دورِ طا لمی میں وہ ت سے کچھ ہچکچاتے تھے۔ رہفتہ ام میں ا ر غیر حاضر رہے۔ پھر مَیں نے سختی بند کیا تو پہلی ت میں ہی حکمِ الٰہی سے اُن ک یہ شعر جاری ہوا:

ست! اِدھر آ، ہنر آزما تو تیر آزما، ہم جگر آزما

پھر وہ عمر بھر اس شعر کا بہترین مصداق رہے۔

☆ اُنھیں شروع سے ہی علمِ دین کے ساتھ گہری محبت تھی۔ طا لمی دور میں م الاوقات میں شامل اسباق ھنے کے ساتھ ساتھ مجھ سے اضافی اسباق بھ ھتے۔ رات گئے مطالعہ کرتے اور کے ساتھ علمی مشاغل میں مصروف رہتے۔

☆ اشا دین کے مختلف طر ہیں، مثـ ریس، تصنیف اور ت ۔ اللہ تعالیٰ نے م امیر المجاہدین علیہ الرحمہ کو اِن ذرائع سے ا مات سر م دینے کی توفیق کی۔ اُنھوں نے طویل عرص جامعہ میہ رضویہ، لاہور میں ریسی مات سر م دیں، یہاں امام الصرف والنحو کا لقب نے کے بعد شیخ الحد کے منصبِ جلیل

بھی ہوئے۔ پھر چند سال تحریکی مصروفیات کے ریس کے تعطل کے بعد اِمسال (2020ء) میں جامعہ نعما ہ لاہور میں ریسی سلسلہ بحال کیا اور صحیح بخاری شریف ھانے کی سعاد تے رہے۔ اپنی نوعیت کی چند منفرد اور انتہائی مفید تصانیف دگار چھوڑیں اور میدانِ خطا میں تو و نی تھے۔

☆ اُن کی خوبی یہ بھی تھی کہ اپنے کا نہا احترام کرتے۔ شہرت کی اِن بلندیوں پہنچنے وجود ی قات بھی بھی مجھے بحیثیتِ لیڈر نہیں ملے، ہمیشہ ادب طا علم کی طرح ملتے، بلکہ ا پ کی حیثیت دیتے، حتی کہ بعض اوقات اپنی ویل چیئر سے بھی نیچ آتے اور زمی بیٹھ جاتے۔ بھرے مجمع میں بھی د بوسی کر ا ؤں چومنے میں عار محسوس نہیں کرتے تھے۔ ہر اہم معاملے میں مشاورت کرتے اور را ئی ۔

اللہ تعالی اُن کے درجات بلند فرمائے اور اُن کے جملہ متعلقین لخصوص اُن کے جانشین م سعد حسین رضوی (امیر تحر لبیک) کو اُن کے مش کار بند رہنے کی توفیق کرے۔

سفیر محبتِ رسول ﷺ علامہ خادم حسین رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ

رشحاتِ قلم: شیخ الحد م مفتی محمد صدیق ہزاروی مدظلہ العالی

یہ 21 نومبر 2020ء کی روح افزا صبح ہے، مینا کستان لاہور میں قرار دادِ
کستان زہ ہورہی ہے کی نگری کی ہر شاہ ہجوم رواں دواں ہے، ہر راہی
کی منزل مین کستان ہے، ہر قافلہ مینا کستان کی طرف جادہ پیما ہے، کوئی مشرق سے آرہا
ہے تو کسی نے مغرب کی طرف سے ر س ھا ہے، کسی کا آغازِ سفر جنوب کی جا
سے ہے تو کسی کی سمتِ آمد شمال ہے۔ نہ صوبے کی قید ہے نہ ضلعی اختلاف ہے۔ کون، کون سی
بولی بولتا ہے اور کسی کا تکلم کس ن میں ہے؟ ان تمام تعارفی اختلافات وجود کی
منزل ہے اور وہ مینا کستان ہے۔

کسی نے پوچھا آج مینا کستان میں اتنا ہجوم کیوں ہے؟ کیا کوئی سیاسی جلسہ ہے؟
کسی مذہبی جما کی کا س آزا کستان کا سیس ہے؟ بتانے والے نے:
نہیں نہیں! جنازہ آرہا ہے اور یہ لوگ ز جنا ھنے کے لیے جمع ہوئے ہیں۔

پوچھنے والے نے پھر پوچھا: یہ کسی سیاسی لیڈر کا جنازہ ہے کسی لینڈ لارڈ سرمایہ دار
کا جنازہ ہے کسی سجادہ نشی کسی علامہ کا جنازہ ہے؟ جواب: نہیں! ایسی شخصیت
کا جنازہ ہے جس کا سیاسی پس منظر نہیں، وہ کسی علامہ کا لختِ جگر نہیں، کسی مرشد کا صا
زادہ نہیں، اس کے خانوادہ کا اقتدار سے دُور دُور کا واسطہ نہیں۔ وہ متوسط گھرانے کا فرد
ہے، پس ہ علاقے سی ہے، گھر سے علم دین کے حصول کے لیے نکلا، قرآن مجید حفظ
کیا، ت وقراءت کا کورس مکمل کیا، درسِ می اور دورۂ حد شریف کی تکمیل کے بعد

مس█ ریس█ بیٹھا، محراب █ سے رشتہ قائم کیا، پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ تحفظِ عقیدۂ ختم █ت کے لیے کمربستہ ہوا، ''العاقب █م کا رسالہ نکالا جس میں عقیدۂ ختم █ت کے عنوان سے علمی سوغات کے ساتھ ساتھ █ین ختم █ت کی سازشوں █ دہ چاک کیا۔ پھر اِس سے آ█ ھا، اپنی جسمانی معذوری █ وجود ختم █ت کے لیے █ی سازش کے سامنے ڈٹ█۔ پھر █ عظمت وحرمت رسول ﷺ کے خلاف █طینت █طن لوگوں نے امتِ مسلمہ کے قلب وجگر کو زخموں سے چُور چُور کیا تو یہ مردِ مجاہد پھر میدان میں نکلا اور کسی خوف وخطر █واہ نہ کرتے ہوئے بے حس حکمرانوں کے درِ غیر█ دستک دی۔ █ اپنے آقا کی عظمت، عزت، حرمت اور عقیدۂ ختم █ت کا درس دیتا ہوا اپنے رب █رگاہ اور اپنے آقا ﷺ کی █مت میں حاضر █۔ █

پوچھنے والے نے پھر پوچھا: کیا یہ █لوگ اس کے رشتہ دار ہیں جو اس کے جنازہ میں ش█ کے لیے ملک █کستان کے کونے کونے سے اور بیرونِ ملک سے بھی، سفر کی صعوبتیں █ر█ کرتے ہوئے پا█کستان پہنچے ہیں؟ جواب دینے والے نے█: ہاں! ان █ کا اس سے رشتہ تھا اور ہے، یہ اس کے نسبی رشتہ دار نہیں، اِس کے اور اِن کے درمیان رضا█ کا رشتہ بھی نہیں، اِن میں اس کے █ بھی ہیں، عقیدت مند بھی ہیں، ظاہری رشتہ داری کا تعلق ر█ والے بھی ہیں، لیکن ان █ کو جمع کرنے والا █ ہی رشتہ ہے اور وہ اپنے آقا خاتم النبیین ﷺ سے محبت اور عقیدت کا رشتہ ہے اور اس شخص نے اپنے نبی ﷺ کے ساتھ اس رشتے کو اس طرح █ █ █ے مشائخ، مقتدر علما، اور تہ█ ارلوگوں کو پیچھے چھو█۔

اِس شخص کو د█ امیر المجاہدین محافظِ عقیدۂ ختم █ █موسِ رسا█ علامہ خادم حسین

رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ م سے جا ہے۔ اِس آشنا نہیں، چا الیکٹر ، اُمرا، سیاسی لیڈر، علما، طلبا، عام پبلک اِنہیں سلامِ عقیدت پیش کرتے ہیں۔

علامہ خادم حسین رضوی کی یہ مقبولیت ہماری مادرِ علمی جامعہ میہ رضویہ کے لیے عثِ فخر ہے۔ وہ اس عظیم درس گاہ میں طا لم بھی رہے اور مدرس بھی، وہ اپنے اس ہ کا بے حد احترام کرتے تھے اور اپنے ہر استاذ کو ''اس الکریم'' کہا کرتے تھے۔ مسندِ ریس بیٹھے تو امام الصرف کہلائے، محراب ورونق بخشی تو نہا آسا ن اور مجاہدا از میں خطا کے جوہر دکھائے اور موسِ رسا کے مش نکلے دمِ ز اپنے مشن کے وفادار رہے۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست

تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

اللہ تعالیٰ آپ انو بے بہا رحمتوں ول فرمائے اور آپ کے صا ادوں کو اپنے عظیم والد (علیہ الرحمہ) کے مشن کی کامیابی کے لیے ا کات سے مالا مال فرمائے۔ آمین بجاہ النبیّ الکریم علیہ التحیۃ والتسلیم۔

امیر المجاہدین کی سوانح ... کانی اُنہی کی ... نی

امیر المجاہدین شیخ الحد... خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ انٹرویو اُن کی حیاتِ مبارکہ میں شائع ہوا تھا۔ اصل مفہوم کو پوری طر... قی ر... ہوئے ضرور... میم اور عناوین کے اضافہ کے ساتھ پیش... مت ہے۔ (ادارہ)

ولادت:

مَیں نے 1966ء میں ضلع ... کے گاؤں ... کلاں کے ... زمیندار گھرانے میں آ... ھولی۔ ہم دو بھائی اور چار بہنیں ہیں۔

ابتدائی تعلیم:

مَیں نے گاؤں کے اسکول میں چار جماعتیں ... ھیں ... نچویں کلاس کی کتابیں ... یں، لیکن کلاس میں جانے سے پہلے ہی دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے جہلم ... ۔

حفظِ قرآن کریم کے لیے جہلم روانگی:

... سے جہلم کے لیے ر... سفر جون، 1974ء ... ھا۔ عمر بمشکل آ... ں ہوگی۔ ... میں جہلم پہنچا تو اس وقت تحر... ختمِ ... ت عرو... ی۔ جلسے جلوس اور پکڑ دھکڑ ہورہی تھی۔ ہمارے گاؤں کے استاذ حافظ غلام محمد صا... علیہ الرحمہ مجھے جامعہ غوثیہ اشا... العلوم، عیدگاہ لے گئے۔ یہ مدرسہ قاضی غلام محمود صا... (... خاص پیر سید مہر علی شاہ) علیہما الرحمہ کا تھا، وہ خطیب اور امام تھے اور اُن کے ... قاضی حبیب الرحمٰن مدرسہ کے منتظم تھے۔ حفظ قرآنِ کریم کا آغاز قاری غلام یٰسین صا... ... س کیا، بعد میں قاضی

اما علی صا مجھے حفظ کراتے رہے۔

ازاں بعد گاؤں کے استاذ صا نے ہمیں مشین محلّہ نمبر واقع دارالعلوم میں داخلہ د رہ سپارے جامعہ غوثیہ اشا العلوم میں حفظ کر لیے تھے قی اٹھارہ رے مشین محلّہ نمبر 1 کے دارالعلوم میں حفظ کیے۔ یوں چا ں کے عرصے میں قرآن ک حفظ کرلیا۔اس وقت میری ں کے لگ بھگ تھی۔

وقراءت:

قرآ ک حفظ کرنے کے بعد دینہ (ضلع گجرات) ۔ یہاں ں

وقراء ھی۔

اعلیٰ تعلیم کے لیے لاہور روانگی:

اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے جامعہ میہ رضویہ، لاہور کا عزم کیا، پھ گی کا بیشتر حصہ لاہور می را۔

بچپن کے معمولات:

جہلم اور پھر دینہ میں بچپن اور لا کا ابتدائی دور، مدرسے کی منظّم گی می را۔ وقت اُٹھنا ھنا اور پھر س۔شرارتیں کیں، ع جگ تھا۔اس کا وقت بھی نہیں ملتا تھا دہ وقت ھائی می ر تھا۔بچپن کا معمول آج مج د ہے، ہر رات سورۂ محمد شریف ھ کر تھا ت بغیر کسی کے بتائے میرے دل میں آئی تھی جو پھر میری گی کا حصہ بن گئی۔سونے سے پہلے وضو اور ج دو زانو بیٹھ کر سورۂ محمد شریف ھ کر۔ یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے،کبھی کبھی بھول ہوں، لیکن آج بھی

سونے سے پہلے تسبیح فاطمہ ضر ھتا ہوں: 3 ر 3، ر اور
4 ر ۔ یہ مولی المسلمین علی کرم اللہ تعالی و کا بھی معمول تھا۔

لاہور میں معمولات:

لاہ تو گی کی چودہ بہاریں دیکھ چکا تھا۔ یہاں بھی معمولات گی میں دہ فرق نہیں تھا۔ جامعہ میہ رضویہ میں ھنے کے بعد شام نچ بجے چھٹی ہوتی تو عصر کے بعد سیر کے لیے بی کستان تھا۔ سورج غروب ہونے لگتا تو پیدل واپسی کی راہ ۔ مغرب کی ز منڈی کی مسجد میں قاضی عبدالقیوم صا کے پیچھے ھتا۔ سیر کے لیے روزانہ بی کستان اور و ل دیکھنا ہی میری غیر بی میاں تھیں۔ خود کوئی کھیل نہ کھیلا، نہ ہی شوق ہوا۔ ک سے ہمیش رہی۔

وا می دیں:

مَیں اپنے والد، لعل خان صا کے بہت دہ قر تھا۔ وہ مجھ سے حد درجہ پیار کرتے تھے۔ میرے حوالے سے بہت دہ حساس بھی تھے۔ کسی کو میرے سامنے او نہیں بولنے دیتے تھے۔

والد صا کے بچپن کے دو محمد نواز نے روز والد صا کی موجودگی میں مجھے طنزاً ''صوفی'' کہ ، والد صا ا ہم ہوئے کہ اُسے مارنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ بولے: اس کی ات کیسے ہوئی کہ میرے کو طنزاً مخاطب کرے، چنانچہ نواز صا کو معافی ما کر جان چھڑا ی۔

والد صا ا سے میرے لیے وافر مقدار میں دیسی گھی کرتے۔ آج بھی

میں دیسی گھی ہی کھاتا ہوں، کبھی بناوٹی گھی چکھا تک نہیں۔ والد صاحب کے گاؤں سے گھی لانے کا سلسلہ میرے برسرِ روزگار ہونے کے بعد بھی جاری رہا، لیکن کبھی انہوں نے مجھ سے پیسہ بھی نہیں لیا۔ وہ اپنی خدمت کرواتے ہی نہیں تھے۔ صرف یہ کہتے: ''جس کام کے لئے ہم نے آپ کو تیار کیا ہے وہ کام کرو''۔ والد صاحب نے مجھ سے اپنے لیے کبھی کچھ نہیں مانگا۔ مَیں نے زبردستی کچھ دینا بھی چاہا تو بھی انکار کر دیا، کبھی موڈ میں ہوتے تو جو واسکٹ میں نے پہنی ہوتی تھی، کہتے "یار! یہ مجھے دے دے، اچھی لگ رہی ہے"۔ میں کہتا کہ نئی لا دیتا ہوں، فرماتے: یہی چاہیے۔ مَیں اکثر اُون کی ٹوپی پہنتا تھا۔ کبھی کبھار یہ ٹوپی طلب کر لیا کرتے، کہتے کہ اس کا رنگ ایسا ہے کہ بالوں میں تیل لگانے سے میلی نہیں ہوتی۔ وہ "میرے میرے" کا تیل لگاتے، میں بھی اُن کی طرح یہی تیل لگاتا ہوں۔

والد صاحب کا انتقال:

انتقال سے قبل مَیں کشمیر سے خطاب کے بعد واپس لاہور آ رہا تھا کہ راستے میں والد صاحب کا فون آیا کہ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ میں گاؤں کی طرف روانہ ہو گیا۔ یوں محسوس ہوا جیسے اُن کا آخری وقت ہے۔ بڑی محبت سے اُٹھ کر ملے۔ مَیں نے گھر والوں سے کہا: مجھے پیاز اور دال والی روٹی پکا کر دو۔ والد صاحب نے میری بھابھی کو کہا کہ سارا سامان میں تیار کرتا ہوں، پھر تم روٹی پکا دینا۔ اس دوران میری آنکھ لگ گئی۔ دھوپ آ گئی تو والد صاحب نے آگے کپڑا ڈال دیا، روٹی پکی، مجھے کھلائی۔ ظہر تک مجھ سے گفتگو کرتے رہے۔ ماضی کی باتیں، بحث رہیں۔ جب میں گاؤں جاتا تو والد صاحب کہتے جماعت کرواؤ، لیکن اس روز انہوں نے بات نہیں کی۔ مشکل سے

کریں گی؟ تو فرماتیں: مَیں دور بیٹھ جاتی ہوں، رہتی ہوں کہ اب میر گاڑی میں بی ہے اور گاڑی آگے جا کر فلاں گاؤں کے قر جا کر ہارن بجاتی ہے تو سمجھ جاتی ہوں کہ میر تو ت (آئل فیلڈ ہے۔ یہ ہارن بجنے والدہ بس کے اڈے کھڑی رہتی تھیں۔

والد کے انتقال کے تقریباً ں بعد وہ بھی خالق حقیقی سے جا ملیں۔ اُن دیں میرے لی ھیرے میں چمکتے جگنو کی طرح ہیں۔ سوچتا ہوں کہ ا میں میرے مفلوج ہونے کا دکھ اُنھیں لے بیٹھا۔ چہ میرے سامنے کبھی اُنھوں نے اس کرہ نہیں کیا، میرے سامنے وہ ہمیشہ بہادر ماں کی طرح حوصلہ دلانے و تیں کیا کرتی تھیں، لیکن میں نے رکن انکھیوں سے اُنہیں آ سلتے دیکھا اور ٹھنڈی آہیں بھرتے سنا۔

حادثے کے بعد ر میں نے والدہ سے کہا: آپ میرے لیے دعا نہیں مانگتیں؟ کہنے لگیں: مانگتی ہوں۔ مَیں نے کہا پھر قبول کیوں نہیں ہوئی؟ فرمانے لگیں: "جس لائن میں ہم لگے ہیں، اس میں آگے موجود مریض ہم سے دہ تکلیف میں ہیں، ان کا کام ہو جائے گا تو ہمارا بھی ہو جائے گا؛ ہمارا دکھ ان سے انہیں"۔ ا ت سے مجھے حوصل۔

عشقِ رسول ﷺ مجھے اپنی ماں کے گود سے ہے۔ میری والدہ اٹھتے بیٹھتے ت "صد رسول اللہ" کہا کرتی تھیں۔ یہ جملہ میرے لاشعور میں بس۔

حادثے کی تفصیل:

حادثے میں معذور ہ میری ی کا ٹھن مرحلہ تھا۔ یہ حادثہ والد صا کے انتقال کے بعد 2009ء میں پیش ے بھائی امیر حسین گاؤں میں مسجد تعمیر

کرار ہے تھے، میں اسی سلسلہ میں گاؤں جا رہا تھا۔ فجر کی ز میں نے کلر کہار د
بھیرہ کے مقا ھی۔ میرا دل اضطراب میں تھا۔ ی این جی پمپ گاڑی رکوائی اور
واش بیس جا کر وضو کیا، ب رتھی میں نے کھڑے ہو کر وضو کیا۔ ساتھ ہی مسجد
تھی، مَیں نے قدم مسجد کی طرف ک ھ لوں، پھر سوچا کہ چلتی گاڑی میں
ہو جاتے ہیں۔ سی این جی سٹیشن سے کچھ آگے جا کر موڑ د ڈرائیور کو ا گئی۔
اس موڑ رتے ہوئے مَیں آج بھی توبہ استغفا ہوں۔ وہ مو تو مَیں نے دیکھا
کہ ڈرائیور گاڑی سیدھی لے جا رہا ہے، ڈرائیور کو تیزی سے مخاطب کرتے ہوئے کہا: " کیا
کر رہے ہو؟ "، بس یہ جملہ کہنے کی مہلت ہی مل سکی اور گاڑی نیچے ی۔ ڈرائیور کو کچھ ہوا
نہ گاڑی کو نقصان پہنچا، دونوں سلامت رہے لیکن میرے سر میں ش چوٹ لگی اور حرام مغز
بُری طرح ہوا۔ اس کے نتیجے میں میرے جسم کا نچلا حصہ مکمل ط مفلوج ۔ نچلا
دھڑ اِس قدر مفلوج تھا کہ کوئی چٹکی بھی تو احساس نہیں تھا، اب محسوس کرنے کی
قوت کافی حد بحال ہو چکی ہے۔ حادثے کے وقت میں دُرود شریف ھ رہا تھا، سی
لیے اللہ تعالیٰ نے میری جان بچالی۔

حادثے کے بعد پہ ں بہت مشکل ر نچ منٹ بھی مجھے نیند نہیں آتی
تھی۔ دوائیاں بھی رہتیں۔

ادرِا کبر کی تی:

میری گی میں والدین کے بع ے بھائی امیر حسین ا کردار ہے۔ انہوں
پ کی طرح میرا خیال رکھا۔ ان کی شفقت کا یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ میری

ھائی کے اجات وہی اٹھاتے۔فیض دھرنے کے دوران بھی اُنھوں نے ں
دیں۔دھرنے کے اختتا انھوں نے رت دگار جلسہ کیا اور تمام شرکا کے لیے
اپنی سے کھانے کا اہتمام بھی کیا تھا۔

بچپن کی دیں:

میرے بچپن اور کا ابتدائی دور اور جہلم کے درمیان منقسم ہے، جہلم میں
ھ رہا تھا اور چھٹیاں میں اپنے گاؤں آ ۔اس دور سے دیں وابستہ ہیں۔
ان میں دو کا تعلق مجھ ر گی ملنے سے ہے۔

☆ چھٹیوں میں گھر تو اکثر گاؤں کے کنویں نی تھا۔کنویں پمپ نہیں
تھا،کبھی بیل جوت کر اور کبھی ہاتھ کی مدد نی نکالتا۔رات کا وقت تھا ھیرا تھا،مَیں
نی بھرنے کے لیے کنویں کی ڈور کھینچی اور کنویں کے سے چھل اگا دی،لیک ر
نہ کر سکا او ۔اس دوران میں نے بلند آواز سے "اللہ" کہا۔کنویں میں لڑ
(لکڑی) ہوتی ہے۔جس نل کے ذریعے ھتا ہے،اس کے درمیان دو ں
ہوتی ہیں،اسی طرح لکڑی کنویں کے کونے سے دوسرے کونے ہوتی ہے۔
تے ہی مجھے ایسا محسوس ہوا کہ کسی نے مجھے اُٹھا کر کنویں کے روالی لکڑ بٹھ ہے۔
یہ یقیناً اللہ تعالیٰ کی قدرت تھی۔مَیں کنویں کی دیوار کے ساتھ ہاتھ رکھ کر آہستہ آہس ہر نکل
نی سے بھرے گہرے کنویں میں تو پہلے گاؤں میں کہرام مچتا کہ کہاں
؟ ہوسکتا تھا کہ کئی دن میرا پتا ہی نہ چلتا اور پھر لاش آمد ہوتی،لیکن اللہ تعالیٰ نے
بچالیا۔گھر جا کر میں نے یہ سارا قصہ تو کوئی یقین کرنے کو تیار نہ تھا۔

☆ اسی طرح گاؤں لہ سیل میں رکا نی بھرا ہوا تھا۔ میں وہاں مویشیوں کو نی پلا تو نہانے کا شوق ہوا، نہاتے ہوئے گہر نی میں ڈوبنے لگا، میرے ماموں زاد ممتاز نے چھل لگا کر مجھ ہر نکالا، یوں دوس ر میں موت کے منہ میں جاتے بچا۔

عملی گی:

1988ء میں جامعہ میہ رضویہ، لاہور سے فارغ التحصیل ہوا۔ قرآ ک حفظ کرنے کے علاوہ احاد بھ ھیں اور درسِ می کا کورس بھی مکمل ہو چکا تھا۔ فارسی اور عر کافی حد عبور حاصل ۔

1993ء میں پنجاب کے محکمہ اوقاف میں شمولیت اختیار کی ر، لاہور کے قر واقع پیر مکی مسجد میں جم ۔ یہ زمت اب ختم ہو چکی ہے۔

ازدواج و اولاد:

سرِ روزگار ہوتے ہی چچازاد سے میری شادی ہوگئی۔ میرے دو اور چار بیٹیاں ہیں۔ اولاد کو بھی دینی ر ہے محمد سعد اور محمد انس، دونوں حافظِ قرآن ہیں اور درسِ می کا کورس کر رہے ہیں۔

ا کے اشعار کا مطالعہ:

مدرسے میں ھائی کے دوران ہی مَیں علامہ اقبال علیہ الرحمہ ہ تھا۔ اُن دنوں میرے زیرِ مطالعہ غیر بی کتب میں اقبال کا فارسی مجموعۂ کلام سرِ فہر تھا۔ 1983ء میں کلیاتِ اقبا لی تھی۔ یعنی نوعمری سے ہی میں نے اس قلندر شاعر کے افکار کا مطالعہ شروع ک ۔ یوں کہہ لیں کہ اقبال کی روح نے مجھے اپنی طرف کھینچا چہ مدرسہ

میں فارسی ھی تھی، لیکن علامہ اقبال علیہ الرحمہ کے فارسی کلام کو اس کی روح کے مطابق سمجھنے کے لیے مجھے فارسی کی بہت سی لغا یں۔ بعد ازاں علامہ اقبال کے مرشد م روم علیہ الرحمہ کو بھ ھا اور اُن کا بیشتر کلام کرلیا۔ حافظ شیرازی اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خا ی علیہما الرحمہ کی شاعری بھ ھی۔

اُردو کے شعرائے کرام میں اکبر اِ دی کی شاعری پسند آئی۔ ان کے زمانے میں تھا ار نے کوٹھی بنائی تھی۔ اس حوالے سے ہونے والی تقر میں اکبرا دی کو بھی مدعو کیا، تھا ار کا اصرار تھا کہ نئ کوٹھ ھی شعر ہو جائے۔ اکبر نے کہا کہ آپ کا سارا م اب ہو جائے گا۔ اصر ھا تو اُنہوں نے یہ شعر س :

یہ کوٹھی جو تم کو آ رہی ہے	اور اپنی اداؤ ا رہی ہے
اس کے گملوں کی خوشبو کو سونگھو	تو خونِ غریباں کی بُو آ رہی ہے

شوقِ مطالعہ:

پہلے مطالعہ کو بہت ہ وقت تھا۔ گھر میں کیبل اور ٹی ہیں تھا اور نہ ہے، صرف اخب ھا تھا۔ تحر کی مصروفیا ھ جانے کے مطالعہ ک ہ وقت نہیں ملتا۔ موں کا بھی بہت شوق رہا۔ حکیم محمد سعید اور حکیم الامت مفتی ا رخان نعیمی علیہ الرحمہ کے تمام ھ ڈا ریخِ اسلام کا مطالعہ بھی میر یح تھی۔ اسلام کے سبھی سپہ سالار اپنی مثال آپ ہیں لیکن مجھے ہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا۔ ان کے مزا حاضری ینہ خواہش تھی، جو پوری ہو گئی۔

مزارِ سیف الل حاضری:

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار کے ساتھ ھا لگا کر دو سنتیں اور
تیر ھنے کی سعادت میسر آئی۔ ہوا یوں کہ ہم مز پہنچے تو دروازہ بند کیا جا رہا تھا،
وہاں قیام کا ی روز تھا، یعنی اس دن مز داخل ہونے سے رہ جاتے تو بغیر ار
کے واپس ۔ ہم درواز پہنچے تو فت کیا: ''کہاں سے آئے ہو؟'' ہم نے
کستان سے۔ درواز کھڑے شخص نے فوری دروازہ کھول اور بولا: "سرکاری
ط وقت ختم ہے لیکن آپ جلدی سے ر جا"۔ یعنی غیر متوقع ط ہماری
دیکھ کر دروازہ کھول تھا۔ آج بھی سوچتا ہوں کہ خالد بن ولید رضی اللہ
تعالیٰ عنہ انتظار کر رہے تھے کہ ان کے مہمان آ رہے ہیں۔ مزار میں داخل ہونے کے بعد ہم
نی سے وضو کیا اور پھر سنتیں ھیں ر داخل ہو کر مجھے خوشی بھی ہوئی اور بھی
۔ خوشی اس لیے ریخ اسلام کے ے سپہ سالار کے سامنے مجھ جی دل شخص کی
حاضری ہوئی، اور اس لی پ خالد بن ولید اور عبدالرحمٰن بن خالد رضی اللہ
تعالیٰ عنہما کی قبریں ساتھ تھیں، وطن کون سا تھا فین کہاں ہوئی؟

غازی ممتاز حسین قادری شہید فتاری:

پُرسکون ر رہی تھی۔ درس ریس کے علاوہ رحضرت پیر مکی علیہ الرحمہ
کی مسجد میں جمعہ کا خطبہ دیتا۔ غازی ممتاز حسین قادری علیہ الرحمہ فتاری اور پھ نے
میری گی میں ہلچل پیدا کر دی۔ ممتاز قادری نے گستاخِ رسول گ و گولیاں مار کر
مسلمانوں کا سر فخر سے بلند کر تھا، لیکن اس عاشق رسول ﷺ کو جیل میں ڈال ۔ ہم

نے اُن کی رہائی کے لیے تحر ئی اور مظاہرے کیے۔

ٹھیکیدار نہیں چوکیدار:

مظاہرے کے دوران پولیس نے مجھ تار کرلیا تاری کے بعد مجھے لے جارہا تو میری ڈرائیو بیٹھے پولیس افسر نے طع : کیا تم نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دار ہو؟ بھی تمہاری ت سن موسِ رسا ت کرتے ہو، تمہیں اور کوئی موضوع نہیں ؟ مَیں نے اس سے کہا: نبی ﷺ کے ٹھیکدار تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ بھی نہیں تھے، اُنہوں نے بھی تھا کہ لوگو! میرے پیچھے اس وقت چلنا میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے چلوں۔ لہٰذا میں نبی ﷺ کا ٹھیکیدار نہیں چوکیدار ضرور ہوں۔ بعدازاں مجھے کوٹ لکھپت جیل پہن ۔

غازی ممتاز حسین کا خط:

جیل سے رہا ہوا تو اگلے روز ممتاز قادری کا خط مجھے ۔ جمعہ کا روز تھا ز سے قبل ہی ممتاز قادری کے والد اور بھائی یہ خط لے کر آئے تھے۔ میں اِس خط کو اپنی بخشش کا ذریعہ سمجھتا ہوں۔ اطویل خط ہے، لیکن اس کا جملہ قابل توجہ ہے۔ ممتاز قادری نے لکھا:

”م ! آپ کوٹ لکھپت جیل میں قید تھے تو میں آپ کے ساتھ تھا“۔

اس وقت تو مجھے ت سمجھ نہیں آئی کہ ممتاز قادری تو لہ جیل راولپنڈی میں ہیں اور میں کوٹ لکھپت جیل میں تھا، تو وہ میرے ساتھ کیسے ہو گئے؟ مَیں نے سمجھا کہ ممتاز قادری روحانی ط میرے ساتھ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ س ین موسم میں بھی جیل انتظامیہ نے مجھے ٹھنڈ سے بچنے کے لیے خاطر خواہ چیزیں نہیں دی تھیں، پھر بھی سلاخوں کے

ر سے سرد ہوا مجھ ہیں آ رہی تھیں۔ اسی طرح مج کہ رات مجھے نیند نہیں آ رہی تھی ا یشا ھتی جا رہی تھی۔ یکدم میرے دل میں خیال کہ میر نگیں بغداد شریف کی طرف ہیں، انھیں دوسری سمت میں کر لوں نگیں دوسری سمت کرتے ہی مجھے گہری نیند آ گئی۔ بعد میں مجھے خیال کہ یہ ممتاز قادری تھے جنھوں نے میر نگیں صحیح سمت میں کرا ۔

محکمہ اوقاف ے طرفی:

موسِ رسا قانون کے تحفظ کے لیے ئی جانے والی تحر کے دوران محکمہ اوقاف، پنجاب کی طرف سے مجھے کہ کہ مَیں یہ سلسلہ روک دوں، ورنہ زمت چھوڑنی ے گی۔ میرے انک زمت ے طرف ک طرفی کے بعد میر س ئی خطیب آئے اور کہا کہ حکومت آپ کو پنشن دینے کے لیے تیار ہے اور چ آپ معذور ہیں، لہٰذا پوری تنخواہ پنشن ملے گی، ے کو محکمہ اوقاف میں زمت بھی دی جائے گی۔ میں نے کہا: اب کچھ نہیں چاہیے۔

غازی ممتاز حسین کی شہادت:

ممتاز قادری علیہ الرحمہ تار کیا موسِ رسا قانون کے تحفظ کے ساتھ ساتھ اُن کی رہائی کی تحر بھی شروع کر دی۔ ریلیاں اور جلوس نکالے گئے ں بھی ہو ۔ کچھ عرصہ بعد کورٹ نے ممتاز قادری کو پھ کی سزا سنا دی۔ پھر 2015ء کے ا میں پھ کی سزا کے خلاف اپیل بھی مسترد کر دی گئی۔ اب فیصلہ صدر س تھا کہ وہ اپیل مسترد کرتے یا منظور۔ اس دوران وزیرِ مملکت ئے مذہبی امور پیر امین الحسنات

شاہ کے ذریعے پیغام بھیج کہ ممتاز قادری کو پھ ہیں دی جائے گی۔ ہمیں س
، وہاں ئی اور آئی جی پنجاب کے علاوہ سابق آئی جی سند مقبول بھی
موجود تھے۔ ہمارے ندے یہ شع ھتے تھے:

محمد ہوشیار ش دیو

اور کہہ رہے تھے کہ عشق رسول ﷺ احساس مسئلہ ہے۔ اس کمپر ہیں کیا جاسکتا۔
پیر امین الحسنات اور ان کے ساتھ جتنے لوگ موجود تھے اُن کا کہنا تھا کہ وزارتیں اور
عہدے بعد میں ہیں، پہلے ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غلام ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے
کہا کہ ممتاز قادری کی پھ کے معاملے کو طوا دی جائے گی اور پھر کچھ عرصے بعد رہا کر
جائے گا، لیکن اُن کے لہجے چغلی کھا رہے تھے اور مَیں سمجھ رہا تھا کہ یہ دو نمبری کر رہے ہیں
ہم مَیں خاموش رہا ک بولا تو اِن تمام یشا ھ جائے گی۔ مَیں اُن کی طرف دیکھتا
تو و یں نیچی کر ۔ بعد میں وہی ہوا جس کا کسی حد مجھ ازہ ہو چکا تھا۔

صدرِ مملکت نے پھ کی پہلے سے موجود متعدد اپیلیں ئے رکھیں ممتاز حسین
قادری کی اپیل کا فیصلہ کرتے ہوئے اُسے مسترد ک ۔ یہ سرا تھی اُنھیں تختہ
د ۔ د بہت بوجھ تھا کہ ہم ہر طرح کی کوششوں اور قید کی صعوبتیں اُٹھانے
وجود ممتاز قادری کو نہ بچا سکے۔ ممتاز قادری کا جسدِ خاکی تو مَیں نے جا کر اپنی
پگڑی اُن کے قدموں میں رکھ دی، ئی کو بھی ر چوما اور کہا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
رگاہ میں ہماری شک ن، ہم سے جو ہو سکا ہم نے کیا۔

غازی ممتاز حسین قادری کی استقامت:

ممتاز قادری علیہ الرحمہ اپنے اہل خانہ سے ی قات میں روئے نہیں، پھ
گھاٹ کی طرف جاتے ہوئے بھی مسکرا رہے تھے۔ان کے والد نے بھی آ ہیں
، کہیں وہاں موجود مخالفی ہر جا کر و پیگنڈا نہ کریں کہ ممتاز قادری اور ان کے والد
ی وقت ہمت ہار گئے چالیس روز کا بھی نہ ہو، پ جیل جائے، پھرا نچ
سالہ سے ی قات میں اُسے گلے لگا پ مُسکرا دے۔یہی ممتاز قادری نے
کیا۔علامہ اقبال کہہ گئے کہ ن دلیر ہی اس وقت ہے میں محبت رسول صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہو۔

فیض د کا پس منظر:

حکومت نے نہ صرف عاشق رسول ﷺ کو پھ دینے میں تیزی دکھائی، بلکہ انتخابی
بل می میم کی آڑ م موسِ رسا قانو وار کرنے کی کوشش بھی کی۔یہی چیز ہمیں
فیض د کے دھر لے گئی۔ہمارا مطا اسادہ تھا کہ اس مذموم کوشش کے ذمہ داران
کو کٹہرے میں جائے، لیکن حکومتی ہٹ دھرمی نے معاملہ بگا ۔

فیض د کے کچھ احوال:

فیض د دھرنے میں کنٹینر کے ساتھ جو خیمہ لگا تھا، اکثر میں اُسی میں تھا۔
شروع کے چا نچ د الر کے نیچے بھی ۔ہر طرف سے سرد ہوا آتی تھی، لیکن اس سخت
موسم میں جن کے لیے ہم یہاں آئے تھے، انہوں نے سرد ہوا حسوس نہیں ہونے دیں۔
ہر طرف شیلنگ ہو رہی تھی تو مجھے آ یس کا دھواں بھی محسوس نہیں ہو رہا تھا۔

اکثر پوچھا ہے کہ دھرنے کے خلاف کرنے والی پولیس کیسے ہوئی؟ یہ میں نہیں کہتا، لیکن لوگ کہتے ہیں کہ کچھ ہوا ضرور تھا۔ پولیس والوں کو میں نے بھاگتے دیکھا۔ میں نے اپنے ہمراہیوں سے پوچھا اِنہیں کیا ہوا ہے؟ کہنے لگے: پتا نہیں کیا ہوا ہے؟ مَیں تو لبیک رسول اللہ کے ں کے ساتھ اُن پولیس والوں کو تلقین کر رہا تھا کہ آپ نے ہمیں مار بھ پ خوش ہوگا، کفر خوش ہو جائے گا، کہ لو موسِ رسا کے لیے آئے تھے اور خود مسلمانوں نے اُن کو م۔

دھرنے کے دوران اس طرح کی بہت سی افواہیں چلیں ا و پیگنڈا کیا کہ ہمارے پیچھے فو اسٹیبلشمنٹ ہے۔ واللہ! مجھ سے تو اس سلسلے میں کبھی کسی نے رابطہ نہیں کیا۔ دراصل یہ سار تیں ہماری تحر کو کرنے کے لیے کی جا رہی تھیں۔ معاہدہ کے بعد ختم کرنے کا اعلان ہوا تو مجھ سے ملنے جنرل فیض حمید میرے خیمے میں ضرور آئے تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہماری علامہ خادم حسین رضوی سے قات تو کراؤ، وہ ہیں کون؟ جہاں دھرنے ت ہے، یہ ایسا کام ہ کہ مؤرخ بھی لکھتے ہوئے ہزار رکا گا کہ نہتّے عاشقانِ رسول کے ہاتھوں ہزاروں مسلح سپاہی کیسے ہوئے۔

م… آسی غازی پوری نے کہا تھا:

اب تو پھولے نہ سما… گے کفن میں …

ہے …گور بھی اُس گل سے …قات کی رات

امام احمد رضا قادری نے بحرِ عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی گہرائیوں میں ڈوب کر کہا:

جان تو جاتے ہی جائے گی، قیامت یہ ہے

کہ یہاں مرنے پہ ٹھہرا ہے …رہ تیرا

تجھ سے در، در سے سگ اور سگ سے ہے مجھ کو نسبت

میری …دن میں بھی ہے، دُور کا ڈورا تیرا

اس …نی کے جو سگ ہیں، نہیں مارے جاتے

حشر … میرے گلے میں رہے پٹّا تیرا

ہماری …تیں دیوانوں …تیں ہیں، عقل …ستارِ اسے …ھیں، اُن کی صحب… اچھ… م… نہ ہو۔

حال ہی میں … یوٹیوب … کے لیے … انٹرویو میں مجھ سے سوال ہوا: علامہ خادم حسین رضوی …رے میں کہا … ہے یہ پلانٹڈ تھے، اس …رے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ میں نے جواب میں عرض کیا: "پلانٹڈ کے معنی ہیں کسی کا کا… کیا ہوا پودا، کسی کی جا… سے اپنے ایجنڈ… لانچ کیا ہوا فرد"۔ الغرض ہمارے ہا… ٹمانی ا… کا شعار عام ہے، سو میرا سوال یہ ہے … علامہ خادم حسین رضوی جیسے شاہکار کسی ٹکسال میں ڈھلتے ہی… کسی ادارے کی جا… سے پلا… کیے جاتے ہیں، تو آپ کی مشینیں اور ٹکسال بند تو نہیں ہو گئے، ایسا کوئی شاہکار دوسرا پیدا کر کے دکھائیے اور پھر اسے ملک … راور

میں نے اُن کے سوم کی محفلِ ایصال ثواب میں ا ات بیان کرتے ہوئے کہا تھا: ''علامہ خادم حسین رضوی د وی رشتوں کے حوالے سے میرے کچھ نہیں تھے، لیکن دینی رشتے کے حوالے سے میرا کچھ تھے۔ میں تحر لبیک کستان کا کبھی رکن نہیں رہا امیر المجاہدین علامہ خادم حسین رضوی اپنی تحر سمیت میرے قلب میں رچے بسے رہے... میں آج لاکھوں نوں کو گواہ بنا کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ رگاہ میں شہادت دیتا ہوں کہ خادم حسین رضوی نے اپنی بساط کے مطابق حسینی کردار کو ہ کیا، نوجوانوں کے دلوں میں، میں، رُ رُ، ہر بُنِ مُو اور ہر قطرۂ خون میں عشقِ مصطفیٰ ﷺ کو کُوٹ کر بھ اور ایسا روحانی کر دو کہ آ گیس کے گولوں کا ڈھیر بھی اُن کے عزم کو نہ توڑ سکا اور اُن ئے ثبات میں لغزش نہ آئی''۔

علامہ صا نکتہ چینی اُن کے بعض ریمارکس رے میں ہوتی تھی، جن رے میں اُن کا کہنا تھا: میر س قرآن وحد سے ین ومنحرفین رے میں جواز کے دلائل موجود ہیں۔ مَیں نے قات میں ان سے عرض کیا: یہ دلائل ہمارے س بھی تھے، لیکن انہوں نے مخالفین رے میں کبھی ایس ازِ بیاں اختیار نہیں کیا۔ چنانچہ 2018ء کے دھرنوں کے بعد انہوں نے زِ بیا ک ۔ میں نے رب کریم کا اوران کا شکرادا کیا۔ مخالفین اب بھی وقتاً فوقتاً سوشل م سے ایسی تیں نکال کر لے آتے ہیں شریعت کا حکم یہ ہے کہ کسی کی وفات کے بعد اس کا ذکر صرف اچھے اوصاف کے ساتھ چاہیے، کردار کیزگی کے لیے اتنا ہی ثبوت کافی ہے کہ اس مردِ درویش نے، جس وگ ہزاروں لاکھوں روپے نچھاور کرتے تھے، مسجد کے تین مرلے کے مکان میں ساری اری اور رب کی رض راضی رہے۔

علامہ خادم حسین کے ساتھ طویل رفاقت کی دیں

بقلم اعلیٰ: ڈاکٹر فضل حنان سعیدی مدظلہ، شیخ الحد جامعہ میہ رضویہ، لاہور

مَیں نے جامعہ میہ رضویہ، لاہور میں 1976ء سے حصولِ علم کا آغاز کیا اور امیر المجاہدین شیخ الحد علامہ خادم حسین رضوی علیہ الرحمہ 1981ء میں جامعہ میں تشریف لائے۔ مَیں دو سال کے لیے کراچی ، میری واپس اعظ کستان علیہ الرحمہ اور قبلہ حافظ محمد عبدالستار سعیدی دام کاتہم العالیہ نے مجھے اُسی درجہ میں کا حکم جس میں امیر المجاہدین شامل تھے۔ تعمیلِ حکم کرتے ہوئے اُسی کلاس میں بیٹھ ۔ یوں 1985ء سے میری اور م خادم حسین رضوی ہمی رفاقت کا آغاز ہوا۔

☆ قبلہ مفتی صا علیہ الرحمہ نے مجھے فنون کی منتہی کت ھنے کا حک ، اس سلسلے میں میرا ساتھی کوئی نہیں تھا، چنانچہ میں اکیلا ہی شرفِ ملت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ س فنون کی یہ کت ھنے لگا۔

☆ 1988ء میں ہم دورۂ حد شریف کی کلاس میں پہنچے تو ہمار ہمی تعلقات میں اضافہ ہوا۔ دلچس ت یہ بھی ہے کہ اِسی سال قبلہ مفتی صا اور استاذ حافظ صا نے ہماری کلاس کو حکم کہ شیخوپورہ جا کر جامعہ میہ رضویہ، شیخوپورہ کی عظیم الشان عمارت کا سنگ د کے لیے زمین کی کھدائی کریں۔ یوں قبلہ مفتی صا اور استاذ حافظ صا کی معیت میں کھدائی سے جامعہ کی تعمیر کا آغاز ہوا۔

☆ دورۂ حد شریف کے دوران شرفِ ملت علیہ الرحمہ ہمیں روزانہ قصید دہ شریف کے تین اشع کرتے تھے، علامہ خادم حسین علیہ الرحمہ نے اِسی سال پورا قصیدہ

حفظ کرلیا تھا اور فرا کے بعد تو قاعدہ ط اعلیٰ حضر ی، علامہ محمد اقبال اور م روم علیہم الرحمہ کے اش د کیا کرتے تھے۔

☆ دورۂ حد شریف سے فرا کے بعد مجھے گلبرگ کے جامعہ می ریس کی ذمہ داری سو گئی، کہ م خادم حسین رضوی کسی مصروفیت کی ابھ ریس کا آغاز نہ کرسکے۔ 1990ء میں قبلہ مفتی صا علیہ الرحمہ کے ح ہم دونوں نے جامعہ میہ رضویہ، لاہور می ریس کا آغاز کیا۔ معمول یہ تھا کہ ہم دونوں اسباق سے فرا کے بعد زِ ظہر یہیں جامعہ میں ادا کرتے ز کے بعد طلبا کو صرف ونحو ک کراتے۔ زِ عصر کے قر اکٹھے جامعہ سے روانہ ہوتے او زِ عصر کبھی مسلم مسجد میں ادا کرتے، کبھی کسی دوسری مسجد میں۔

☆ 1988ء سے پہلے اور اس کے بعد ہم دونوں جمعیت علما کستان کے اجلاسوں اور جلسوں میں شر ہوتے۔ م خادم حسین رضوی مجاہدِ ملت م عبدالستار خان زی اور امامِ اہلِ م شاہ احمد نورانی علیہما الرحمہ سے بہت تھے۔ اُن کی خوبی یہ بھی تھی کہ ہمیشہ اپنے ساتھ ی ر تھے اور مجاہدِ ملت اور امام نورانی کے اقوال اپنی ی کی ز بناتے، بعد ازاں اپنی تق میں ان اقوال کے حوالے بھ کرتے۔

☆ اُن کی خوبی یہ بھی تھی کہ وہ ہر اہم معاملے میں مشورہ کرتے اور پھر مفید مشوروں ل بھی کیا کرتے۔ اِسی طر اری کے لیے تو ہم اکٹھے ہی جاتے اور میری پسن جیح دیتے۔

☆ اُن میں مت دین ک بہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ر میں نے اُنہیں ارش کی کہ ہم نے پولیس لائن، لاہور میں پولیس کے جوانوں کی د کے لیے زِ

ظہر کے بعد روزانہ گھنٹہ کی نشست کا اہتمام کیا ہے، آپ اُس میں گفتگو کرنے کے لیے تشریف کریں۔ چنانچہ وہ تقریباً ھ ماہ سلسل تشریف لاتے رہے اور جوانوں کو عقائدِ اہل کے حوالے سے راہ ئی فراہم کرتے رہے۔

☆ امیر المجاہدین م خادم حسین رضوی علیہ الرحمہ کی کامیابیوں کے پیچھے جن شخصیات کی محنت ہے اُن میں آپ کے شیخِ طر حضرت م عبدالواحد المعروف حاجی پیر صا علیہ الرحمہ، اعظ کستان مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمہ، شرفِ ملت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ، استاذ الاسا ہ شیخ الحد م رشید احمد علیہ الرحمہ اور جامع المعقول والمنقول شیخ الحد علامہ حافظ محمد عبدالستار سعیدی دامت کاتہم العالیہ کے اسمائے مبارکہ سرِفہر ہیں۔ م خادم حسین رضوی علیہ الرحمہ نے جو اخلاص اور مقصد کی لگن اپنے شی می اور اپنے اس ہ میں دیکھی، اُسی کو اور اللہ رب العزت نے اُنہیں کامیابیوں سے ہمکنار ف۔

☆ م خادم حسین رضوی علیہ الرحمہ کی شروع سے ہی خواہش تھی کہ اہلِ وجما ہمی اتحاد ہو جائے۔ اس رے میں بکثرت مجھ سے بھی اپنے درِدل کا اظہار کرتے۔ وہ اس نتی پہنچے کہ عقیدۂ ختم ت اور تحف موسِ رسا ہی وہ نکات ہیں جن تمام اہلِ متفق ہو ہیں، چنانچہ انہوں نے اسی پیغام کو اپنا مشن محنت کی اور یہ اُن کے اخلاص کا نتیجہ تھا کہ اللہ رب العزت نے اُنہیں مختصر وقت میں ار کامیابی فرمائی۔

☆ 2009ء میں م خادم حسین صا علیہ الرحمہ کا ا ہوا تو وہ بہت علیل ا یشان رہتے تھے اور دواؤں کے سے اُنہیں نیند بھی نہیں آتی تھی۔ اس دوران

مَیں بھی اُن کی تیمارداری کے لیے ، لیکن قبلہ حافظ صا مدظلہ العالی کی اُس مو
تی اُن کے لیے ئ ی کا بنی۔ آپ کثرت سے اُن س تشریف لے
جاتے اور انہیں تسلی دیتے اور فرماتے: ان شاء اللہ تعالیٰ تم ٹھیک ہو جاؤ گے۔

حادثے کے بعد اُن کی طبیعت قدرے بہتر ہوئی تو میری کوشش تھی کہ وہ جلد
رہ سے دینی مصروفیات اختیار کر کہ اُن کی ذہنی ونفسیاتی کیفیت بہتر ہو۔
چنانچہ مَیں مسلسل اُن س رہا اور اُنھیں جامعہ میں ریس بحال کر آمادہ
کرنے کی کوشش رہا، حتی کہ اُنھیں پیش کش کی کہ جامعہ میں آپ کے لیے لفٹ کا انتظام
جائے گا، وہ کسی حد آمادہ تو ہو ابھی مکمل ط تیار نہیں تھے۔ پھر مَیں نے
استاذ الا ہ شیخ الحد قبلہ حافظ صا ارش کی کہ آپ اُنھیں ریسی سلسلہ
بحال کرنے کا حکم دیں، خواہ وہ صرف دورۂ حد شریف کا ھا ۔ چنانچہ
میری درخوا استا امی نے اُنھیں حکم اور وہ جامعہ میں رہ شیخ الحد کے
منصب ہوئے۔

☆ تحر لبیا کستان کے قیام کے بعد بھی اُنہیں کوئی مشکل پیش آئی تو جامعہ
میہ رضویہ، مجلس علماء م کستان اور تنظیم المدارس اہل کستان نے اُن کی
بھرپور حما کی اہل مفتی منیب الرحمٰن ہزاروی مدظلہٗ تنظیم المدارس کی ئندگی
کرتے ہوئے ہر مو اُن فرماتے، اِسی طرح جامع المعقول والمنقول م حافظ
محمد عبد الستار سعیدی جامعہ میہ رضویہ اور مجلس علماءِ م کستان کی طرف سے ہر موقع
جمانی فرماتے۔

☆ عقیدۂ ختم ت رے میں حلف مے میں تبد کرنے والوں کے خلاف
کارروائی کے لیے تحر لبیک نے جو فیض دمیں جو پہلا اُس کے اختتا ملک
کی تمام ایجنسیاں: آئی۔ بی۔، ایم۔ آئی۔، آئی۔ ایس۔ آئی۔، لاہور پولیس اور سپیش انچ
کے افسران و اہان امیر المجاہدین کے جامعہ میہ رضویہ طویل المدتی تعلق کے
جامعہ کے اہ صا زادہ علامہ محمد عبد المصطفیٰ ہزاروی سے مسلسل رابطہ کرتے رہے،
امیر المجاہدی الزامات تھے کہ یہ کسی بیرونی ایجنڈے کام کر رہے ہیں انھیں خفیہ لوگ
فنڈ کر رہے ہیں، اِن الزامات کی تحقیق کے لیے صا ادہ صا سے معلومات طلب
کرتے رہے۔ اس مو صا ادہ صا نے نہا دانشمندی اور حکمتِ عملی سے
امیر المجاہدی لگنے والے جھوٹے الزامات دہ چاک کیا اور افسرا لاکو ور کہ
وہ کسی بیرونی طاقت کے آلہ کار نہیں اور نہ ہی اُنھیں کسی خفیہ ذریعہ سے فنڈ ہو رہی
ہے، اُن کی کاوشیں محض ایمانی ت ک ہیں اور اُن کا مقصد تح موسِ رسا اور
تحفظِ عقیدۂ ختم ت و ذِ اسلام ہے۔

اللہ رب العزت ہمیں امیر المجاہدین م خادم حسین رضوی علیہ الرحمہ کے مشن کو
جاری ر کی توفیق فرمائے۔ امین

٣ ١٤٤٢ 19 2020

عمرها در کعبه و بت خانه می نالد حیات

صاحبزادہ ڈاکٹر خضر حیات نوشاہی
سجادہ نشین حضرت نوشہ گنج بخش، ضلع منڈی بہاؤ الدین

عمرها در کعبه و بت خانه می نالد حیات
تا ز بزمِ عشق یك دانائے راز آید برون

در عصرِ حاضر یکی از عشاقِ مصطفی علیه التحیة والتسلیم که مقامِ تخصص دارد، و از بارگاهِ الٰهیه درجۂ بلند یافت شد رواں علامه خادم حسین رضوی رحمة اللّٰه تعالٰی علیه است که بر صفحۂ زیست نقشِ زرین رقم کرد۔

حضرت علامه خادم حسین رضوی رحمة اللّٰه علیه در عشقِ مصطفٰی صلی الله علیه وآله وسلم زندگی گذاشت، دریں زمینه هیچ دقیقه فرو نگذاشت، و یك دنیا بچشمِ ظاهر دید که ربّ العزت ایشان را بوقتِ رُخصت ازین دارِ فنا چه عزت عطا فرمود۔

در مسئلۂ ختمِ نبوت و ناموسِ رسالت امتِ مسلمه خصوصًا ملتِ پاکستان را بیدار کرد و ولولۂ تازه بخشید، از جرأت گفتارش در و بامِ مخالفین می لرزد۔

از علومِ قرآن و حدیث و تعلیماتِ اسلامیه بهره وافر یافته بود، نیز از افکار و کلامِ اقبال کلامش مرصع بود، همیں سبب بود که تقریرِ ایشان بسیار مؤثر بود، حاضرین را در حصارِ گفتگو چنان می بستند که همه سامعین مسحور و مسرور می شدند۔

در حقیقت ایمان و ایقانِ ایشان در عشقِ مصطفٰی علیه التحیة والثناء رنگین بود، که همیشه در زبانِ ایشان ظاهر میشود، و تاثیرِ بیانِ ایشاں در قلب و روحِ سامعین اثر میکرد۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاك طینت را

...ئے را...

...وئے صحافت ... مقبول جان صا... ، بشکریہ ...مہ 92(21-11-2020)

لوگوں کے دلوں کو آتشِ عشقِ رسول ﷺ ... سے ...ہ کرنے والا حدی خوان ...، وہ جس ...سوں بعد اِس... مردہ قوم کی خاکستر میں سیدا... ء ﷺ سے محبت کی دبی ہوئی چنگاری کو روش...

میری ...گی میں عشقِ رسول ﷺ کے تین... ے حوالے ہیں: ... میرے والد محترم، دوسرا اقبال اور کلامِ اقبال اور تیسرا علامہ خادم حسین رضوی۔ اِن تینوں میں کلامِ اقبال مشترک ہے۔ کون اب قلندرِ لاہوری پکارتے ہوئے ا... کے شعروں سے دلوں کو ...مائے گا؟ حرمتِ رسول ﷺ کی نگہبانی کے لیے کس کی ...ن تلوار بنے گی اور کس کا جوش وولولہ دلوں کو ...ہ کرے گا؟

اس مملکت ... کستان کے اُفق... اِس سورج کے ...ع ہو کر غروب ... کے صرف چند سال ہیں، لیکن اِن چند سالوں میں اِس اف... اُبھرنے والی یہ وہ شفق ہے جس کی لا... دلوں میں ...ہ رہے گی۔

اللہ نے علامہ خادم حسین رضوی کو ... ایسے دور میں اس... مردہ وافسردہ قوم ک...ہ کر... مامور کیا، جو اُمتِ مسلمہ کے ... ے مج... مشرف کا دور تھا اور پوری د... حدیثِ رسول ﷺ کے مصداق بھیڑیوں کی طرح اُمت کی بھیڑ و... ی تھی۔ اعلائے کلمۃ الحق تو بہت دُور... ت تھی، اللہ کے دین سے وابستگی کا اظہار بھ... م بن چکا تھا... شتہ صدی میں مسلمانو... مظالم ک... ریخ م... کی جائے تو مشرف اور عالمی منظر

چھائی قوتوں کے مظالم کی تعداد سے زیادہ ہے۔ پاکستان میں یہی دور تھا
صدیوں سے توہینِ رسالت کے مسلمہ اُصولوں کو چھیڑنے کا آغاز ہوا۔ میدانِ سیاست میں
اس کو آمر اور ڈکٹیٹر کہنے والی پارٹیاں بھی اس معاملے میں اس کی ہمنوا تھیں۔ عافیہ صدیقی
سے لال مسجد کے قتلِ عام، عبد السلام ضعیف سمیت چھ سو آزاد مسلمانوں کو امریکہ کے
حوالے کرنے سے لے کر پاکستانی ہوائی اڈوں سے ستاون ہزار امریکی طیاروں کی افغان
مسلمانوں پر بم برسانے والی پروازوں تک، یہ سب کچھ یہ قوم خاموشی سے دیکھ رہی تھی اور
برداشت بھی کرتی چلی آ رہی تھی۔ تعلیمی ادارے الحادی فیکٹریاں بن چکے تھے۔ انسانی حقوق
کے مغرب زدہ این۔ جی۔ اوز۔ زادے اور زادیاں اُمت سے اس کی سب سے قیمتی متاع
''عشقِ رسول ﷺ'' بھی چھیننا چاہتے تھے۔ یہ لوگ کسی بھی گروہ، سیاسی پارٹی یا عقیدے
سے تعلق رکھتے تھے، حرمتِ رسول ﷺ کے معاملے میں مشرف، سلمان تاثیر اور
عاصمہ جہانگیر کی طرح ایک دوسرے کے مخالف ہو کر بھی ایک ہی لائن میں کھڑے تھے۔ یہ
موضوع تو اُمت میں چودہ سو سال سے کبھی زیرِ بحث نہیں رہا تھا، ہر کوئی اس بات پر ایمان کی
حد تک یقین رکھتا تھا کہ سید الانبیاء ﷺ کی ذات، اس کے لیے اپنے ماں باپ، اولاد، بہن
بھائیوں، رشتے داروں اور دنیا کے تمام رشتوں سے زیادہ محترم، معزز اور عزیز ہے۔ مسلمان
اپنے باپ کی گستاخی معاف کر دیتا، ماں کی بے حرمتی پر کمزور ہونے کی وجہ سے چُپ ہو جاتا
لیکن رسول اکرم ﷺ کی ذات کی جانب غلط اشارہ بھی برداشت نہیں کرتا تھا۔ لیکن اس دور
میں یہ موضوع ٹی وی ٹاک شوز کی زینت بننے لگا تھا۔ یہ ایک انتہائی خوفناک وقت تھا۔
مشرف سے پہلے ناکوں اور پولیس کی چیک پوسٹوں پر ایسے افراد کو روک کر پوچھا جاتا تھا جن
کا حلیہ غنڈوں اور بدمعاشوں والا ہوتا تھا، لیکن اس دور میں ان پوسٹوں پر روکا جاتا ایسے

افراد لیل نہ جانے لگا، جن کے ماتھے محراب، سروں پر عمامہ، چہرہ داڑھی سے آراستہ اور شلوار اتباعِ رسول میں ٹخنوں سے اُوپر ہوتی۔ اسی دور میں آئینِ پاکستان کے تحت اقلیت قرار دیئے جانے والے قادیانیوں کے بارے میں بھی مین سٹریم میں گفتگو کا آغاز ہوا۔ پورے ملک میں ہر وہ شخص جو اسلام، مسلمان اور پاکستان کا تمسخر اُڑانا چاہتا، اُسے کھلی چھوٹ تھی۔ اِس مردگی، مایوسی اور پریشانی کے عالم میں شعلہ جوالہ کی صورت آواز گونجی، ایک مستانہ، کہ جس کی گونج میں ہر وہ دل جس میں محبتِ رسول ﷺ کی ٹمٹماتی سی لَو بھی تھی وہ دیوانہ وار اُس کے گرد جمع ہونے لگا۔ اقبال کے نقشِ قدم پر چلتا ہوا یہ مردِ قلندر بالکل ویسی ہی کیفیت دلوں میں پیدا کرنے میں کامیاب ہوا جیسی اقبال نے اپنے بارے میں اپنے شکروشکایت میں لکھی:

اِک ولولۂ تازہ دیا میں نے دلوں کو

لاہور سے تا خاکِ بخارا و سمرقند

کون تھا جس کو اس عالمِ مردگی و مایوسی میں علامہ خادم حسین رضوی کی آواز نے حوصلہ نہ دیا ہو۔ یوں لگتا تھا جیسے جنگل کے ہول سناٹے میں کوئی ضیغم کچھار سے نکل آیا ہو۔ اُس کے پُرزور نعرے نے جہاں دلوں میں ولولہ پیدا کیا، وہیں مَیں نے مدتوں بعد ہر گستاخِ رسول اور ملحد کے چہرے پر خوف دیکھا تھا۔ جن کی مشرف دور میں زبانیں لمبی ہوگئی تھیں، علامہ خادم حسین رضوی کے چہرے کے جلال سے کانپ اٹھتے تھے۔

اسلام سے عناد، مسلمانوں کی تہذیب سے نفرت اور رسول اکرم ﷺ کی ذات کو زیرِ بحث لانے کی آرزو رکھنے والے مشرف دور کے بعد بھی بے لگام رہے۔ اس نفرت کی درخت کی آبیاری زرداری اور نواز شریف کے دور میں بھی ہوئی اور عمران خان کے عہد میں

شہ موسِ رسا کی للکار

: ڈاکٹر علی اکبر الازہری، بشکریہ ر مہ نوائے وقت (9-12-20)

شتہ دنوں لاہور شہر ر ر کی وسعتیں تنگ دامانی کا گلہ کرتے دیکھی گئیں، تو مجھے تعجب نہیں ہوا، کی یہ معاملہ ہی عجیب تھا۔ بقول شخصے: ”عشق دے معاملے اولے“۔ یہ عشق کا تھا اور محبتِ رسول ﷺ کی طاقت تھی، جو ہر اہلِ ایمان کو کشاں کشاں می کستان کی طرف کھینچے چلی جا رہی تھی۔ مَیں نے اپنی آنکھوں سے اپنے کئی جاننے والے مسالک کے احباب کو حسرت اور شوق کے ت سے سرشار شر اجتماع دیکھا۔ وہا کستان کے تمام مسالک، تما بولنے والے، تمام ، عقیدت کے میں سرشا ئے۔ معلوم ہوا عشقِ رسول ﷺ کی نسبت ن کو لازوال بھی بنا دیتی ہے اور کا محبوب بھی، کی یہ اُلوہی م کا حصہ اور قدرت کے اپنے فیصلوں کا نتیج ہے۔ ہمار کسی م کی ں کے سہارے نہ تو کوئی عاشق بن سکتا ہے اور نہ دلوں میں اس کی محبت سر کر سکتی ہے۔

ہم نے دیکھا لاہور کی وسیع و عریض تجارتی شاہراہیں، کا رِحیات سے نہ صرف بے ز بلکہ سوگوار بھی تھیں۔ آج معمول سے ہٹ کر اِن مصروف شاہراہوں کی رونقیں اس مردِ درویش کے بوں کی قدرتی مہک سے عطر بیز تھیں۔ آج کے مناظر دیکھ کر یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے محبوب ﷺ سے محبت کرنے والوں موسِ رسا جان چھڑکنے والوں کے سچے بوں کی کتنی قدر ہے؟ اُس قادر مطلق کے ہاں اخلاص و وفا کی قیمت ہی اور ہے۔ دنیوی جاہ و حشمت اُس کے ہاں پرِ کاہ کی حیثیت بھی نہیں ۔ بقول اقبال:

ں تھا۔ مَیں نے علماء ومشائخ کے ے جنازے دیکھے ے دینی اور سیاسی اجتماعات کا آنکھوں دیکھا حال قلمبند بھی کیا یہاں کا جوش او لکل مختلف جس کے بیان اور اظہار کے لیے میرے الفاظ کافی اور بے بس ہیں۔

ہمارے کئی دو جنازے میں شامل ہونے والوں کی تعداد گن رہے ہیں۔ کچھ دانش کستانی قوم کے ثوابی پن اور جنازوں میں ش کی روش شا کی ہیں۔ دوستانِ محتر ت کثر قلت کی نہیں، سچ کے اظہار اور اس کی قدر دانی کی ہے۔ مج مِ طا لمی میں ان کے ساتھ کچھ ارنے کا موقع ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ خادم حسین رضوی مت دِین موسِ رسا ﷺ چم کو پوری قوت اور خلوص کے ساتھ تھاما۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خادم ہونے کا حق ادا کیا۔ ا ک نے ان م اور کام کے اُن کے مخالف اور موافق کو اُن کا مداح ۔ کہتے ہیں: حق و ہے جس کا اعتراف دشمن بھی کرے۔ علامہ رضوی کی جہادی گھ ج نے تو بھارت میں صفِ ماتم بچھا رکھی ہے۔ اس معذور شخص کی ک شخصیت کی دھا فتہ مغرب کی منافقت بھی بیٹھ چکی ہے۔

جسمانی معذوری وجود جس چا دستی سے انہوں موسِ رسا ﷺ پہ اور ہمت واستقامت سے چوکیداری کا فریضہ سر ، ایسا کسی سے ادا نہ ہوسکا۔

ے کرم کے ہیں فیصلے...... ے نصیب ت ہے

چار سال پہلے اُن تو کوئی جا ن پھر چھوٹی سی مسجد کے امام کے ط لوگ انہیں بھی مولوی سمجھتے تھے اور بس۔ میسر روایتی دینی علم کے ساتھ اُنہیں شاعرِ مشرق، وارثِ عشق رومی، قلندرِ لاہوری، علامہ اقبال اور دورِ فتن میں عشقِ رسول ﷺ اور غیرتِ

ایمانی کی علامت، ہمہ گیر عالمی شخصیت امام احمد رضا محدث رحمہم اللہ تعالیٰ کے افکار و اشعار سے سرشاری مقدر میں ملی تھی۔ اس سرشاری سے لیس عشق و جنون کے گھوڑے سوار ہوکر میدان میں آئے ے شاہسواروں کو پیچھے چھو ۔

ان کی سر رفتار کی وجہ جو میری سمجھ میں آئی وہ یہ ہے کہ میں نے ان کے کسی جلسے، اجتما جلوس میں اُن کا ذاتی بلند ہوتے نہیں سنا۔ انہیں اپنی ذات سے کوئی سروکار تھا ہی نہیں۔ دوسرے لفظوں میں وہ فنافی الرسول تھے۔ اُنہی ارِ ختم ت ﷺ کی محبت کا ایسا سرمدی ھا ہوا تھا کہ ہمیشہ حضور ختمی مر ک وں میں مدہوشی کو ہی اپنے قلب طن کی خوراک بنا رکھا۔

ان کی ان خت تھی تو یہ بھی ان کے عشقِ رسول ﷺ کی بے ساختگی اور کانہ پن کی علامت تھی۔ ان کے بعض کل گو رتے تھ ان ک ن و بیان سے حضور ختمی مر ، آپ کے جلیل القدر صحابہ کے ایمان افر کرے اور مجاہدینِ اسلام کے عزیمت بھرے واقعات و ملتے ہیں تو لخیاں اس سرشاری میں فنا ہو جاتی ہیں۔ مَیں نے ان کے ساتھ جامعہ میہ رضویہ، لاہور میں رے تین دہائیاں قب دگ م کے کرے کی بقیہ قسط ابھی لکھنی تھی کہ جنازے کا رو ور منظر دیکھنے کو تو یقین ہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ رگ ی ان اور لجپال ہے۔ عشق رسول ﷺ واقعی کائنات کی وہ عظیم قوت ہے جو اقوام سے لے کر افراد ک ں سے سرفراز کر دیتی ہے۔

ا ک اقبال کے اس قدسی شاہین اور سچے عاشقِ رسول ﷺ ک بوں کو ہمارے بے نو جوانوں کی دھڑکن بنا دے اور اس را بے کے ہاتھوں ملکِ کستان اور دین کے دشمنوں ک عزائم کو خاک میں ئے۔

ارشاد ہے کہ مرحوم علامہ خادم ... میں تمام مذہبی اور سیاسی کارکنان ... ین ...
حسین رضوی کی روح اب اپنے خالق و مالک کے حضور پیش ہو چکی ہے۔ انہیں ہمارے
لجپال آقا ﷺ کی شفقت بھی میسر آ چکی ہے۔ وہ اپنا سرمایۂ محبت پیش کر کے اللہ اور اس کے
حبیب ﷺ ... رگاہ میں ... و ہو گئے ہیں ... اُن کی روح ہم ... سے بجا ط... مطالبہ
کرتی ہے کہ امت کے مفادات کی حفاظ... موسِ رسا ... ﷺ کی حفاظت سے مشروط
ہے۔ آؤ! ... کلمہ گو، حضور ﷺ کے اُمتی اپنی اپنی شناختوں اور جماعتوں کو بحال ر...
ہوئے اپنے عظیم آقا ﷺ ... موس کی خاطر حرم ... سبانی کے لیے ... چم اسلام کے نیچے
جمع ہو جا... ۔ چھوٹے چھوٹے ذاتی اور جماعتی مفادات کی ... نی سے ... ہماری جمعیت
اُمت کے کام آ سکتی ہے تو اس سے ہمارا رب اور ہمارے آقائے رحمت ﷺ خوش ہوں
گے اور ان کی خوشی میں ہماری ... ی سعادتیں اور کامیابیاں پوشیدہ ہیں۔

عالمِ مغرب فرانس کے صدر کی غلیظ ح... اس کے ساتھ کھڑا ہونے میں عار
نہیں سمجھتا تو اے نبی ... الزمان ﷺ کے اُمتیو! اے اللہ کے بندو! تم اکٹھے کیوں نہیں ہو
رہے؟ عالمِ کفر تمہارا ازلی دشمن ہے، اسے تم سے تمہارے دین سے اور تمہارے رسول معظم
ﷺ سے کبھی بھی ہمدردی نہیں ہو سکتی۔ وہ تمہیں منتشر اور کمزور دیکھنا چاہتا ... کہ د... میں
تمہیں نیست ... بود کر سکے۔ کفر ہر دور میں تمہاری ... کاٹنے کے درپے رہا ہے ... تمہارے
رب اور رسول ﷺ کو تمہاری عزت ... موس آج بھی ... ہے تم اس کی پس... ہ او... ی
امت ہو۔ تم زمانے میں ... ا کا ... ی پیغام ہو۔ سنو! اقبال کی الہامی آواز میں اُلوہی پیغام کو:

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا؟ لوح و قلم تیرے ہیں

کلماتِ تحسین

م : سردار احمد حسن سعیدی، فاضل جامعہ میہ رضویہ، مدرس جامعہ رضویہ، راولپنڈی

کسی ن کے عظیم ہونے کے لیے ت بہت اہم ہوتی ہے کہ اُس کا مشن کتنا اعلیٰ وارفع ہے، اس کی اپنے اس عظیم مشن کے ساتھ وابستگی کیسی ہے اور وہ اُس کے ساتھ کتنا مخلص ہے۔ عظ ین مسلم حکمران سلطان صلاح الدین ایوبی سے مسلمان والہانہ محبت اس لیے نہیں کرتے کہ ے د حکمران اور اع ئے کے منتظم غ ے کامیاب سپہ سالار تھے، بلکہ ان کے ساتھ مسلمانوں کی بے پناہ محبت وعقیدت فقط اس لیے ہے کہ وہ ے سچے اور کھرے مسلمان تھے، انہوں نے بہت اعلیٰ مقصد کو اپنا وجہد کا اور پھر کسی نفع نقصان ک واہ کیے بغیر خود کو اس عظیم مقصد کے لیے وقف ک ۔ یہ ان کا اخلاص ہی تھا کہ مسلم وغیر مسلم سبھی ان کی عظمت کو سلام کرتے ہیں۔

م خادم حسین رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ کو بھی دورِ حاضر میں حیرت انگیز ط انتہائی قلیل وقت میں بے پناہ شہرت ملی، لوگوں نے ان کو اس قدر محبت وعقیدت دی کہ بہت کم لوگوں کو نصیب ہوئی، اہلِ اسلام نے اُن کی راہ میں پلکیں نہیں دل بچھائے۔ یہ اس لیے ہوا کہ قحط الرجال کے اس دور میں انہوں نے خود کو اع ین مقصد کے ساتھ وابستہ کیا اور پھر اپنا تن، من، دھن مال اولاد حتیٰ کہ کچھ اس مقصد کے لیے وقف ک ارِ ختم ت..... ذ" کا ہ بلند کیا موسِ رسا کی پہرہ داری کا علم تھاما اور محض تین سالوں میں یہودو ری کی کئی دہائیوں کی سرمایہ کاری کو راکھ کا ڈھیر ب ، ساتھ ہی ملک کے سیکولر طبقے کی ساری امیدو نی پھ ۔ بلاشبہ 2017ء فیض د 2020ء

مسلمانوں کے رنج کا روشن باب ہے، جسے نہ بھلایا جا سکتا ہے اور رنج سے جا سکتا ہے۔ 1990ء کی دہائی کے آغاز میں ضلع اٹک کے دُور دراز گاؤں سے آ کر لوہاری گیٹ، لاہور کے دینی دارے میں داخلہ لینے والے سادہ مزاج خادم حسین بارے میں کسے معلوم تھا کہ چند دہائیوں کے بعد یہی طالب علم لوگوں کو عشق رسول ﷺ کے نئے سبق پڑھائے گا اور مسلم نوجوانوں کی اُمیدوں کا مرکز بن کر امیر المجاہدین کے لقب سے شہرت کی بلندیوں تک پہنچے گا۔ وہ اپنے عزم و ہمت، استقامت و استقلال اور اپنی للکار سے وطن کے ضمیر فروشوں، ایمان فروشوں، بے دینوں، مغرب پرستوں سے لے کر امریکہ و یورپ کے اسلام دشمنوں کو ہلا کر رکھ دے گا۔

مولانا خادم حسین رضوی 1990ء میں مسندِ تدریس کی زینت بنے تو بہت جلد قابل مدرس اور اچھے استاذ کی شہرت پائی، عربی گرامر (علم صرف) میں تو وہ سند کی حیثیت اختیار کر گئے۔ جلوہ افروز ہوئے تو نکتہ دانی کے بجائے مصلح کا کردار ادا کیا۔ بے لوثی اور خودداری ان کا خاص وصف رہا، کسی سے کوئی غرض نہیں رکھی، ڈر اور خوف کو کبھی خاطر میں نہیں لائے، ہمیشہ غلط کو غلط کہا اور پھر اس پر ڈٹ گئے۔ مشرف کے دورِ حکومت میں اس کی اسلام دشمن پالیسیوں کو ہدفِ تنقید بنایا اور مشرف کے خلاف بہت سخت تقریریں کیں، جس کی پاداش میں جیل جانا پڑا۔ قید و بند کی سختی جھیلی لیکن اپنے موقف سے سرِ مُو انحراف نہ کیا۔ جیل سے رہائی کے بعد پہلے جمعہ جو پڑھایا اس میں پہلے سے زیادہ جارحانہ رویہ اپنایا اور مشرف جیسے ڈکٹیٹر کی دھجیاں اڑا کر رکھ دیں۔ حکومتی پالیسی کے خلاف جانے کی وجہ سے ہی بعد ازاں آپ کی اوقاف کی ملازمت بھی جاتی رہی، لیکن اس مردِ قلندر اور مردِ درویش کو اس کی کوئی پرواہ نہ تھی کہ ان کا چناؤ کسی بڑے مشن کے لیے ہو چکا تھا اور وہ اس اعلیٰ مقصد

اور کردار کی طرف قدم قد ھر رہے تھے۔

غازی ممتاز حسین قادری شہید نے شیطان کو واصلِ جہنم کیا تو اس کے بعد م خادم حسین رضوی نے میدانِ کارزار میں نئے از سے قدم رکھا اور دیکھتے ہی دیکھتے چھا گئے۔ بعد میں وہ وقت بھی کہ ملک اور بیرونِ ملک ہر طرف د وں: ''لبی رسول اللہ'' او ارِ ختمِ ت..... ذ'' کی گونج تھی اور خص کا راج تھا اور وہ خادم حسین رضوی تھا۔

ا ت میں کوئی شک اور شبہ نہیں کہ اِس دورِ ابتلا میں قحط الرجال اپنی انتہاؤں کو چھو رہا ہے، موسِ رسا اور ختمِ ت کے لیے ملک میں کوئی آواز موجود نہیں تھی اور نہ ہی کوئی ایسی مضبوط تحر موجود تھی جو میدان میں آکر دشمن کو للکار سکے، اِس مشکل دور میں م خادم حسین رضوی نے عظمتِ مصطفیٰ ﷺ کا علم بلند کیا اور اپنے کردار، عمل او آت سے ساری د کو بت کہ مسلمان غ رسول ﷺ کا طوق اپنے گلے میں ڈالتا ہے تو وہ کتنا طاقت ور ہو ہے۔ اپنے مشن سے بے لوث وابستگی، حضور ﷺ جان فدا کرنے کا عزم اور دشمنانِ اسلام کے سامنے ڈٹ کر کھڑا ہونے کا عملی مظاہرہ م خادم حسین رضوی کا طرۂ امتیاز بن ۔ ان ک ج دار آواز خالص پنجابی لہجہ، دلوں میں جانے وا ازِ گفتگو آت و بہادری اور کمپر نہ کرنے کے عزم نے طاقت کے م اور حکومتی ایوانوں کو لرزا کر ر ۔ بلکہ یہ کہنا بجا ہوگا کہ یورپ و امر میں ہمہ وقت مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں مصروف اسلام دشمنوں کو بھ یشان ک ۔ شنید یہی ہے کہ مغرب کی تما نوں میں ان کی ت اجم ہو رہے تھے۔

ت کہنے میں کوئی مضا ہیں کہ انہوں موسِ رسا اور ختم جس

درسگاہوں میں نہیں بھیجا، محلات تعمیر نہیں کیے، بلکہ اپنے مقصد کے حصول کے لیے بچوں
سمیت میدان میں آئے، ہر سختی کا ت مندی سے مقابلہ کیا اور قلیل عرصے میں وہ کر د
ے لیڈر دہائیوں کے بعد بھی اس کے شی ہیں تے۔

اللہ کرے ان کے جانشین ان کے مشن کو آگے ھا اور اس اعلیٰ مقصد، جس
کے لیے م خادم حسین رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے خود کو وقف ک تھا، اس مقصد کے حصول
کے لیے اپنی تم ئیا چ کر دیں۔

اللہ تعالیٰ م خادم حسین رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ کو کروٹ کروٹ نصیب
فرمائے اور ان کے صا ادگان کو ان کے عظیم مشن کو پورا کرنے کی ہمت و توفیق
فرمائے۔

میں یہ بھی کہوں گا کہ م خادم حسین رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے جنازے کو
دیکھنے کے بعد ا ایما ہے کہ

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

میرے مربی ومحسن......امیرالمجاہدین

: م صا ادہ محمد انوار الرسول مرتضائی، ی صدر مجلس علماء کستان

9 مئی، 1990ء کو جامعہ میہ رضویہ میں نئے تعلیمی سال کا آغاز ہو رہا تھا۔ ہمارا صرف کی کلاس میں پہلا دن تھا۔ صبح اسمبلی کے بعد شعبۂ صرف کے تمام طلبا محدثِ اعظم ہال میں آگئے جہاں صرف کی کلاس تھی۔ تمام طلبا نئے سال کے پہلے دن ہشاش ش اُجلے کپڑوں میں ملبوس تھے، جن میں اکثر ان طلبا کی تھی جنھوں ش ل جامعہ کے شعبہ فارسی میں اد اہل حضرت علامہ محمد م بش قصوری صا دامس کا تہم العالیہ سے فارسی کی کلاس ھی تھی، جبکہ کچھ نئے چہرے بھی تھے۔ ساری کلاس منتظ از میں بیٹھ کر استا می کا انتظار کر رہی تھی اور ہر کے ذہن میں یہی تھا کہ ابھی تھوڑی میں استا می علامہ غلام نصیر الدین چشتی صا حفظہ اللہ تعالیٰ (موجودہ شیخ الحد جامعہ نعیمی ھی شاہو، لاہور) تشریف لا کر اپنی مس رونق افروز ہو جا گے، شتہ چند سالوں سے جامعہ میں صرف ھا رہے تھے اور آپ صرف ھانے میں کافی مقبول بھی تھے۔ ہماری ان سے اچھی خاصی شناسائی تھی ا ش ان ک مت میں کئی مرتبہ کا موقع بھی مل چکا تھا۔ اسی اثناء میں نہا وجیہ نوجوا وقا از میں چلتا ہوا اور استا می کی مس بے تکلفا از میں بی۔ سفید اُجلا لباس (شلوار اعظ کستان مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی علیہ الرحمہ کی طرح سادہ)، سفید جالی دار ٹوپی، ہاتھ میں صافہ (چادر)، سرخ سفید رنگت، بھرپور جوانی، سیاہ ریش، (رخساروں اور ٹھوڑی ل ابھی آپس میں ملے نہیں تھے)، پُر جلال چہرہ۔ یہ وہ حسین تھا جو پہلی یں ہر طا لم

کے ذہن میں نقش ہ ۔تھوڑ ی کلاس میں رہا۔ پہلے شناسائی نہیں تھی ہر کا دل دھڑک رہا تھا کہ اس شخصیت نے خود ہی خاموشی کو توڑا اور :

”م م مولوی خادم حسین ہے، اس سال میں آپ کو صرف ھاؤں گا“۔

جس طرح ہمارا صرف کی کلاس میں پہلا دن تھا اسی طرح استا می ریسی گی کا پہلا دن تھا۔ 9 مئی 1990ء کو جامع میہ رضویہ لاہور کے مطل ریس ع ہونے والا یہ ستارہ اگلے پچیس سال پوری آ ب سے جگ رہا اور صرف سے لے کر دورۂ حد آپ سے جس کسی نے بھی شرف تلمذ حاصل کیا ہے آج اس بجا ط فخر ہے لخصوص آپ نے گی کا حصہ علم صرف اور علم صرف کے ہزاروں علما تیار کرنے کے ساتھ ”تیسیر ابواب الصرف“ اور ”تعلیلاتِ خادمیہ“ جیسی کتب کی صورت میں ش چھوڑے ہیں۔ بجا ط آپ کو اس دور میں امام الصرف تسلیم کیا ہے۔

آپ ریس ز بھی ا تھا، صبح کلاس کا آغاز پورے جوش وولولے سے کرواتے دانوں کے لیے طلبا کی ٹولیاں بنادیتے، جو عموماً کھڑے ہو دا کرتے۔ آپ اپنی مس لم ہی تشریف فرما ہوتے، بلکہ ہر ٹولی س جا کر کھڑے ہوتے اور دا دانوں، قوا اور نحو میر کا تکرار ایس جیسے حفاظ منزل سناتے ہیں۔ یہ سلسلہ چھٹی سلسل جاری رہتا۔ ظہر کے بعد پھر کلاس لے اور قرآ ک سے صیغے نکلواتے۔ تعلیلات اور قوا ک کرواتے۔ آپ کا حافظہ بلا کا تھا۔ تمام صرفی قوا تھے۔ کسی کتاب کی مدد کے بغیر قوا لکھواتے اور کرواتے۔ راقم سمیت طلبا کے س آپ کے لکھوائے ہوئے صرف خیم رجسٹر موجود ہیں، ایسے محسوس تھا کہ صرف ہی آپ کا عشق اور اوڑھنا ہے۔

صرف جیسے خشک مضمون میں بھی آپ کسی صیغے کی آڑ میں، کسی دُ ر کی منا
ت کو عشق رسول ﷺ، صحابہ کرام علیہم الرضوان کے موں اور مجاہدین کی معرکہ
آرائیوں کی طرف موڑ دیتے۔ ہم نے معرکہ ہا ر ا موک وقادسیہ کی داستا
آپ ہی سے سنیں۔ آپ کے والہا از سے محسوس ک صحابہ کے گھوڑے ابھی
قادسیہ ا موک کے میدانوں میں چم اُٹھا ھ رہے ہیں۔ مجاہدین کی تی
تلواریں ؤں، میدانوں اور صحراؤں کو چیرتے لشکر چشمِ تصور میں نے لگتے تھے۔
سلطنتِ رومہ ان اور اُن دشاہوں کے تخت ج عساکرِ اسلام دِ راہ معلوم
ہوتے تھے۔

حیدرِ کرار، خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہما، قتیبہ بن مسلم، یوسف شفین، نور
الدین زنگی، صلاح الدین ایوبی، سلطان محمود غزنوی، سلطان محمد فاتح، شہاب الدین غوری
اور سلطان اورنگز عالمگیر علیہم الرحمہ کے ت ت بیان کرنے لگتے۔
مسلمانوں کے زمانۂ عروج ت کرنے لگتے تو چہرہ تمتمانے لگتا، زوال کے ذ م وہ
میں ڈوب جاتے۔ سلطنتِ عثما کا زوال، خلافتِ عثما کا خاتمہ، مصطفیٰ کمال ک کی
اسلام دشمنی، ہندوستان میں مسلمانون کا عروج و زوال، 1857ء کی آزادی، اہل
علما کا احقاقِ حق، علامہ فضل حق دی کے قبیل کے علما کی پھ ں اور جلا ں، علما
کا توپ کے دھانوں ھ کر تحر کستان میں علمائے اہل کا ہراول
دستے کا کردار، تحر تم ت اور تحر م مصطفیٰ آپ کے مستقل موضوعات تھے۔

سیا آپ کا پس ہ عنوان تھا۔ ملتِ اسلامیہ علامہ شاہ احمد نورانی اور مجاہد
ملت م عبدالستار خان زی علیہما الرحمہ سے آپ کی تی وابستگی تھی۔ اکثر کلاس میں

موضوعِ سخن نورانی و زی ہوتے۔ اس ہ میں آپ شیخ الحد اعظ کستان حضرت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ تعالی اور شیخ الحد علامہ محمد رشید نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے بے حد تھے اور اپنی گفتگو میں اپنے اِن اس ہ کے افکار کو حوالے کے ط پیش کرتے۔ چ راقم کو بھی ان ہر دو اس ہ سے طویل شرف تلمذ رہا اس لیے آپ کی ذا امی میں ان کی جھلک واضح ط سوس تھا۔

1990ء آپ ریسی مات کے آغاز کا سال ہے ریسی کتب کے ساتھ ساتھ اُن دنوں کلیاتِ اقبال بھی آپ کے زیرِ مطالعہ رہتی تھی اور کلامِ اقبال گہرا غور وخوض فرماتے رہتے تھے۔ بعض اوقات کلیات اقبال اپنے ساتھ بھی لاتے۔ بعض مقامات رکھی ہوتی اور کلاس میں کسی کا کوئی مخصوص حصہ طلبا کو سناتے۔ اس دور میں بھی آپ کو کلامِ اقبال کا بہت سا حصہ تھا۔ فرماتے تھے کہ لوگوں نے اقبال کو نہ سمجھا ہے کھا ہے۔ عشقِ رسول ﷺ کے حوالے سے آپ کو اقبال سے والہانہ محبت تھی اور اسی وجہ سے حضرت م جلال الدین رومی کی ''مثنوی شریف'' اور حافظ شیرازی رحمہما اللہ تعالیٰ کے دیوان'' حافظ'' سے عشق تھا۔

آپ نے اپنی تحریکی میوں کا آغاز 2007ء کو مجلس علماء م کستان کے صدر کی حیثیت سے کیا، یہ صدارت 2014ء جاری رہی، اِس دور میں مجلس علماء میہ کستان منظّم تنظیم کے ط سامنے آئی۔ آپ کے دور میں مجلس کی ئی اور ضلعی تنظیم سازی کی گئی اور مجلّہ النظامیہ ے کے ط سا م۔

موسِ رسا ﷺ مر مٹنے ک بہ اور عشقِ رسول ﷺ کی مضطرب لہریں تو شروع سے ہی آپ کے میں متلاطم تھیں، لیکن اُنہوں نے طوفانِ بے درماں کی صورت

اس وقت اختیار کی غازئ اسلام حضرت ملک ممتاز حسین قادری علیہ الرحمہ نے گستاخِ رسول گ پنجاب سلما ثیر کو واصل جہنم کیا ا رلیمنٹ نے صدارتی اور اعظم کے حلف مہ میں ختمِ ت کی شق سے چھیڑ چھاڑ کرنے کی کوشش کی۔اس کے بعد زمانے نے علامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ کا امیر المجاہدین کی صورت میں وہ روپ دیکھا کہ چشمِ فلک نے ماضی قر میں ایسے مناظر نہ دیکھے ہوں گے۔آپ حضرت اما نی مجدد الف نی علیہ الرحمہ اور امام اہل امام احمد رضا خا ی علیہ الرحمہ چمِ غیرت وحمیت لے کر اس از سے نکلے کہ آپ کے جلال کے سامنے تما ستی جبر وجود متکبر حکمرانوں کو سرنگوں ا۔

آپ نے امت کو لبیک رسول اللہ ﷺ کے متحد کیا، جس ے نے مسلمانوں کو ول زہ کیا اور قوم کے بچے بچے کے میں عشقِ مصطفیٰ ﷺ کی شمع روشن کردی۔آپ امت کو چا ے: لبیک رسول اللہ۔گستاخِ رسول کی سزا ......سرتن سے ا، سرتن سے رِ ختمِ ت...... د۔اور اور ہزاروں ممتاز حسین قادری، عبداللہ شیشان، عامر چیمہ، غازی فیصل خالد دے کر وصالِ محبوب ﷺ کے لیے روانہ ہو کر می کستان پہنچے تو آپ کے جنازے میں حاضر لاکھوں عشاقانِ رسول ﷺ نے وقت کے حکمرانوں کو یہ پیغا کہ اب دینِ مصطفیٰ ﷺ کو تخت نے سے کوئی نہیں روک سکتا۔یہود و ری کے ے خوار اب بھی آپ کے اس ا ے سے لرز رہے ہیں:

کستان کا مطلب کیا...... دستو کیا ہوگا......

سبا موسِ رسا و ختم ت

: م مفتی آفتاب احمد رضوی، فاضل جامعہ میہ رضویہ، مدرس جامعہ اسلامیہ عیسیٰ خیل

امام خادم حسین رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ شخصیت کہ تحر ...... انقلاب کہ

عشق و مستی کا سیلاب۔ پورے جوش بے سے اٹھا...... چہار دا عا چھ۔

غیرت وحمیت چم ۔اُٹھان، عروج، بلندی اور وئی کا پیغام عام ۔ختمِ ت

موسِ رسا کے پہرے دار بن کر ابھرے......شیر کی طرح ج۔ ایوانوں میں

کھلبلی مچی اور ومشیر قدموں میں ڈھیر ہو گئے بِ دروں کو آتش فشاں ۔ذوق

اور شوق کو آراستہ و پیراستہ کیا۔ منزل مراد کی چمک اور سج دھج سے گم گشتگانِ راہ کو آشنا کیا اور

خودی کو ہمدو ۔

ماؤ غلاموں کا لہو سوزِ یقیں سے

کُنجشکِ فرومایہ کو شاہیں سے لڑا دو

بظاہر معذور۔ چلنے سے لاچار۔ محض مسجد کا ام چٹائی پہ بیٹھ کے مدرسے میں

ھانے والا مدرس۔ قال اللہ اور قال الرسول کا ۔خالی ہاتھ میدان میں ے

مستانہ بلند کیا۔ فوج مستانِ حق کی لبیک کہتے ہوئے آ گ ھی۔ د رہ گئی۔ کیا

ولولہ، کیا بہ اور کیا بہ تھا۔ ماد ۔لبرل ازم۔ اور سیکولرازم ماتم کناں ہو گئی۔ دین کے

م پلنے والے چیخ اُٹھے۔ جبہ و دستار کو رِشاہی میں وی ر والوں کو دن میں رے

دکھائے نے کی کوشش کی گئی۔ گھسیٹے بھی گئے بندِ سلاسل بھی کیے ۔امام ابوحنیفہ، امام

احمد بن ، شیخ مجدد اور مجاہدِ ملت عبدالستار خان زی ریخ عملاً دہرائی۔ ان دوں

…اغ جگمگائے۔ ہزاروں شیل مارے گئے … کی گولیوں … آگ اور رود… رش… سائی گئی … ے کے ز… اِن وقت … نے … کام کوشش کی، لیکن فرع… ،عشق رسول ﷺ کے سامنے بے بس ہوگئی۔ ابلیس کی ذر… نے ہر حربہ آ… ،لیکن حق آ… ھتا ہے۔

قلندرانہ ادا… سکندرانہ جلال
یہ امتیں ہیں جہاں می… ہنہ شمشیریں

کفر سے مرعوب ک… ں اور فکر … سے تہی اذہان کیا سمجھیں کہ مردِ قلندر کی للکار کیا ہے؟ غیرت حق کی پکار کیا ہے؟

دارا وسکندر سے وہ مرد فقیر اولی
ہو جس کی فقیری میں بوئے اسد اللٰہی
آئینِ جواں مرداں حق گوئی و… کی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں … ہی

عقل کے پجاری، یورپ کے بھکاری اور دین سے عاری لوگو… خلاص اور للٰہیت کی ضربِ کار… ی تو ان غلامانِ ہوس کے اوسان خطا ہوگئے اور جلوۂ عشق پوری طرح بے …ب …۔

اٹھا کر … ہر گلی میں   نئی تہذ… ے ہیں گندے

پیکرِ عشق و مستی حضرت امام خادم حسین رضوی رحمہ اللہ تعالیٰ … نے ظلم کی چکی میں ڈالا۔ … روا رکھی۔ چنگیز… کی داستا… رقم کیں۔ عاشقانِ رسول ﷺ کے ساتھ خون کی ہولی کھیلی گئی پوری قوت … تے ہوئے مظالم توڑے گئے۔ شیطان کھل

کراپنے چیلوں کی شکل میں ظاہر ہوا ی ڈھٹائی سے ح ستوں کا مقابلہ کیا، لیکن اہلِ حق نے غیرتِ حق موسِ رسا کا جھنڈا بلند رکھا۔ اپ کٹا کر پھ ر واحد کی ریخ دہرادی۔

اس وقت فیض د کربلائے وقت بن چکا تھا۔ کے انگارے دہک رہے تھے اور دھو کے شعلے ہمالیہ کی بلندی کو شرمارہے تھے، لیکن دینِ حق کا داعی سرِ میدان استقامت کا پہاڑ بن ک ہوا تھا۔ ا للہ رہا:

ستمگر اِدھر آ ہنر آزما تو تیر آزما ہم جگر آزما

یہ منظر بھی آسمان نے دیکھنا تھا اور قیامت کے دن عشاقانِ مصطفیٰ ﷺ کے بۂ جاں فروش گوا تھا۔ لبیک رسول اللہ کی صداؤں کے مقابلے میں کرائے کے غنڈوں کا بہیمانہ استعمال کیا ۔عشق کے زمزموں کا مقابلہ گالی اور گولی سے کیا ۔اللہ تعالی ان ظالموں ک نِ عبرت بنائے۔

بہ لوحِ تربتِ من یافتند از غیب تحریرے
کہ ایں بے عیب را جُز بے گناہی نیست تقصیرے

لیکن یہ قافلہ تھما نہیں۔ یہ کارواں رکا نہیں یہ سیلاب ختم نہیں ہوا۔ وقت مو پھر وہی جوش بہ ہوگا اور وہی سرفروشانہ شان ہوگی۔

زہ مرے ضمیر میں معرکۂ کہن ہوا
عشق تمام مصطفیٰ عقل تمام بولہب

طل کے تمام گماشتوں سے پنجہ آزمائی کی۔ دین کی خاطر چومکھی لڑائی لڑی۔ لبرل ازم، سیکولرازم، اور رفض وج اور عالم کفر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہ

صرف ح ت کہی بلکہ آ ھ کران ی یبان میں ہاتھ ڈال کر گھسیٹا۔ لیکن آہ ن
نے پہل کی اور قافلہ سالارِ عشق و مستی ب کر کے گوشہ نشین اور خلو یں ہو گئے۔

راقم نے کہا ہے:

آہ کہ رخصت ہوئے د سے وہ بطلِ جلیل
جن کی وں میں تھی یہ د و مافیہا قلیل
فیضِ عشقِ مصطفیٰ جاری وساری آج بھی
دیکھ لے اُن کا جنازہ بے نظیر و بے مثیل
غازیٔ ختمِ ت پیکر عشقِ رسول
تھے یقیناً پہرہ دارِ حرمتِ ابن خلیل
دین دشمن قوتیں ہیں لرز ام اب
غیرتِ حق سے مزین جن کا کردارِ جمیل
وقت کا حاکم بھی جن کے ر سے مرعوب تھا
شان وش تجھے اب چاہیے کیسی دلیل
کفر کے ایوان میں للکار اُن کی گ تو
دم بخود ابلیس ہے ابلیس کے چیلے ذلیل
حضرت خادم حسین رحمتیں ہوں بے شمار
آفتاب بے نوا اُن کی نگاہوں کا قتیل

گلشن تیر... دوں کا مہکتا ہی رہے گا

...: م... مفتی ضمیر احمد مرتضائی، فاضل جامعہ ... میہ رضویہ، ... اعلیٰ ... المرتضیٰ

امیر المجاہدین استاذ العلما شیخ الحد... خادم حسین رضوی علیہ الرحمہ کی بہت سی ...دیں آج بھی ذہن میں محفوظ ہیں اور لائقِ صد تحسین و تقلید ہیں۔ چند رقم کرنے کی سعادت حاصل ... ہوں۔

...ریس:

☆ بن... چیز کو 2004ء سے آپ کی ... مت میں ... ھنے کا اِعزاز حاصل رہا۔ آپ کے ... ریس میں ... انو... ت یہ تھی کہ آپ دورانِ سبق بیک وقت تہذ... اخلاق، ...بیر منزل اور سیا... مد... فرماتے تھے اور ان تمام امور... کرنے میں آپ کے پیش... معیار فقط محبتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ...، جسے آپ اقبالیات اور اشعارِ اعلیٰ حضرت وغیرہ سے مزین فرماتے تھے۔ آپ کی مجلس سے طلبائے دین و علم کی مایوسیاں چھوٹ جاتیں، اُن کے ... رکام کرنے کا ... بہ جذ... اور ... عجب کیفیت کی خود اعتمادی پیدا ہو جاتی۔

☆ قبلہ استا... امی کا ... ریس یہ تھا کہ پہلے عبارت ...، پھر اس ... صرفی و نحوی تحقیق کراتے، پھر خ... دی طریق... ریس کے مطابق مشکل سبق کا خلاصہ پہلے ارشاد فرما کر بیان شدہ ت... کو عبار... منطبق کرتے ... جمہ میں نحو... اکیب ملحوظ ر... ۔ ... سے ... رعبارت ... جمہ کر کے اسے پختہ کراتے، پھر ... ۔ ... سبق طا... علم کی ...قت میں ہو... تو خارجی امو... گفتگو فرماتے۔ کبھی کبھی رامپوری طریق... ریس کے مطابق تھوڑی تھوڑی عبار... ھاتے جاتے اور ساتھ ساتھ اس کی وضا... کرتے جاتے۔

☆ ہماری کلاس کو یہ شرف تھا قی طلبا کی بہ نسبت ہمیں دہ اسباق ھنے کا موقع میس ۔علم صرف کے علاوہ درجِ ذیل اسباق بھی قبلہ است امی ھے: تفسیر جلالین، معلقات سبعہ ض الصالحین، ہدایہ ج نی، مشکوٰۃ شریف ج نی۔ آپ نے پہلی مرتبہ شرح جامی اور ابوداود شریف ر السن ھائی تو بحمد اللہ تعالیٰ ہماری کلاس کو یہ اسباق ھنے کا شرف نصیب ہوا۔ آپ عبار ھنے والے جن ط تی فرماتے تو پھر انہیں خاص شفقت سے بھی نوازتے تھے۔

☆ سبق چاہے فقہ کا ہو چاہے صرف کا، نحو کا عربی ادب میں سے سبع معلقات کا، آپ ت کو گھما کر سرکارِ دو عالم ﷺ کی محبت کی طرف لے جاتے۔ سبق کی عبارت کا جمہ کرنے میں محبتِ مصطفیٰ ﷺ کے پیش حتیاط کا دامن تھا جمہ فرماتے۔ کبھی کبھی ارشاد فرماتے: ''میں کل سارا دن اس لفظ جمہ کرنے میں یشان رہا ہوں کہ اس کا کیا جمہ کیا جا بح فجر کے بعد مج اس جمہ واضح ہوا''۔ اس قدر مشقت بتانے کا مقصود بھی طلبا ر محنت کا شوق ا تھا۔

☆ آپ نبی اکرم ﷺ کے لیے جمہ میں ''خلاف اولیٰ'' جمہ بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ اس حوالے سے کرتے: ''جس چیز کی نسبت حضور ﷺ کی طرف ہوگئی پھر وہ خلاف اولیٰ کیسے رہی؟''

☆ آپ دفعہ سبعہ معل ھاتے ہوئے ارشاد فرمانے لگے: ''جس کا دماغ گندا ہوا اُسے قرآن مج ھتے ہوئے بھی شہوت آسکتی ہے اور جس کا دماغ ستھرا ہوا سے سبعہ معلقہ کے اشعار بھ یشان نہیں کرتے''۔

☆ آپ جس طرح دورۂ حد شریف والے طلبا کو قصید دہ شریف د کراتے

قبلِ بعثت مسئلہ ت:

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت کے تقاضوں کے خلاف بھی کو ت ہوتی تو آپ چاہتے کہ ہر اس کے خلاف اٹھ کھڑا ہو۔ جن دنوں "قبلِ بعثت مسئلہ ت" میں اختلاف جاری تھا آپ کا موقف علی الاطلاق اثبا تھا۔ اس حوالے سے جیسی کاوش آپ کی تھی ویسی کسی اور کی طرف سے سامنے نہ آسکی۔ آپ نے بہ چیز کو اپنے قلم مبارک سے اپنا موقف لکھ کر جو آج بھی بندہ س موجود ہے، آپ نے: "
عالمِ ارواح سے لے حضور پُرنور صلی اللہ تعالی علیہ وس بفعل نبی ہیں۔ یہی عقیدہ اسلاف و اخلاف کا ہے، اس میں اور علمی مبا کی قطعاً ضرورت تھی، نہ اب ہے۔ یہی خیر او ت کا راستہ ہے"۔

مخالفین کی طرف سے چھپ کر آنے والی پہلی کتاب کا پہلا آپ نے بندہ چیز کو اور اس کام کرنے کا حکم ارشاد۔ بحمد اللہ تعالی آپ کی دعاؤں سے اس تفصیلی کام اس قدر رہا کہ بہ چیز نے ایم فل کے مقالے کا عنوان "قبلِ بعثت مسئلہ ت میں اختلاف کا تحقیقی ہ" رکھ لیا۔ یہ کام 2018ء میں پایۂ تکمیل کو پہنچ۔ اس کے بعد قبلہ استا امی رگاہ میں حاضری ہوئی تو آپ بہت خوش ہوئے۔

قبلہ استا امی سے قات کے چند دن بعد فیصل د کی طرف سے فریق مخالف کے بھائی نے قبلہ امیر المجاہدین رگاہ میں عرض کی کہ ہمارا بھائی اس مسئلہ کے رے میں ہمارے ساتھ بحث کا ارادہ ہے اور ہم دلائل اکٹھے کر رہے ہیں۔ مَیں اگلی صبح جامعہ یہ ریں ھانے کے لیے تو پتا کہ فیصل د سے نظیم

رگ کے مہمان تشریف فرما ہیں۔مَیں جونہی تخصص فی الفقہ کی کلاس ھا کے نکلا تو
مجھے اُن کا تعارف کر ۔علیک سلیک کے بعد چیز سے فرمانے لگے کہ مَیں رات قبلہ
امیر المجاہدین کے س تھا، رات کو میں نے چلے تھا لیکن آپ سے قات کے لیے
اِدھر صا ہی رات ٹھہرا ہوں۔فرمانے لگے کہ ہمارا بھائی......قبل بعثت ت کا انکار
ہے،مَیں نے قبلہ امیر المجاہدین سے اس حوالے سے دلائل فت کیے تو انہوں نے
آپ کی طرف بھیجا ہے اور ہے: آپ نے اس بہترین دلائل کے ساتھ مقالہ لکھا
ہے آپ کے لیے منا ہو تو اس مقالے کی کاپی ہمیں کردیں۔ چیز
نے کہا تو قبلہ است می کا حکم ہے تو مقالے کی کاپی پیش ہے او یہ معاملہ مشورہ کے
درجہ میں ہے تو پھر مجھے تھوڑا سا وقت دیں وہ مقالہ ان شاء اللہ تعالی"
" م سے سٹال سے طبع ہونے والا ہے۔

محفلِ میلاد کے لیے انتظامات:

مرتبہ آپ کے پیر خانے سے استغاثہ کے موضو کتاب تھی، 11 ربیع
الاول کے دن آپ کو شیخ ابن عربی کی کتاب فتوحات مکیہ کے حوالے کو تلاش کرنے کا حکم
ہوا۔ آپ نے لائ ی سے فتوحات مکیہ کی چ ی جلدیں منگوا اور طلبا کو کچھ سبق
ھانے کے بعد عبارت کے تلاش کرنے کا حک ،لیکن عبارت تلاش نہ ہوسکی۔ چھٹی
ہوگئی تو بہ چیز کو : یہ چاروں جلدیں اٹھاؤ اور میرے ساتھ چلو۔مَیں اٹھا کر آپ کے
ساتھ چل ، وہاری گیٹ ہر کے سوار ہونے لگے تو مجھے ہاتھ کے اشارہ سے
: میرے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ میں بھی ساتھ بیٹ ۔ آپ کی مسجد میں پہنچا تو :

"تجھے چھٹی ملے گی اس عبارت کو تلاش کرلو گے۔آپ خود رات 12 ربیع الاول کے حوالے سے محفل کی تیاری فرمانے لگے۔ میں نے عبارت تلاش شروع کردی۔ قبلہ استا امی خود سامان اٹھا کر سیڑھیاں ھتے، د کے لیے چاول وغیرہ اپنے ہاتھ سے نیچے لاتے ،ہم میں سے کوئی آ ھتا تو اسے اشار و سے ہٹا دیتے اور محفل کا انتظام وا م خود اپنے د مبارک سے فرماتے ۔عبارت کا ملنا دشوار ہوا تو مَیں نے مشائخ رگاہ میں فاتحہ شریف ھی اور عبارت کے مطابق فہر کو دیکھنا شروع ۔ اتنے میں آپ کو پیر خانے سے رہ فو ۔جلدی اس لیے تھی کہ رات کتاب کو چھاپ کر تقسیم تھا۔قبلہ استاد صا فون سا کر رہے تھے ،اسی دوران عبارت میرے سامنے آئی تو مَیں نے قبلہ است امی رگاہ میں پیش کردی۔آپ دورانِ فون ہی کلمات تحسین شروع ہوگئے :"ماشااللہ م ے محنتی ہیں ،انہوں نے عبارت تلاش کر لی ہے"۔پھر عبارت کا حوالہ لکھوانے کے بعد آپ نے جامع المعقول والمنقول م انوار اللہ حید دی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "انوار احمدی" مجھ خاکسار کو اپنے د مبارک سے اپنے دستخط فرما کر کی اور : "یہ تیرا ام ہے"۔ب چیز س آج بھی وہ است امی کے دستخط شدہ کتاب بطور تبرک موجود ہے۔

حاشیہ مشکوٰۃ المص رے میں تی:

است امی کی یہ دلی خواہش تھی کہ کتبِ درسیا ہمارے اہل کے عربی حواشی ہوں۔آپ کی اس خواہش کے احترام کے پیش بن چیز نے مشکوٰۃ شریف عربی حاشیہ شروع کر کے آپ کو پہلے پندرہ صفحات پیش کیے،حال اس وقت تحر لبیک کے

متعدد افراد ضروری امور کے سلسلے میں تشریف فرماتے تھے، لیکن استا امی ا ے اطمینان
ے ھتے رہے اور خوب حوصلہ افزائی فرماتے جاتے اور جہاں محبت مصطفیٰ ﷺ ت
آتی تو آپ کے چہر سکراہٹ اں ہوتی۔ کار 1441ھ شعبان المعظم، میں
تقریباً تین سال کے کم عرصہ کے دوران مشکوٰۃ شریف کی دو جلدوں کا حاشیہ مکمل ۔

امیر المجاہدین کی سند مشکوٰۃ المص :

حاشیہ کی تکمیل کے بعد یہ تمنا تھی کہ مشکوٰۃ شریف کی سندِ شیوخ تیار کرلوں اور پھر قبلہ
استا امی رگاہ میں حاضری دوں۔ اس دوران قبلہ استا امی کو فو اطلاع دی تو وہ
نہا خوش ہوئے ا س آنے کا ۔ میں نے عرض کی: حضور! آپ کی سند حد
لاجازۃ چاہیے۔ آپ نے اس حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے : ''م ! یہ تو آپ نے
بہت اکام کیا ہے، میری طرف سے اجازت ہے اور میں نے مشکوٰۃ شریف قبلہ استاذ حافظ
(محمد عبدالستار سعیدی) صا ے ھی تھی''۔ ذیل میں آپ کی مکمل سند مسطور ہے:

1429

1441

الطریق الأول:

(۱)

(۲)

(۳)

(٤)

(٥)

الطریق الثانی:

(٦)

(٧)

1176
1
1131
1101
1051
994 (۱۷)
932
918 (۱۸)
828
(۱۹)
742 (۲۰)
2
1145

1101

1071

1028

983

932

883

828

741

(۲۱)

حوالہ جات

(۱)

(۲) 11

(۳)

(۴) 10

(۵) 11

(۶)

(۷) 10 (۸) 18 19

(۹) 19 (۱۰)

(۱۱)

(۱۲) 97-95

(۱۳) 11

(۱۴) 13 14

(۱۵) 11

(۱۶)

(۱۷) 74 75

(۱۸) 92 93

(۱۹) 7 8

(۲۰) 192 3 234

(۲۱) 191 192

تیرے غلاموں کا نقشِ قدم ہے ر

: م مفتی محمد اکمل قادری، مفتی جامعہ میہ رضویہ، لاہور

مَیں نے درسِ می کا آغاز تو شہرِ کراچی سے کیا، لیکن وہاں سے اپنے مشائخ کرام کے اِیماء و حکم سے تکمیل حضرت گنج بخش علیہ الرحمہ کے شہرِ لاہور میں کی۔ اس دوران امیر المجاہدین علیہ الرحمہ سے بھی تلمذ کا شرف حاصل ہوا۔

درسِ می کی تکمیل کرتے ہوئے دورانِ تعلم مَیں نے کسی استاذ صا سے سنا تھا قی مدرسین و علما ا س آنے والے طلبا کو عالم بناتے ہیں، لیکن جامعہ میہ رضویہ میں ایسی بھی ہستی ہے جو طلبا کو نہ صرف عالم بلکہ حقیقی معنوں میں ان بناتی ہے، اس عظیم ہستی کو خادم حسین رضوی م دکیا ہے۔ است می کے بہت سے اوصافِ جمیلہ میں سے تین کا ذکر ہوں: حقوق العب گہری مجاب الدعوات۔ درسِ محبت و عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

حقوق العباد کی حفاظت:

☆ درسِ می کرنے کے دوران میرے وال می علامہ م محمد علی حیدری علیہ الرحمہ کا وصال ہ۔ یہ خبر قبلہ است می س ھنے سے تھوڑی پہلے ہی ملی، اچا خبرِ وصال ہی صدمہ ہوا۔

قبلہ است می کا یہ ر یہ تھا ک وئی طا لم اُن کے سبق بلا خیر سے تو اس کا عذر معقول ہونے کی صورت مقبول نہ قابلِ سرزنش و معتوب۔ اس دن

خبرِ وصال کے میں پہلی مرتبہ قبلہ امیر المجاہدین کے کمرہ میں خیر سے داخل ہوا، پہلے معتوب ہوا، پھر ہم سبق طالب علم سیدزادے نے میری طرف سے عذر خواہی کی تو بھی سلسلۂ عتاب جاری رہا۔ مجھے کلاس روم سے باہر نکل جانے کا حکم تو آنکھوں سے چھما چھم آنسو بہنا شروع ہو گئے، کیو میری وجہ سے سید صاحب کو سرزنش کا سامنا اتھا۔ ازاں بعد استاذ گرامی نے میرے رونے کی وجہ پوچھ ہی لی تو میں نے عرض کیا کہ ابھی ابھی خبر ملی ہے کہ میرے والد گرامی کا وصال ہو ہے۔ فوراً استاذ صاحب نے اظہارِ تعزیت کیا، حوصلہ دینے لگے اور والد گرامی کے حق میں دعا دیں۔ پھر مجھے فرمایا اب تم جاؤ اپنے والد صاحب کی نمازِ جنازہ میں شرکت کرو۔ فقیر نے عرض کیا: استاذ گرامی! میرے والد صاحب نے مجھے یہاں پڑھنے کے لیے بھیجا ہے میں سبق پڑھ کر ہی جاؤں گا، اس سے پہلے نہیں۔ استاذ صاحب جانے کا اصرار فرماتے رہے کہ والد کے پڑھانے کا حق ادا کرو، والد صاحب کا جنازہ پڑھنے کا بھی حق ہے، اسے بھی ادا کر کے آؤ۔ چنانچہ میں اسی وقت نمازِ جنازہ ادا کرنے گیا۔

☆ دورۂ حدیث شریف کی کلاس کو سبق پڑھانے کے دوران حدیث پڑھائی جس میں نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات علیھن الرضوان کے حق مہر کا ذکر تھا، تو فرمایا: نبی کریم ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات کا حق مہر کثیر مقدار میں مقرر کیا تھا۔

پھر میری طرف توجہ کی اور اپنے مخصوص انداز میں کی جس کا مفہوم درج ہوں۔ فرمانے لگے: تم نے اپنی بیوی کو کتنا حق مہر دیا تھا؟ میں نے عرض کی: 2000 روپے۔ فرمایا: زیور کتنا دیا تھا؟ مَیں نے مقدار بتائی تو فرمانے لگے: اُسے مالکہ بھی بنایا تھا وہ تمہاری ملکیت میں ہے؟ میں نے عرض کی کہ میری ملکیت میں ہے۔ فرمایا: تمام اُسے

دے دو۔ میں نے عرض کی: آپ کا حکم سر آنکھوں پر، میں نے ابھی اُسے مالکہ بنا دیا۔ درسِ حدیث سے فارغ ہوتے ہی اپنی اہلیہ کو فون کیا کہ جتنا زیور آپ کو پہننے کے لیے دیا تھا، استاد خادم صاحب کے حکم سے مَیں نے اُس تمام زیور کا آپ کو مالکہ بنا دیا ہے، وہ اب آپ کا ہی ہے۔ خیر اہلیہ نے کہا: وہ تو پہلے سے ہی آپ نے مجھے دیا ہوا ہے، میں نے کہا: اُوہ گل ہورسی، تے ہن گل ہورائے"۔

دعاؤں کی قبولیت:

☆ ہم نے قبلہ استاذ گرامی کی بہت سی دعائیں عن وعن (بعینہٖ) قبولیت کے مقام پر ہوتی دیکھی ہیں۔ دورانِ سبق حوروں کا تذکرہ ہوا، اس سلسلے میں اُخروی و دینوی نعمتوں کا ذکر چل نکلا۔ میری طرف التفات فرمایا اور کہا: تمہاری شادی ہو چکی ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فوراً دونوں ہاتھ اٹھا دیے اور طلبا کو بھی حکم فرمایا کہ اِن کے لیے شادی کی دعا کریں۔ تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ فقیر کو صالحین کی طرف سے پیغامِ نکاح آیا اور دورانِ تعلم ہی شادی ہوگئی۔

☆ کچھ سالوں سے خصوصاً کفار کی جانب سے نبی آخر الزمان ﷺ کی عزت و ناموس پر مختلف طریقوں سے حملے ہو رہے تھے اور امسال میں تو فرانس کے صدر لعنۃ اللّٰہ تعالی علیہ وعلی معاونیہ نے سرکاری طور پر رسول اللہ ﷺ کی توہین کی جسارت کی۔ قبلہ امیر المجاہدین علیہ الرحمہ نے گستاخوں کے خلاف پوری دنیا، خصوصاً ملکِ پاکستان کے غیور مسلمانوں کو بار بار متنبہ کرتے رہے اور توہین و گستاخان کے خلاف حکومت سے اعلانِ جہاد کا مطالبہ بھی کرتے رہے، لیکن کوئی خاطر خواہ کاروائی اس کے سدِباب کے لیے

ذمہ دار اداروں اور صاحبانِ اقتدار کی جا سے دیکھنے میں نہ آئی۔ بہت سے عشاقانِ مصطفیٰ ﷺ کی موجودگی میں استا امی نے اعلا اس طرح دعا مانگی اللہ اس سے پہلے کہ مَیں تیرے نبی ﷺ کی شان میں توہین ہوتے دیکھوں مجھے موت دے دے، مجھے ھا کر دے"۔ بعدہ گستاخوں نے توہین کی جسارت کردی تو قبلہ استا امی یہ صدمہ نہ دا ئے اور اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے۔

عشقِ رسول ﷺ:

☆ استا امی علیہ الرحمہ کا درس ریس میں ں وصف یہ بھی تھا کہ جہاں نبی کریم ﷺ اہل وصحابہ کرام علیہم الرضوان رے کوئی متشابہ عبارت ہوتی تو آپ علیہ الرحمہ اس عبارت کا مضمون اس از سے بیان فرماتے کہ طلبا کے ایمانوں میں پختگی اور ان ِ قدسیہ سے محبت کی وارفتگی قائم ہو جاتی۔

تشنگانِ علم وطلبائے حد جا ہیں حضرتِ ماعز اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لطی ہوئی اور اُ شرعی حدّ جاری کی گئی۔ استا امی یہ حد ک ھانے لگے تو پہلے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے فضائل بیان کیے، پھر ان کی لغزشوں کو اللہ تعالیٰ کی حکمت قرار دیتے ہوئے فرمانے لگے: "اللہ تعالیٰ نے ا ے امتحان کے لیے بعض صحابہ کا انتخاب ف کہ اِن س م ولغزش صادر ہو، پھر وہ ِ قدسیہ رسول اللہ ﷺ رگاہِ بے کس پناہ میں آ کر اپنی سزا کا مطالبہ کریں۔ اصل میں اللہ تعالیٰ صحابۂ کرام کے واسطے سے د قانون چاہتا تھا، اُس وقت اللہ تعالیٰ کے قانو پو صرف صحابہ کا خاصہ تھا، اس لیے کسی صحابی رسول ﷺ سے ایسا واقعہ ر ہوا"۔

جانے والے تیرے قدموں ک... قی ہیں

(امیرِ عزیمت، پیکرِ استقامت کے ساتھ وابستہ ... دیں ... تیں)

م... : م... محمد طاہر ... روی، فاضل جامعہ ... میہ رضویہ

مضمون کی طوا... وضخامت کے ... ضمون نگار کی اجازت سے بعض جگہ

... ف... میم سے کام لیا... ہے۔ (ادارہ)

مادرِ علمی ... لم وعرفان ... رِ نور وحکمت جامعہ ... میہ رضویہ، لاہور کی کرم نوازیوں

... شتہ د... وں سے مرہونِ منت اور ممنونِ کرم ہوں۔

یہاں کئی نور نور چہروں ک... رت بلکہ ان کی د... وقدم بوسی ... رہا سعادت ملی۔

اِن میں ... اعظ... کستان مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی، شرفِ ملت علامہ محمد عبدالحکیم شرف

قادری علیہما الرحمہ، سعیدالامہ شیخ الحد... م... حافظ محمد عبدالستار سعیدی، جانشینِ سعدی

علامہ محمد من... بش قصوری، ادیبِ شہیر علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی، شیخ الحد... علامہ ڈاکٹر

فضل حنان سعیدی اور د... ئی جیدا... کرام اور علماء کبار مدظلہم کے ساتھ ساتھ ... ایسی

شخصیت کے ساتھ بھی شرف ... قات ... رت اور ان کے فیض گو... رسے فیض... ب ہونے

کا موقع ... جو ... امام عالی مقام، نواسہ رسول ﷺ، جگر گوشۂ بتول، ... امام حسین رضی

اللہ عنہ کے سچے اور سُچّے خادم تھے، بلکہ یوں کہیے کہ ا... مسمّٰی تھے ... ایسا کیوں نہ

کہ وہ جس شخصیت کے ساتھ نسبت کے حامل تھے د... اُسے عشقِ رسا... مآب ﷺ کا

... م اور استعارہ سمجھتی ہے اور ... م اعلیٰ حضرت امام اہل ... امام الشاہ احمد رضا خان

علیہ الرحمہ کا ہے۔

تھے۔علاوہ ازیں وہ مستقلاً دلائل الخیرات شریف ا ب البحر کے قاری اور عامل تھے اور
کبھی کوئی ش عقیدت مند وظیفہ پوچھتا تو یہی چند چیزیں ارشاد فرماتے۔

لباس اور چلنے کا از:

مزاج میں ھی، اسی لیے ہمیشہ صاف ستھرا اور اصل کاٹن کا بغیر مایہ لگا شلوار
قمیص استعمال کرتے اور شنید یہ ہے کہ یہ کپڑا اُنہیں بطور خاص ان کے مرش امی
کرتے۔اس کے علاوہ اری گاڑھے کی پگڑی، اسی کی ٹوپی اور رنگدار
چادر (لُنگی) ان کے کندھے موجود رہتی، جو ان کی دیکھا دیکھی بہت عام ہوئی جس
شان اور خوبصورتی کے ساتھ چادر ان کے کندھے دیکھی وہ کہیں او نہ آئی۔چلنے میں
بہت تیز رفتار تھے اور چلتے ہوئے چادر کا ہاتھ سے منہ
کبھی کبھار اُس کا دا کے نیچے د کہ تیز چ ہوا کی وجہ سے وہ اُڑ نے
سے محفوظ رہے۔چلنے کا خاص ا کہ جیسے وہ کسی او ئی سے نشیب کی طرف آرہے
ہوں۔فرماتے کہ یہی از رسول ﷺ ہے،اور مَیں نے مجاہد ملت علامہ عبدالستار خان
زی کے علاوہ اس طرح فطرتی ط سی کو چلتے نہیں دیکھا۔

سادگی اور:

است امی کی طبیعت میں وصف سادگی کا عنصر غا تھا اور
کھانے میں بھی وہ بہت سادہ مزاج کے مالک تھے۔ رکلاس سے فارغ ہوتے تو
فرماتے: ”جا بھئی منڈے! لنگر لے آ“ وہ لنگر جامعہ کا طلبا کے لیے پکا ہوا سادہ سا ۔
وہی کھاتے او دال ہوتی تو پھر ہری مرچ زار سے سادہ دہی منگواتے اور وہ ساتھ

کھاتے ۔ ر مجھے بھیجا کہ جاؤ دہی پکڑ لاؤ۔ میں نیسلے کا دہی ۔ : اونئیں جھلیا!
ملک کولوں کھٹا دہی لے آ'' (ملک سے کھٹا دہی لے آ)۔ میں و تو و اور : ''
دال کھاؤ تو یہ کھا لیا کرو، لاہور میں موسم ش ہے اور اس موسم میں دال طبیعت کے
موافق نہیں رہتی، دہی کھا لیا جائے تو اس شیر منا ہو جاتی ہے او اس میں پودینے
اور سبز دھنیے کی وٹ ہو جائے تو پھر سالن کی ضرورت ہی نہیں رہتی''۔

اس وصف وہ بہت حساس اور انتہائی نفیس طبیعت کے مالک تھے۔ کبھی
اُن ھے دیکھے نہ اُن کے کپڑ وئی ہلکی سی سلو داغ، یہاں اُن کے
جس ھی خشکی دکھائی نہ دیے۔ اُن کا دماغ اور جسم ہمی ز ۔

قوتِ حافظہ:

رب جل وعلا کی طرف سے اُنہیں خصوصی ط جو قوت حافظ کی گئی اس کی
نظیر کم ملتی ہے۔ قرآن مجید کے بہت پختہ حافظ اور حد ک کا غیر معمولی ذخیرہ ان کے
دماغ میں محفوظ تھا، سیرت نبی ﷺ کے ہزاروں واقعات ان کی نوک ل رہتے،
سینکڑوں قص اور ہزاروں عربی و فارسی اشعار تو جیسے می ھ ڈالیں۔ اس کا
ہمیں تجربہ ان سے ''سبعہ معلقہ'' اور عربی ادب کی کت ھتے وقت ہوا۔ بہت کم ایسا
ہوا کہ انہوں نے سبعہ معلقات، حماسہ اور متنبّی کے کسی شعر کی کوئی نظیر کسی صح ک
طینس رگ کے کسی قصیدے سے نہ دی ہو۔ اس کے علاوہ کلام اقبال، کلام رضا اور اکبر الہ
دی کے کلام کے بھی حافظ تھے۔ اور الذکر تین شعرا اُن کے پس ہ شعرا تھے۔
فتاویٰ رضویہ کا خطبہ اُن کا پس ہ خطبہ تھا اور وہ اسے عموماً تق میں ھ کر سناتے اور

مونچھیں کھینچ، یہ ہمیں ؤ دکھا رہا ہے اور اس کے از سے تکبر کی بُو آئی ہے، اس کی طبیعت صاف کر''۔ خیر ہماری مونچھیں کھینچی گئیں...... آنکھوں نی نکلا، ہم نے معذرت کی۔

: ''چل اب معافی ہے''۔

انہیں ہمارے ہم کلاس امجد رضوی کی مونچھیں پسند تھیں، بلکہ مرتبہ اپنے ہاتھوں سے ان کی مونچھوں اور : ''اُو مچھو وں کوئی گستاخِ نبی وے، اینہاں نوں وٹ کے کھنگھورا ماریں، اُوہ ایسے کھنگور ل ای نس جائے گا''۔ ساتھ ہی نم آنکھوں سے ارشاد : '' صحابی رسول اپنی لمبی مونچھوں کو گد ہ لگاتے تھے، دن نبی اکرم ﷺ رگاہ میں حاضر ہوئے تو ارشاد ہوا: ''مونچھیں اشی ہیں؟'' عرض کی: ا اشی ہیں۔ آپ ﷺ نے : ''اب تمہ اشنا مجھ سے اگلی قات ہو''۔ ا رحاضر ہوئے تو حضور ﷺ وصال فرما چکے تھے۔ اس کے بعد پوری کی اُنھوں نے مونچھیں نہیں کاٹیں۔ کوئی کاٹنے کا کہتا تو فرماتے: ''اب میں تبھی مونچھی اشوں گا آپ ﷺ سے اگلی قات ہوگی۔ (ابن عساکر، ج:67، ص:294)

درسِ حد از:

☆ حد ک ھانے سے قبل قصید ہ شریف اور آپ ﷺ کا شجرۂ حضرت معد بن ان رضی اللہ تعالیٰ عنہما در ک کی صورت میں ضر ھتے اور ھاتے اور روزانہ قصید ہ شریف کا شعر جمہ و تشریح سمجھاتے، کید بھی کرتے کہ حد ک شجرۂ طیبہ اور قصید ہ شریف کے بغیر کبھی نہیں ھنی۔

☆ حد رسول ﷺ کے سبق میں محدثین ادب اور مجسم عجز و انکسا تے اور یہی طر ہم نے اپنے ا ہ کا دیکھا، سیکھا چیز جوان میں محدث ا ہ

سے ممتاز تھی کہ حد ... کے دوران طلبا کو بھی کسی قسم کی کوئی ... ادب ... ی کی اجازت نہ تھی، یہاں ... کہ جس ... معمولی سی خارش کرتے بھی کسی کو دیکھتے تو ش ... لال ہوتے اور بہت جلال کا اظہار فرماتے، یہاں ... کہ کبھی حد ... ک کی کوئی کتاب اُل ... ٹیڑھی، منا ... سمت کے خلاف دیکھتے تو ... لال ہوتے۔

☆ ... دن ہمارے ... ہم سبق نے حد ... ک کی عبارت شروع کی تو پہلا لفظ ہی ان سے غلط ... (درس ... ریس سے وابستہ افراد ا ... ت سے واقف ہیں کہ طلبا میں یہ بہت معمو ... ت ہوتی ہے)۔ پہلے لف ... غلطی ... ہی جلال میں آگئے، کلاس ... ہر نکال ... اور سبق نہیں ... ، واپس تشریف لے گئے ا ... ر فرماتے: "تمہیں ... ازہ ہی نہیں کہ یہ کوئی عام کتاب نہیں، حد ... نبی علی صاحبہ الصلوۃ والسلام ہے اور اس میں غلط ... عدم توج ... قابل معافی ہے"۔ درواز ... چند طلبا اکٹھے ہو کر گئے اور معافی مانگی ... معاف بھی کیا اور کثیر رقم سے ... طلبا کو نوازا۔

☆ ... ہم مشکوۃ شریف ... ھتے تھے تو ان دنوں ان کی کتاب تعلیلاتِ خادمیہ ... بع تھی تو مجھے اس کتاب کی فوٹو کاپی کروانے کے لیے بھیجا، کتاب کے صفحات ... دہ ہونے کی وجہ سے وہا ... ٹم بھی کافی لگ ... اور ... واپس ... تو سبق ختم ہو چکا تھا اور استاذ صا ... جا چکے تھے۔ عصر کی ... ز کے بعد مجھے فون کیا اور ... : "اُ ... زاروالے گول چکر ... آجاؤ اور مشکوۃ شریف بھی ساتھ لے آؤ"۔ مَیں فوٹو کاپی اور مشکوۃ شریف لے کر پہنچ ... ، اس دن حرمت شرا ... کچھ احاد ... ھائی تھیں تو مجھے وہ سارا سبق وہیں گاڑی میں ... اور شراب کی حرمت اور اس کی پچیس کے قر ... موجود اقسا ... مشتمل اپنے ہاتھوں سے تیار کردہ ... پیپر عنا ... کیا اور ... : "یہ کوئی عام پیپر نہیں، ... ہم نے ... اعظ ... کستان مفتی محمد عبدالقیوم

ہزاروی ... س یہی حد ... ھی تھی تو اُنہوں نے لکھوائی تھیں، آج میں نے وہ اپنا پیپر تمہیں د ... ہے"۔ زہے نصیب۔

☆ احاد ... کی تشریح میں تو وہ بعض اوقات ایسے ایسے علمی، فکری، روحانی اور عشق رسا ... مآب ﷺ میں ڈوبے ہوئے نکات بیان کرتے ک ... ن اش اش کر اٹھتا۔ وہ منظر کبھی ہما ... دداشتوں سے محو نہیں ہوسکتا کہ جس دن رسول اکرم ﷺ کے وصال مبارک والی حد ... ھائی تو عالم یہ کہ لگتا تھا آج جگر پھٹ جا ... گے اور ... ت کرتے کرتے انہیں ... دس منٹ سے ... دہ لگ گئے کہ حضور ﷺ کے وصال کے بعد تین سو سال ... زمی ... وئی بندہ مسکرا نہیں سکا اور چادر م ... رکھ کر ہمارے استاذ بلک بلک روئے۔ اُس دن ہمیں ... ازہ ہوا بوقتِ وصالِ رسول اکرم ﷺ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی کیا حا ... ہوگی۔

بقولِ اعظم چشتی مرحوم:

اجے توں میرا محبوب نئیں ڈِٹھا — جنوں ویکھ کے چن شرماوے
بجلی ڈردی لِشک نہ مارے — مَتے بے ادبی ہو جاوے

☆ یہ بھی مشاہدہ ہے کہ است ... امی درسِ حد ... کے دوران چار زانو نہیں ... تھے۔

☆ حد ... ک سے استدلال میں وہ ... سے ... دہ غ ... زماں علامہ سید احمد سعید شاہ ک ... علیہ الرحمہ سے ... تھے۔

☆ است ... امی کی حد ... گفتگو نبّاضِ قوم الحاج ابوداؤد محمد صادق رضوی علیہ الرحمہ کے ... جناب شیخ اظہر صا ... س ر ... رڈ ہے۔ اللہ کریم انہیں ... ائے خیر ... فرمائے، انہوں نے ہمارے است ... امی کی بہت ... مت کی اور ہمیشہ ساتھ ...۔

☆ ... ین موجود ... یوں کہیے کہ ... لی وسیاسی قیادت کا بوجھ

(استا ... می اس میں ... میم کر ... ھتے کہ ... روح میرے پیراہن خاکی سے
نکلی......تو روضے سے آواز آئی او میرا افق ...)

طلبا کی حوصلہ افزائی:

ا... ت میں کوئی شک نہیں کہ وہ ظاہر ط... طبعاً سخت دکھائی دیتے ... قر... جا کر
... از ... کہ وہ بہ... م دل ہیں اور چھوٹی چھوٹی ... طلبا کی بہ... دہ حوصلہ افزائی
کرتے ... وئی طا... لم ان کے معیا... پور ... تو اس ... بہت ... دہ توجہ دیتے۔ طلبا کو
اکثر ا... مات میں کتب بھی ... فرماتے اور جو کتاب دیتے اس کی اہمیت بھی ارشاد فرماتے۔
میر ... س کوئی نصف درجن سے ... کتب ہوں گی جو ان کی ... کردہ ہیں۔

سبعہ معلقات ... ھتے جس دن دوسرا معلقہ شروع کیا تو استا... می فرمانے لگے کہ
کسی کو پہلا معلقہ ... ہے تو سنائے۔ ہماری کلاس سے م... محمد مبارک ... ری (لاہور) نے
کھڑے ہو کر بغیر کسی غلطی کے وہ بھ... نی پورا معلقہ س... ۔ اس ... وہ بہت مسرور ہوئے، پھر
م... مبارک کو شام سے آئے ہوئے کثیر تحائف، 1100 روپے اور کافی ا... مات دیے۔

تلامذہ ان سے کسی بھی معاملہ میں مشورہ طلب کرتے تو وہ بہت احسن ... از میں
راہنمائی فرماتے۔ فاضل اجل علامہ محمد طاہر شہزاد سیالوی ... ظم اعلیٰ جامعہ حنفیہ غوثیہ، لاہور) نے
ملعون گ... سلما... ثیر کی بنائی گئی سوسائٹی (پیس وڈ لینڈ، لاہور) میں جم... ھانے کا آغاز
... چاہا تو اُن ... س مشورے کے لیے حاضر ہوئے او ... کہ وہاں کی مقام... دی
کے لوگ جمعہ کے لیے اصرار کر رہے ہیں، ا... رے آپ کا کیا حکم ہے؟ فرمانے لگے: وہ
ملعون واصلِ جہنم ہو چکا، یہ سوسائٹی اس کی بیوی کی ملکیت ہے۔ دوسرا اِس جگہ پہ تو عشق نبی
ﷺ کا پیغام عام کرنے میں خوب مزہ آئے گا۔ چنانچہ علامہ محمد طاہر شہزاد سیالوی صا ...

مت مسجد غیب:

ہمیں اکثر ارشاد فرماتے کہ کبھی پیسوں کی خاطر مسجد نہیں تبدیل کرنی، دین تمہیں کبھی بھوکا نہیں رہنے دے گا۔ وہ فرماتے: ''جو بندہ اسٹیج پہ چیخ چیخ کے کہتا ہے: جتنا سرکار نے مجھ کو اتنی میری اوقات نہیں اور پھر دیکھے پیسے کو، تو وہ بہت امنافق ہے۔ مومن بنو، دیکھو میں نے اپنی مسجد میں اتنا عرصہ ارا ہے اور آج بھی تنخواہ اُتنی ہے میرے س کچھ ہے''۔ مَیں نے اس مسجد میں سات سال اِس کے واش روم لیاں اپنے ہاتھوں سے صاف کیے ہیں وقتیکہ انتظامیہ نے خود کہا کہ اب حالات بہتر ہیں ہم آپ کا ر رکھ ہیں، آپ بس زا اور جمعہ کی امامت کیا کریں''۔

محا موس صحابہ:

ماعز اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے غلطی سرزد ہونے اور پھر اُ حد جاری ہونے سے متعلق حد ک آئی تو خلافِ معمول حد کی تشریح سے پہلے طویل گفتگو فرمائی، اسنادِ حد کا ذکر کیا اور طلبا کے ذہن میں ت راسخ کی کہ کبھی بھول کر بھی کسی صحابی رسول ﷺ کے متعلق ذہن میں غلط خیال مت ورنہ اپنے اعمال ضائع کر بیٹھو گے اور یہ کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کوئی عام ہستیاں نہیں بلکہ رب نے پوری مخلوق کے دلو رمائی، ان میں سے جو بہترین دل تھے ان کا انتخاب صحابہ کے ط کیا۔ ساتھ یہ مصرع دہراتے ''دهد حق عشقِ احمد بندگانِ چیدۂ خود را''

فرمانے لگے: ''مَیں اپنے پیر صا س بیٹھا ہوں تو سانس بھی مشکل ہے اور وہ تو نبی اکرم ﷺ کی صحب ک میں تھے، تو پھر کیسے یہ ہ ؟

کہ وہ دوپہر کو ▓ نہیں کھاتے اور فرمانے لگے ▓ د رکھنا وہ شام کے لوگ ہیں اور ▓ دعا میں حضور ﷺ نے شام کو اپنا شام کہا ہے، اسی لیے انہیں حضور ﷺ نے اپنا کہا ہے، ان کے ▓ شتے کا انتظام ▓ ہے"۔ میں نے اپنے ▓ محترم علامہ محمد حبیب احمد سعیدی کے ساتھ مل کر انتظام کیا۔ ان کا استقبال، جامعہ کا وزٹ اور ا ▓ ہ وطلبا سے ▓ قات کا شیڈول، ▓ ان کے سامنے تفصیل رکھی تو وہ بہت مسرور ہوئے اور بہت دعا ▓ دیں۔

تعظیمِ ج▓رہ مصطفیٰ:

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہت محبت تھی۔ فرماتے کہ محدث اعظ▓ کستان م▓ سردار احمد رضوی علیہ الرحمہ کے سامنے کسی نے کہا: سیدہ فاطمہ، حضور اکرم ﷺ کی بیٹی، تو انہوں نے ٹوک ▓ "بیٹی نہ کہا جائے، یہ عام لفظ ہے، وہ حضور ﷺ کی شہزادی ہیں"۔

فرماتے کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو الفاظ ▓ ت ہے۔ فاضل ▓ ی نے فتاویٰ رضویہ کی اٹھائیسویں جلد میں لکھا ہے: "خصوص کا اِنکار ▓ ص کے انکار کی طرف لے جائے گا"۔

آج کل سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ذات اقدس موضوع سخن ہے۔ ہمارے است▓ امی وہ تعظیم وتوقیر کی ٹکسال میں ڈھلے خوبصورت ▓ ان تھے کہ ▓ حدود اللہ میں سفارش ▓ ہونے والی معروف حد ▓ ک کا ذک ▓ تو یو ▓ جمہ کرتے: نبی کریم ﷺ نے ف▓: "تم سے پہلے کے لوگ اس لیے ہلاک ہو گئے کہ وہ کمزوروں ▓ تو حد قائم کرتے اور بلند مرتبہ لوگوں کو چھوڑ دیتے تھے، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے ▓ اِن رسا▓ کی کوئی خاتون یہ خلافِ فطرت کام کرتی تو مَیں اُس ▓ بھی اللہ کا ▓ فذ ▓"۔

فرماتے کہ حضرت کا شاہ صا علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے
رے میں یہ کہنا نہیں کہ حضور نے کسی کے لیے دعا فرمائی بلکہ یہ کہا جائے: دعائے ضرر
فرمائی۔ حضور ﷺ کی طرف لفظ کی نسبت نہیں تو سیدہ فاطمہ کی طرف چوری کی
نسبت کیسے کی جاسکتی ہے۔

قدرتی ر:

اللہ کریم نے انہیں بے پناہ صلاحیتوں اور ظاہر طنی حسن کے جلووں سے خوب
نوازا تھا۔عشقِ رسا آب ﷺ اور اخلاص کا انہیں قبولِ عام بھی
مستزاد اِس کہ اُنہیں کا خصوصی فیضان ابتدا سے ہی
ودیعت ہوا تھا۔ زما ریس کی ابتدا سے ہی اُن کے سامنے کسی ت کرنے ب نہ
ہوتی اور سو، دوسو کی کلاس اُن کے سامنے یوں دبکی تی کا ٹو تو لہو نہیں۔
دن قبلہ شیخ الحد علامہ حافظ محمد عبدالستار سعیدی مدظلہ کس ام میں جانے
لگے تو جامعہ کے گیٹ میں مجھے : ''جاؤ (م) شکور احمد سیالوی (مدرس جامعہ میہ رضویہ،
لاہور) کو بلالاؤ''۔ یہ اس وقت استا می س حد ھ رہے تھے۔ میں نے
کچھ انتظار کیا، اُدھر سے استاذ حافظ صا کو دیکھوں کہ وہ گیٹ پہ کھڑے ہیں، اِدھر
حد ک کی کلاس۔ خیر جونہی موقع تو میں نے کہ کہ شکور بھائی کو حافظ صا قبلہ
بلا رہے ہیں۔ مجھے اچھا خاصا ڈا ، : تین چار منٹ رہ گئے تھے، تو رک ،
ضرور حد کے دوران تم نے ڈسٹرب تھا۔ یہ کلا ہر نکلی تو میں نے حاضر ہو کر
کہا: قبلہ! میرے لیے تو پل صراط تھا کہ اُدھر حافظ صا گیٹ پہ کھڑے تھے اور میں اُن

ے لکل سامنے تھا، اسی لیے جسارت کی اور معافی چاہتا ہوں، مَیں نے اتنا کہتے ہوئے ہاتھ جوڑ دیے۔ خلافِ معمول زور سے ہنسے اور بہت عمدہ نصیحت فرمائی کہ پھر بندہ خود فیصلہ کر ہے کہ اس نے ایسی حا میں اس مسئلہ کو حل کیسے ہے؟ تم چی لکھ کے دروازے سے کسی لڑکے کو پکڑاتے، وہ میرے سامنے رکھ دیتا تو میں فوراً اُسے اشارہ کر دیتا۔ پھر مجھے اچھی خاصی رقم فرمائی کہ "جا! دودھ سوڈا پی آ"۔

اسلامی سپہ سالاروں سے محبت:

صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بعد انہیں اسلامی ہیروز میں سلطان صلاح الدین ایوبی، نورالدین زنگی اور سلطان محمود غزنوی علیہم الرحمہ سے بہت پیار تھا۔ وہ انہیں اپنا ہیرو اور رول ماڈل سمجھتے۔ وہ اپنی تق میں فتحِ المقدس کے مو ھا جانے والا پورا خطبہ اپنے خاص ر دا از میں عربی میں ھتے اور لوگوں کے ولولۂ عشق کو نئی جوانی کرتے۔ فرماتے: "یہ مَیں کسی قبرستان کے سامنے کھڑا ہو ھوں تو عربی سمجھنے والے مُردے اُٹھ کھڑے ہوں"۔

مجاہدِ ملت علیہ الرحمہ سے محبت:

جو بندہ ان کے دل میں جگہ بہ اس سے محبت کا بھرپور اظہار فرماتے۔ انہیں مجاہد ملت علامہ زی علیہ الرحمہ سے بہت اُنس تھا۔ فرماتے: میرا زمانہ طا علمی تھا تو علامہ زی جامعہ تشریف لائے، مَیں اس انتظار میں تھا کہ کسی طرح موقع ملے تو اُن سے آٹو اف لوں، ہجوم کافی تھا، وہ گیہ پہنچے تو مَیں نے قبلہ ا اعظ کستان علیہ الرحمہ سے عرض کیا کہ مَیں نے ان سے کچھ لکھ ہے، مفتی صا نے مجھے پکڑ کر آگے ک اور زی

صا سے کہا: ''یہ بچہ کچھ کہنا چاہتا ہے''۔ یہ ہی فوراً مَیں نے اپنی ی آگے
کردی اور کہا کہ کچھ نصیحت فرما ۔استاذ فرماتے: اُنھوں ی زوردار آواز میں کہا:
''پہلے کہاں تھے؟''، مَیں نے کہ آپ مصروف تھے، میں کافی سے یہاں بیٹھے آپ کا
انتظار کررہا تھا۔ یہ سن کر انہوں نے اپنے ہاتھ سے لکھا:

علمے کہ راہ بحق ننماید جہالت است

زی صا سے ان کی عقیدت کا یہ عالم تھا کہ اُن کا انتقال (2001ء)
ہوا تو جامعہ ی بس پورا قافلہ ، استا امی بھی ساتھ تھے۔ جنازے کے بعد
زی صا علیہ الرحمہ کے اُن کی طرح بلکہ ستون بھانجوں نے جنازے کو گھیر لیا اور کہا:
''بس دور رت کرو اور جاؤ'' استا امی اس دھکم پیل میں آگے گئے اور ان کا ماتھا
چوم کر :

اعظ کستان علیہ الرحمہ سے تعلق:

☆ جس دن استاذ الاس ہ اعظ کستان مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمہ کا
انتقال ہوا تو اس دن بھی استا امی مزار کے طرف موجود رہے اور ان کو ان کی
مبارک آرام گاہ میں تو : ''ر پھر استاذوں کو رت کرنے دیں''۔
اُنھیں رات کے وقت مفتی صا کے وصال کی اطلاع ہوئی تو مفتی صا
قبلہ کے گھر حاضر ہوئے، جامعہ کے اس ہ، فضلاء اور طلبا رو رہے تھے، خود بھی رونے لگے
اور : رواوئے منڈے! اج نئیں تے فیر کدوں روواں گے، اسیں اج یتیم ہوئے آں''۔
مَیں نے یہ منظر ر دیکھا، تو چند سطور قبل ذکر ہوا دوسرا ہمارے شیخ امی

عظیم راہ اور مص ہوا، جنہوں نے اِس بطلِ حر ا سبانِ فکر اسلامی کی آبیاری کی اوران کی گی کو عظیم رخ اور پہلو کیے۔

ان میں شرفِ ملت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری علیہ الرحمہ ان کے استاذ تھے اوران کے لیے جائے عقیدت بھی اوران کے ش د ہو زاں بھی۔ قبلہ شرفِ ملت علا درس ریس سے الگ ہوگئے تو استاذ صا اپنے ش دوں کے ہمراہ شرفِ ملت کی مت میں حاضر ہوتے۔

رشیدِ ملت علیہ الرحمہ سے محبت:

اُن کے استا امی شیخ الحد م قاضی محمد رشید نقشبندی علیہ الرحمہ، جن کی عرصہ دراز و مت کرتے رہے اور اُن کے خادمِ خاص بھی رہے اوران بلکہ ان کے جلال و جمال کا گہ ان کی طبیعت اور مزاج میں شامل تھا۔ اس کا اظہار وہ اعلا ط کرتے۔ کلاس کے دوران کئی مرتبہ ت سنائی کہ ہم استاذ رشید صا کے ساتھ استاذ محمد صا کی مت میں گئے۔ واپس آنے لگے تو استاذ رشید صا، جو اس وقت جامعہ میہ رضویہ میں شیخ الحد کے منصب تھے، انہوں نے اپنی سفید ٹوپی سے لوی صا کے جوتے صاف کیے اور وہ جھاڑے بغیر اپنے س رکھ لی اوراسی طرح واپسی کا سفر کیا اور ا وہ تشکر و امتنان تھے کہ انہیں ا ی سعادت میسر آئی۔

شیخ الحد علامہ محمد رشید نقشبندی صا کی ا اری اور اخلاص سے وہ از حد تھے۔ فرماتے: ر میں ان کے ساتھ تھا، انہوں نے را س ام میں تھا، ہم ر ے اسٹیشن پہنچے ین چل چکی تھی، اب ہم ٹکٹ کے لیے رکتے تو ریل

گاڑی نکل جاتی، ہم چل... ین میں سوار ہو گئے، خیال تھا کہ ٹکٹ دورانِ سفر چیکر سے لے لیں گے۔ را... ٹکٹ ... کرنے والا بھی کوئی ... ہم نے تو یہاں ... تھا، تو ہم مجبوراً ... گئے۔ اگلے دن مجھے ...: ''مولوی خادم! ر... ے اسٹیشن جاؤ اور وہی گاڑی جو کل اس وقت را... ئی تھی اس کے دورا... کے ٹکٹ لے آؤ''۔ میں ... تو وہ میرے سامنے پھاڑ دیے کہ چلیں اس طرح محکمہ ریل کو اُن کی اما... تو پہنچ گئی۔ اس ... یشانی میں ... شتہ ... میں سو نہیں سکا۔

ان کی ا... اری سے استا... می بہت ... تھے اور خود فرماتے کہ استاذ رشید صا... نے جو ہمار... کی ہے وہ ہمارے لیے ہماری ... گی کی کامیابی کی ضما... ہے۔

... بہت دلچسپ واقعہ بہت مسکرا مسکرا کر سناتے کہ مَیں زمانۂ طا... لمی میں ... مسجد میں امام تھا۔ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے میں استاذ رشید صا... کا خطاب رکھا، استاذ خطاب میں فرمانے لگے: جا... ہو کہ حضور اکرم کی صلی اللہ علیہ وسلم دائیہ کون ہے؟ ... کہ مَیں انتظامی امور میں مصروف ہونے کی وجہ سے مجمع میں ... سے پیچھے بیٹھا تھا، میرے منہ سے اچا... کل ... ''سیدہ حلیمہ سعدیہ''۔ یہ جواب ... ہی استاذ رشید صا... نے میری طرف دیکھا اور اُن کے منہ سے نکلا: ''ہا! ... نہ ہووے تے ...... وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضعہ (دودھ پلانے والی) ہیں، نہ کہ دائیہ''۔ مَیں مسک... ا۔ انہوں نے اسی وقت خطاب میں مجھ سے اور میری مسجد کے لوگوں سے اعلا... ط... معذرت کی اور اگلے دن میں کلاس میں سبق کے اختتا... ہر جانے لگا تو انہوں نے مجھے ... چی دی، ... : اِ... ہر جا... ھو۔ مَیں نے کھولی تو اس میں میر... خط جس میں ... م ... ام میں ہونے و... ... ش... معذرت لکھی ہوئی تھی ... ھی: ''... می! مَیں کل سے بے سکونی کی کیفیت سے دوچار

ہوں اور دل شدید اضطراب کا شکار ہے، اُمید ہے آپ مجھے معاف کر کے ے پن کا ثبوت دیں گے، وہ آپ کی مسجد ہے اور آپ وہاں کے امام وخطیب ہیں، سہواً میرے منہ سے یہ ت نکل گئی اور مجھے لگا کہ مَیں کلاس روم میں ہوں اور اِسی دھیان میں منا جملہ ان سے ادا ، آپ کی طرف سے معاف میرے لیے سکون اور اطمینانِ قلبی کا ہوگا''۔

شیخ الحد علامہ محمد رشید صا کی وجہ سے انہیں ملت اسلامیہ علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی سے بہت عقیدت تھی۔فرماتے: کوئی استاذ رشید صا سے ت لکھنے کا کہتا ہے تو وہ نورانی صا م کا ت لکھ کر دے دیتے، لوگوں کو شفامل جاتی۔

ان کے وصال کے بعد استا می ان کے بچوں سے اپنی سگی اولاد والی شفقت فرماتے، بلکہ ان کے ے محترم سعید صا کو ہمیشہ استاذ جی کہہ کر بلاتے۔

قبلہ حافظ صا سے عقیدت اور اُن کے ا ت:

اس کرام میں اور شخصیت جن رے یہ کہنا بے جانہ ہوگا وہ دوسرے کے محبّ اور محبوب تھے، یہ ذات قدسی صفات علامہ حافظ محمد عبدالستار سعیدی مدظلہ العالی کی ہے۔اُن کا تعلق اِن سے بہت گہرا اور لازوال تھا، یہ حقیقت ہے کہ وہ اپنے والد کی طرح صرف سمجھتے نہ تھے بلکہ ان ت کو وہی درجہ دیتے جو اپنے والدین کے حکم کو دیتے۔

☆ شیخ الحد علامہ حافظ محمد عبدالستار سعیدی نے ان کے لیے سائبان، استاذ، راہ اور مرشد کا کام کیا۔مثلاً استا می کے جواں سال بھتیجے معروف ادارے میں علیم تھے، وہ وہاں سے غا ہوگئے، استا می نے اس صدمے کو اس قدر دل پہ لیا کہ

معاشرے ـ لکل الگ تھلگ ہوگئے اور بس مسجد اور مسجد میں بھی کسی ـ ت

نہ کرتے۔اس میں شیخ الحد علامہ حافظ محمد عبدالستار سعیدی کا بہت اہم کردار ہے،ان

ـ س تشریف لے جاتے،انہیں تسلی دیتے اور قران وحد اور صبر وتحمل کے واقعات

وغیرہ سنا کر مختلف طر ں سے انہیں ریس کی د میں واپس لائے ـ انہیں کلاس

) کے مکمل اسباق دیے گئے۔رفتہ رفتہ وہ اس منزل کی طرف واپس آئے اور پھر وہ

نوجوان بھی مل اور یوں یہ پھر اِسی میدان کے شاہسوا ئے۔

☆ پھر 2009ء میں ان کو حادثہ پیش ریس موقوف ہوگئی، آ ر

جامعہ آ سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔ ر پھر شیخ الحد صا ـ پ کا کردار ادا

کیا،حوص اور انہیں درس ریس کی د میں واپس لائے۔

اس سلسلے میں اور شخصیت کا کردار قابلِ صد تحسین ہے ـ م ان کے شی امی

حضرت حاجی پیر صا علیہ الرحمہ کا ہے۔ راست امی اس قدر د داشتہ ہوئے

کہ اپنے ام سے کہ کہ یہ سارا ذخیرۂ کتب ا ھانے سے متعلق یہ

خا ہِ عالیہ بھیج دیں اور مَیں بس اب ـ کچھ نہ کرسکوں۔یہ خبر کسی نے حضرت حاجی پیر

صا پہنچادی۔انہوں نے فوراً فون کیا اور : ’’م ! اب تو ہمیں (عوام کو)

صبر اور تحمل کا درس دیتے رہے اس ل کرنے ری آئی تو اس قدر دل

داشتہ اور حوصلہ پست ہوگئے کہ کتابیں اور کچھ ہمارے ذمہ دینے لگے ہیں؟ ایسے نہیں

م ! ہمت کریں اور صبر سے کام لیں،ابھی آپ نے بہت کچھ ہے‘‘ اور یوں وہ اس

طرف مرتبہ پھر آئے اور ریخ میں ا ش نہیں چھوڑے بلکہ پور ریخ کا

دھا ں کے ر ـ

اس ضمن میں حبیبِ مَن علامہ محمد حبیب احمد سعیدی ناظم مدرسہ نور جامعہ نظامیہ رضویہ) کی قیادت میں ان کی کلاس کا بھی اہم رول ہے۔ یہ کلاس متعدد بار وہاں حاضر ہوئی اور اس سال ان کی کلاس کے کافی طلباء بورڈ کا امتحان دے رہے تھے، استاذ الاساتذہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی کو خبر ملی کہ آپ نہیں آرہے تو لڑکے اُس طرف جارہے ہیں، فرمایا: ''تم دین پڑھ رہے ہو، مَیں آجاؤں گا''۔

☆ استاذ الاساتذہ مفتی عبدالقیوم ہزاروی جامعہ کی دوسری منزل پر کمرہ نمبر 21 میں رہا کرتے تھے اور قبلہ شیخ الحدیث صاحب اپنے کمرے سے کبھی کبھی محدث اعظم ہال کی طرف سے آتے تو استاذ الاساتذہ مفتی صاحب کے کمرے کے پاس رک کر سلام دعا کر کے پھر دارالحدیث کی طرف جاتے، کبھی کبھی واپسی پر اِسی راستے سے سلام دعا کر کے پھر اپنے کمرے کی طرف جاتے۔ جب بھی استاذ الاساتذہ مفتی صاحب کی حضرت شیخ الحدیث صاحب سے ملاقات ہوتی تو فوراً جیب سے پیسے نکالتے اور کسی لڑکے کو بھیجتے کہ ''جاؤ! 7up کی بوتل اور دودھ کے دو گلاس ڈال کے قبلہ حافظ صاحب کو پیش کرو، وہ اسباق پڑھا کر تھک گئے ہوں گے''۔ متعدد بار مجھے بھی یہ سعادت ملی، اور پھر کوئی نہ کوئی ماضی کی بات سناتے یا ذکر کرتے کہ جانے کتنے ہی اُن کے متعلق بے شمار واقعات ہم نے اُن سے دورانِ سبق سنے۔

☆ اکثر فرماتے: ''مَیں ایس وقت دا سب توں وڈا مفتی استاذاں نوں سمجھداں''۔ کوئی مسئلہ پوچھنا ہو تو اُنہیں کال کرتے۔

☆ حضرت قبلہ شیخ الحدیث صاحب عرصہ دراز سے ربیع الاول شریف کی پہلی جمعرات کو جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں عظیم الشان پروگرام کا انعقاد کرتے ہیں۔ اس پروگرام میں وہ شریک ہوتے اور خطاب بھی فرماتے اور اس سال (۱۴۴۲ھ) یہ سالانہ پروگرام جاری تھا جس وقت اُن کا وصال ہوا۔

دوسری جا قبلہ شیخ الحد صا بھی اُن سے بہت محبت کرتے ہیں اوران کی
تین د بھی کرتے ہیں۔

چند دن قبل شیخ الحد صا فرما رہے تھے جس دن سعد (موجودہ امیر تحر
لبیک) پیدا ہوا تو میر س آئے کہ پیدا ہوا م کیا رکھوں؟ میں نے کہا: آپ کوئی
تین م سوچیں پھر بتا ، اگلے دن تین م لکھ لائے تو مَیں نے کہا: ''سعد رکھ لو''،
پھر یہی س م رکھا اور اسی طرح ''انس م چھوٹے کے لیے منتخب کیا۔

است می نے لبیک رسول اللہ ﷺ لوگوں کو اکٹھا کیا تو کچھ افراد کو
اس تحفظات تھے۔ اس وقت قبلہ شیخ الحد صا نے کراچی کے سالا م میں
خود یہ اعلان و وجودیکہ یہ میرے ش د ہیں موسِ رسا کے سلسلے
میں میرے سمیت اِن کے سپاہی ہیں اور یہ ہمارے ہیں''۔

ش می سے عقیدت:

اپنے اس ہ کرام کے علاوہ جس شخصیت کے ساتھ انہیں دہ عقیدت و
محبت تھی وہ ان کے مرش می حضرت قبلہ حاجی پیر صا تھے۔ انہیں حاجی پیر صا
سے بے پناہ عقیدت تھی اور حاجی پیر صا اُ زاں تھے۔ است می ان کا ذکر خیر بھی
کثرت سے کرتے اور ہمیشہ اپنی نسبت سرتوں کا اظہار کرتے، اپنی دونوں کتب کا
ب بھی اُنہی م کیا۔

☆ مجلس میں کسی نے ان کے سامنے قبلہ حاجی پیر صا قدس اللہ سرہ اور قبلہ
جناب جی مدظلہ رے ت کرتے ہوئے کہا: حاجی پیر صا رحمۃ اللہ علیہ نے

یہ ... اور چھوٹے جناب جی نے یہ ... ۔ آپ یہ سن کر ... ہم ہوئے۔ فرمانے لگے: ''جھلیا!
وہ آپس میں چھو... ے ہوں گے، لیکن ہمارے سر... ج ہیں، کسی ... کو یہ حق نہیں پہنچتا
کہ وہ ان میں تفاوت ... پھرے۔ جس طرح قبلہ حاجی پیر صا... رحمتہ اللہ علیہ ہمارے شیخ
ہیں، اسی طرح جناب جی مدظلہ بھی ہمارے شیخ ہیں''۔

☆ کچھ احباب است... امی کی سخت گو... چیں بجبیں رہے، لیکن لفظوں ... ستار...
ہی سم... کہ رزمِ حق ... طل میں فولا... ہے۔ قبلہ حاجی پیر صا... قدس سرہ نے
... دفعہ ان ... رے میں ف...: ''اِن کو اللہ کریم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والا ... ا
(درّہ) ... ہوا ہے، ان ... توں میں وزن اور لہجے میں ر... ہے اور لوگ بھی ان کی
... ہیں'' ... ے پیا... ان ک... ئی تو ... عرصے کے بعد ہوئی، لیکن شیخِ کامل کی
نگاہیں بہت بعد کا منظر بہت پہلے دیکھ رہی تھیں۔

تقدیرِ اُمم کیا ہے کچھ کہہ نہیں سکتا ہو مومن کی فرا... تو کافی ہے اشارہ

اشاعتی ... مات:

... ریسی، تصنیفی، تبلیغی اور سیاسی ... میوں کے علاوہ انہوں نے اشا... دین میں
بھی بہت اہم کردار ادا کیا اور اپنے ذاتی ذرائع سے بہت اہم رسائل ... اور کئی قیمتی
... ب اور ا... ین کتابیں شائع کروا کے فی سبیل اللہ تقسیم کروا... ۔

ابتدائی ط... ح... ... نِ ختم ... ت کے پلیٹ فارم سے مختصر رسائل طبع کروائے۔
بعد ازاں اِسی تنظیم کے تحت عقیدۂ ختم ... ت کی اہمیت کو ا... کرنے کے لیے رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے اس... امی ''العاقب'' کی نسبت سے ماہنامہ العاقب کا آغاز کیا، جو ... طویل
عرص... تسلسل کے ساتھ شائع ... رہا۔ اسی ماہنامے کے کئی خصوصی نمبر بھی شائع کروائے

جن میں سرفہرست "فضل حق خیرآبادی" نمبر ہے۔ اس کے علاوہ "انوارِ احمدی"، "مقام رسول"، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے خلیفہ سید دیدار علی شاہ صاحب کا قدیم کتاب فتاویٰ "فتاویٰ دیداریہ"، اور علامہ مفتی علیم الدین نقشبندی علیہ الرحمہ کی کئی کتب شائع کروائیں اور فی سبیل اللہ عوام و خواص تک پہنچائیں۔

اعترافِ حق میں پہل کی:

ان کے مزاج مبارک میں ایک بڑی خوبصورت تھی کہ وہ کسی بھی چیز کے اعتراف کرنے میں بہت بےباک تھے اور بلاخوف لومۃ لائم وہ اعتراف کر جاتے۔ ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری علیہ الرحمہ کے خلاف جامعہ کے ایک طالب علم نے کتاب لکھی۔ کتاب شائع ہونے کے بعد جب جامعہ خبر پہنچی تو اسی دن اُسے جامعہ سے فارغ کر دیا اور "ضیاء الدین اہل سنت کے متعلق کبھی بھی کسی قسم کی کوئی الزام ان درانہ الزام اشاعت برداشت نہ کی جائے گی" کا دوٹوک موقف بھی جامعہ کی طرف سے دیا گیا۔

ہم اُن کے پاس سبق پڑھنے گئے تو اُنہوں نے کلاس میں اِس فیصلے کی بہت تحسین کی۔ اسی دوران مَیں نے سوال پوچھا کہ آپ نے ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ صاحب کی طرف سے بطور خصوصی عمرہ کیا، اس کی کیا وجہ تھی؟ فرمانے لگے: بات یہ ہے کہ میرے دل میں ان کے متعلق مناسب رائے نہ تھی۔ مَیں عمرہ کرنے گیا تو اپنے جمیع والدین کے لئے عمرہ کیا، جو بھی تمام میرے ذہن میں تھے پیر صاحب بھی تمام ذہن میں ہوتے ہوئے بھی اُن کے متعلق اُس خلش کی وجہ سے عمرے میں اُن کی نیت نہیں کی۔ مَیں رات کو ہوٹل میں جا کر سویا تو خواب دیکھا کہ حرم پاک میں حاضر ہوں اور پیر صاحب دلائل

الخیرات شریف کا درس دے رہے ہیں اور لوگ کھڑے ہو کر سن رہے ہیں۔ مَیں بھی
طرف کھڑے ہو کر درس لگا۔ پیر صا کی ی تو مجھے مخاطب کر کے
کہنے لگے: ''م ! ہم نے بھی دین کا کام کیا ہے'' اور یہ جملہ انہوں نے رکھا۔ بس پھر
آ ل گئی تو اگلے ہی دن مَیں نے اُن عمرہ کیا اور ان کے لیے ح ک میں دعا
بھی کی۔

جبلِ استقامت:

☆ است می 17 مارچ، 2006ء کو ر فتار ہوئے تو تھانہ اور پھر جیل میں
اُن کے ساتھ پیر سید عرفان شاہ مشہدی بھی تھے۔ است می شاہ صا کی بہادری سے
بہت تھے، فرماتے: مَیں جیل میں ان وَل رہا ہوں، وہ قرآن وحد سنا کر
ہمارے حوصلے بلند کرتے''۔

رہائی کے بعد کلاس میں تشریف آور طلبا نے رو د جاننا چاہی تو فرمانے لگے:
''پہلا دن تھا، شام مَیں نے کچھ ن، اگلے دن پولیس والے نے میں دال
اور روٹی دی، ہی میں دونوں چیزیں، فوراً ج د ات ہوئے: شیطانی اور
دوسرا رحمانی۔ دل میں خیال کہ ''کس طرف نکل آئے ہو؟ تم دیسی گھی کا سالن کھاتے ہو،
سفید کپڑے پہنتے ہو، ادھر آنے کی کیا ضرورت تھی؟'' فوراً خیال: ''جن م پہ وہ
کچھ تو مزے سے رہا ہے، اب دینے ری آئی ہے تو پھر قدم پیچھے کیوں ہٹیں؟''
بس یہ خیال اور میں نے اس دال روٹی والے و چوما اور مزے لے لے کر اور خود
فرماتے: ''کھانے کا اتنا لطف کبھی نہیں جتنا اس دا''۔

: ''کہیں سے علامہ افتخار الحسن ی کی کتاب گی ڈ وا ھو، تمھیں ازہ ہو کہ ہمارے ا ین نے کس کس طرح ں دی ہیں''۔

☆ غازی ممتاز حسین قادری شہید علیہ الرحمہ کے مے کے بعد است امی کی گی میں بہ ی تبد رو ہوئی۔ اس میں اُنھوں نے خود کو تح موسِ رسا اور ذِ م مصطفیٰ کے لیے وقف ک ۔ اس وادی میں انھوں نے قدم رکھا تو پیچھے مڑ کر نہیں دیکھ رہا جیل ا، تشد دا کیا نہ ان کے حوصلے پست ہوئے اور نہ کبھی معذوری آڑے آئی۔ ہمی قدم رہے بلکہ ''یہ تو چلتی ہے تجھے او اڑانے کے لیے'' کے مصداق وہ ر نے بے کے ساتھ اِن مشکلات کا سامنا کرتے ئے اور ت کرتے: اِنج وی سجن واہ واہ......اُنج وی سجن واہ واہ''۔

☆ د نے دیکھا یہ مردِ قلندر ہر حال قدم رہا۔ قدم پیچھے تو دور ت، قدم میں لغزش ہیں آئی۔ بس ت فرماتے: ''یہ ں جن م پہ لگی ہیں وہ دیکھ رہے ہیں''۔ کہنے لگے: ر مجھے پولیس والے نے میری ویل چیئر سے گھسیٹ کر گاڑی میں پھینکا تو مَیں مسک ا، یہ دیکھ کر پولیس والے نے تعجب سے پوچھا: مولوی صا ! آپ ہنس کیوں رہے ہیں؟ مَیں نے کہا: ''ہنس میں اس لیے رہا ہوں کہ جن کے لیے تم مجھے گھسیٹ رہے ہو وہ تمھیں نہیں دیکھ رہے اور جن کی خاطر مَیں گھسیٹا جا رہا ہوں وہ مجھے ضرور دیکھ رہے ہیں''۔

شاہ سے فقیر کا

میرے ش امی کے نو ضرت صا ادہ خواجہ محمد حس روی نے چوک اعظم کا س میں انھیں خطاب کے لیے مدعو کیا تو وہاں کسی نے افواہ اڑا دی کہ وہ نہیں آ رہے اور

گورنمنٹ سے پیسے لے لیے ہیں۔اس طرح کی افواہیں گردش کرتی رہیں۔وہاں گفتگو کے
دوران فرمایا: لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے مولوی خادم کو تیار کیا ہے، یہ بچے ہم نے تیار کیے ہیں
اور میں کام لے کے فرمایا کہ ''ان ہمارے تیار کردہ بچوں کو نہیں کیا جا سکتا تو ہم تو پھر ہم
ہیں''۔ فرمایا: ''میرا یہ اعلان ہے کہ قیامت تک بھی ثابت ہوجائے کہ میں نے کسی
سے حضور ﷺ کے دین کے لیے روپے کی سودے بازی بھی کی ہے تو قبر سے نکال کے مجھے
دینا''۔ الحمد للہ پوری کائنات میں کوئی بندہ نہیں کر سکے گا کہ کبھی ایک لفظ پہ بھی
کمپرومائز کیا ہو۔

انہیں انہیں نہ رکھا غیر سے کام اللہ الحمد میں دنیا سے مسلمان
امسال مارچ میں بھکر میں تشریف لائے تو انہیں کسی نے بتایا تھا کہ طاہر کسی مذہبی
جماعت کا رکن بن گیا ہے۔میں نے وضاحت دینے کے لیے لفظ کہا تو فرمانے لگے:
''تمہیں ہم نے پالا ہے، تو کیا ہمیں اتنا بھی اعتماد نہیں؟ بس خیال رکھا کرو بات کا
بتنگڑ بنانے میں وقت نہیں لگتا''۔

دین کے لیے کیا کیا؟

انہیں زندگی بھر یہی فکر ستاتی رہی کہ دین کے لیے کیا کیا؟ اور یہی وہ جذبہ تھا جو
بچے بچے کے دل میں منتقل کر گئے۔

ان کے بڑے صاحبزادے امیر کی بیٹی کی شادی 22 ربیع الاول (١٤٤٢ھ) کو
طے تھی۔ ہماری ماں جی نے ان سے کہا: ''ہم نے بچوں کی شادی رکھی ہے اور آپ دوسری
طرف مصروف ہیں''۔ فرمانے لگے: سرکار دے خاکے بن رئے نے تے میں پتر دا ولیمہ کردا

ہوئے۔اس کچھ مف شر پسند اور فتنہ پسند عناصر کی جا سے اس عظیم مشن میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کی گئی، جو سعی لا حاصل ہے۔

میں استا امی کے جگر گوشہ و جانشین سے کہنا چاہوں گا کہ آپ کی عمر، علم اور تجربے سے کہیں دہ بلند مرتبہ منصب آپ کے سپرد ہے اور اس میں لاکھوں لوگ آپ کی آو لبیک کہنے کے لیے تیار بیٹھے ہیں چند توں کا آپ کو بہت خیال ہو گا۔ آپ کو رُستاذ الاس ہ علامہ سید حسین الدین شاہ صا مدظلہ کا خط، جوانہوں نے اعظ کستان مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی کے وصا ان کے صا ادگان م لکھا تھا، (مجلّہ النظامیہ (اعظم نمبر)، صفحہ:60) وہ بہت توجہ اور انہماک ھنا چاہیے۔اپنے ین، جن سے استا امی مشورہ کرتے، ان سے مشورہ کریں اور رگوں کو کسی بھی اقدام سے قبل فراموش نہ کریں: شیخ الحد حافظ محمد عبد الستار سعیدی اور دوسرے اعظ کستان مفتی محمد منیب الرحمٰن ہزاروی۔ان س وقتاً فوقتاً حاضری دیتے رہیں۔ضلع و تحصیل سطح تو بہت دور پہلے یو اور پھر تحصیل و ضلع کی میٹیاں بنا ، پھر ان کی مکمل نگرانی کریں۔آپ کے لیے اس میں آسانی ہو گی کہ آپ کا پہلے سے ورکرز سے رابطہ ہے۔

خوشامدی وپ نے شکاری نئے نئے جال کے ساتھ تشریف فرما ہوں گے۔آنکھیں کھلی رکھیں اور اسے کامیاب سیاسی جما بنا ۔سیاسی جماعتو مطبوعہ کتب کا مطالعہ ضرور کریں پھر اپنی جہات کا تعین کریں گے تو ان شا اللہ تعالیٰ کامیابی قدم بوسی کرے گی۔

نہیں؟ ازاں بعد : کے بندو! قرآن اچھا کرکے کرو"۔

☆ کچھ عرصہ بعد آپ کا ا ۔ میں آپ کی رت کرنے آپ کی مسجد ۔ اِ م میں اللہ تعالی نے مجھ کیا، کی پیدائش سے قبل مَیں بوقت عصر آپ کی مسجد اور دعا کی اپیل کی۔ آپ نے رات بجے مجھے کال کرکے گھر کی خیر فت کی۔ مَیں نے عرض کیا: اللہ م بھی آپ فرما ۔ فرمانے لگے ابھی بتا دیتا ہوں، ساتویں دن رکھ : "محمد انس رضا"۔ یوں میری عقیدت اور تعلق میں اضاف ۔

☆ 2014ء میں مجھے عمرہ کی سعادت کے لیے ہوا، جانے سے قبل آپ کی رت سے مشرف ہوا رگا رگاہِ مصطفوی میں حاضری رے میں آپ سے راہنمائی طلب کی۔ : "محبّ کو محبوب کا ذکر پسند ہے، اللہ کے طواف کے دوران درود شریف ھنا اور مسجد ی میں قرآن کی تلاوت "۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ مَیں عمرہ کی ادائیگی کے بعد روضۂ اط حاضر ہوا تو اپنے محسنین کو کالز کیں، جن میں سرفہر امیر المجاہدین علامہ خادم حسین رضوی ہیں۔ حجازِ مقدس کے وقت کے مطابق عشا کی ز کے بعد موا شریف کے سامنے جالیوں کے قر کھڑے ہو کر کال کی آپ اپنے اس دور میں شائع ہونے والے رسالہ "العاقب" کا اداریہ رمارہے تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے : "م ! منٹ"۔ آپ نے کھڑے ہو کر بہت اہتمام سے صلوٰۃ سلام پیش کیا، جس کا شعر مجھے ابھی پوری طر د ہے:

آپ کے آگے وہ حمزہ کی جا ں
شیر غرانِ سطوت پہ لاکھوں سلام

پھر آپ نے بہت عقیدت واحترام سے دعا کی۔ مجھے اچھی طر د ہے کہ بعداز ز عشا مسجد ی اور موا ٹریف پہ بہت رش تھا امیر المجاہدین اور مقبولیت کی وجہ سے مَیں بہت جالی شریف سے متصل جنگلے کے ساتھ کھڑا رہا، آپ نے سلام اور دعا وغیرہ مکمل نہیں کی کسی نے مجھے جانے کا نہیں کہا۔

عقیدت اور احترام اور درِ مصطفیٰ ریعہ کال سلام عرض بھی اس قدر خوشی کا تھا کہ آپ اُس وقت جو ادار فرما رہے تھے اُس کا موضوع آپ کے مرشد حاجی پیر صا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تھے۔ آپ نے اس میں جملہ معترضہ کے ط اس واقعہ کا ذکر بھی کیا اور م م بھی ۔ پھر مَیں واپس پہنچ کر ملے تو مجھے ''العاقب'' رہ شمارے فرمائے اور کہ اس میں تمہ م بھی ہے، نیز مجھے عمامہ شریف بھی ۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ر قات میں اِ ت کا ذکر بھی کیا اور تحسین بھی فرماتے رہتے۔

☆ آپ کو جہاں اللہ تعالیٰ نے بہت سی اور خوبیوں سے نواز رکھا تھا وہاں یہ بھی کہ آپ دو جملے بول کر بندے کو دین کا کام کرنے کے لیے تیار فرما دیتے۔

☆ کئی معا ت میں مَیں نے آپ سے مشاورت کی آپ نے جو تلقین کی اس کے مطابق عمل سے ان معا ت میں اللہ تعالیٰ نے بہ دی۔

☆ کلاس میں تھے، طلبا ہم مشاورت سے استاذ م قاری احمد رضا سیالوی صا اور استاذ م محمد عمران الحسن فاروقی صا ارش کی کہ ہم اپنی کلاس میں محفلِ میلاد کا اہتمام کریں گے، خطاب کے لیے امیر المجاہدین ئم لیں، آپ نے وقت عنا ۔ تلاوت کے بعد ہماری کلاس کے دو نے رسول مقبول

ﷺ سنائی۔ علامہ اقبال علیہ الرحمہ کا کلام تھا ''لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب''۔

امیر المجاہدین اس کلام پہ بہت جھومے، میں ہاتھ ڈالا اور مٹھی بند کر کے خواں کو

ہزار روپیہ ہزار کی بہت اہمیت ہوا کرتی تھی اور ہماری کلاس میں وہ

ساتھی ضرورت مند بھی تھا۔ یوں محسوس ہوا کہ امیر المجاہدین صا کشف بھی ہیں۔ آپ

نے ساتھ یہ جملہ بھی کوئی کتاب لے''۔

☆ مرتبہ ہماری پوری کلاس امیر المجاہدین س گئی، تیں تھیں، ہم نے

بہت غیر شائستہ از میں گفتگو کی آپ نے ہمیں نصیحتیں فرما کر واپس بھیجا۔

☆ ہم درجۂ سابعہ میں پہنچے تو مجھے طلبا کی تنظیم م رضا'' کا جنرل ی۔

جامعہ میں میری کام چاہتا تھ انتظامی معا ت کی وجہ سے دشواری تھی، مَیں نے

امیر المجاہدین سے عرض کی تو آپ نے جامعہ کے متعلقہ ذمہ دار ت کرنے کی ہامی بھر

لی، چنانچہ مجھ حقیر ارش آپ تقریباً گھنٹہ اُس شخصیت سے محوِ گفتگو رہے۔ اتنی

ی شخصیت جس کے چاہنے والے پوری د میں موجود ہوں اور ہزاروں کی تعداد میں اُس

کے ش د، ین اور ین ہوں، وہ طا لم کی معمو ارش پہ تقریبا

گھنٹہ کھڑا رہے، یہ امیر المجاہدین کا اپن تھا۔

☆ میری مسجد میں دو مرتبہ جل ہوئے۔ کچھ ہدیہ پیش کیا تو اگلے دن اس کے ساتھ کچھ

کر اضافے کے ساتھ یہ کہتے ہوئے واپس : ''تم کام کر رہے ہو، مجھے اس بہت

خوشی ہے''۔ امیر المجاہدین علیہ الرحمہ جہاں ظیم المر لیڈر اور سپہ سالار تھے وہیں

ہمدرد، مشفق، محسن تھے۔

☆ مَیں آپ کی گی کے ہر پہلو سے ہی بہت دہ ہو دہ

کرنے والی تب تیں تھیں: عشقِ رسول کائنات، قرآ ک سے محبت، اور اقبالیات دسترس۔ یوں تو آپ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے بھی دیوانے تھے میں نے اقبال علیہ الرحمہ کا ذکر اس لیے کیا کہ آپ نے کلامِ اقبال کے ذریعہ سے عام لوگوں کو دین کی بہت قدر اور پہچان کرائی، اقبال چ بظاہر عوام جیسے تھے چہ حقیقت میں عاشقِ صادق اور فنافی الرسول تھے اس لیے لوگوں کو کلامِ اقبال کے ذر ت سم آسان تھی۔

☆ کئی لوگ امیر المجاہدین کے سامنے کر کے بیٹھے رہتے تھے، اس لیے کہ وہ آپ سے ڈرتے تھے کہ وہ سخت طبیعت ہیں حقیقت میں ایسا نہیں۔ مَیں طا لم ہونے وجود دل ت کھلے لفظوں کہ ، آپ را ت کو قبول فرماتے اور ر اِصلاح فرما دیتے۔

☆ لوگ آپ س مختلف عہ ران کی ت کرتے تو آپ فرماتے: " اچھے آ گئے نہیں آ گے تو کسی نے تو آ ہی "۔

☆ آ لکل بھی سخت طبیعت نہ تھے۔ لوگ کہتے ہیں: "جو بن ش مزا سخت ان ا اخلاق ہو د سے ہے تو لوگ اس کے جنازے سے اکتا جاتے ہیں"۔

امیر المجاہدین کا جنازہ تین دن موجود رہا، اُ تو دو ت ہے ہر کوئی حسرت کر رہا تھا کاش کچھ لحات امیر المجاہدین کے جسدِ نوری س کا وقت میسر آ جائے۔ لوگوں کی دیوانہ وار آ کے جنازے میں ش بتاتی ہے کہ آپ اعلیٰ اخلاق کے مالک، اُسوۂ حسنہ کے حقی جمان اور رسول کائنات ﷺ کے سچے اور سُچے عاشق تھے۔

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

:مولانا محمد عاصم محبوب رضوی، مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور

اللہ رب العزت نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا:

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کیے عنقریب رحمٰن ان کے لیے محبت پیدا کر دے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" " (صحیح بخاری)

جب اللہ بندے سے محبت فرماتا ہے تو جبریلِ امین کو ندا فرماتا ہے: (اے جبریل!) بے شک اللہ فلاں بندے سے محبت فرماتا ہے لہٰذا تُو بھی اسے محبوب رکھ، پھر جبریلِ امین اس بندے کو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں، پھر وہ آسمان والوں میں ندا کرتے ہیں: بے شک اللہ فلاں بندے سے محبت فرماتا ہے، تم بھی اس سے محبت کرو، آسمان والے بھی اسے اپنا محبوب بنا لیتے ہیں، پھر اس بندے کے لیے زمین میں مقبولیت رکھی جاتی ہے۔

مذکورہ آیتِ مبارکہ اور حدیثِ مصطفیٰ ﷺ سے معلوم ہوتا ہے کہ نیک لوگوں کی

مقبولیت چا اور لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت ا ت کی دلیل ہے کہ اللہ رگاہ میں ان کو خاص قرب حاصل ہے اور یہ مقام محبو ہیں۔ صرف د میں ہی نہیں بلکہ وصال فرمانے کے بعد بھی ان نیک بندوں کا ذکر لوگوں ک نو اور ان کی محبت سے لوگوں کے دل سرشار ہوتے ہیں اور ان کے جنازے بھی ان کی سچائی کی گواہی دیتے ہیں۔

مو امام احمد بن رحمہ اللہ تعالیٰ نے تھا:

مذہبوں سے کہہ دو کہ ہمارے جنازے کلیں گے تو وہی ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلے کریں گے۔

امام احمد بن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنے دور میں اہلِ و جما کے امام رے ہیں۔ چیف جسٹس احمد بن ابی داؤد، آپ کا ے امخالف تھا، اسے موت آئی تو کسی نے اس کی طرف توجہ ہی نہیں کی، اس کے جنازے میں چند سرکاری عہدے داروں کے سوا کوئی شر ہیں ہوا، اور مذہب بشر بن غیاث المریسی فوت ہوا تو چند افراد اس کے جنازے میں شامل ہوئے، لیکن امام احمد بن رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے وصال تو عوام وخواص کی کثیر تعداد نے جنازے میں ش کی۔

امام احمد بن رحمۃ اللہ علیہ کا قول حق ہے ریخ نے دیکھا کہ غازی ممتاز حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ کے جنازے می بندی وجود مسلمانوں کا ٹھاٹھے سمندر تھا اور دوسری طرف سلما ثیر کے جنازے میں چند سرکاری عہدے دار اور سیاسی چیلے تھے۔

ریخ نے دیکھا کہ ہندوستان کی سرزمی حض ج الشریعہ م اختر رضا خان رحمہ اللہ تعالیٰ کے جنازے میں لاتعداد عوام اور علمائے کرام نے ش کی۔ اس کے

پا کستان کی سرزمین عاشق رسول فنافی الرسول، مجاہد ختم نبوت، محافظ ناموسِ رسالت، استاذ العلما، شیخ الحدیث علامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا اور اقبال پارک، مینار پاکستان میں اس مقدس ہستی کا جنازہ ادا کیا گیا، تو مقررہ وقت سے پہلے ہی اقبال پارک، جس کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ اس کا بھرنا بہت مشکل ہے، عشاقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھر گیا۔ صرف اقبال پارک ہی نہیں بلکہ جامع مسجد رحمۃ للعالمین (یتیم خانہ) سے اقبال پارک، دوسری طرف لاہور ریلوے سٹیشن اور ادھر شاہدرہ تک عوام وخواص کا جمِ غفیر تھا، جس نے امیر المجاہدین علامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ کے جنازے میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔ تاریخ نے ایسا منظر اس سے پہلے کبھی نہ دیکھا ہو، نیز اللہ رب العزت نے امیر المجاہدین کے جسم مبارک کو تروتازہ رکھا اور ہزاروں افراد نے زیارت کا شرف بھی حاصل کیا۔ امیر المجاہدین اکثر اپنی تقاریر میں فرمایا کرتے تھے:

''حشر کو ہوگا یہ معلوم کہ جیتا کون اور ہارا کون''۔

اللہ رب العزت نے امیر المجاہدین رحمۃ اللہ علیہ پر کرم فرمایا اور دینِ اسلام، ختم نبوت اور تحفظ ناموسِ رسالت کے حوالے سے ان کی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرماتے ہوئے اس دنیا میں ہی ظاہر فرما دیا کہ اے میرے حبیب کے دین کے خادم! تو کامیاب ہے۔

امیر المجاہدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اس شعر کا مصداق ہیں:

اُنہیں جانا، اُنہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام | للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

صا نشریف لا رہے ہیں۔ وہ منظ نی تھا اور آج بھی لو ددا حرف زہ کی صورت موجود ہے۔ ط آمدوں میں ہا ھے یں جھکائے، دل بچھائے کھڑے تھے۔ میرے جیسے انگلش میڈیم سکول میں ھنے اور ٹیچ ہوٹنگ کرنے وا ان کے لیے یہ من لکل تھا، خاص ط اس استاذ کے لیے جس رے میں مشہور ہو کہ مارتے بہت ہیں۔ اچا دروازے سے اُجلے سفید لباس اور اؤن عمامہ میں ملبوس نورانی صورت نمودار ہوئی، جن رے میں کا ازل نے لکھ تھا کہ رپھر اِس شیر کی للکار سے یورپ کے درو دیوار کانپیں گے اور قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی غیرت و حمیت کی جھلک ئے گی۔ بقول اقبال:

نکل کے صحرا سے جس نے روما کی سلطنت کو اُ تھا

سنا ہے یہ قدسیوں سے میں نے وہ شیر پھر ہوشیار ہوگا

د مِ اقبال کے اس شعر کا مصداق میرے ممدوح کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوسکتا۔

اِن آنکھوں نے اس مردِ دُرویش کو بغیر کسی معذوری اور ویل چیئر کے دروازے سے داخل ہوتے آمدوں رتے اور سیڑھیاں ھ کر دارالحد جاتے دیکھا۔ طلبا کی عقیدت کا یہ عالم تھا ادرم حافظ محمد انوار صا رتے ہوئے استاذ صا زو کو اپنے ہاتھ سے چھوا اور پھر اپنے ہاتھ کو بوس۔ ایسے مناظر اہل د کے قابل یقین ہوتے ہیں۔ پیسہ، دو، شہرت اور حکومت بھی کسی کے دل میں وہ عزت پیدا نہیں کر جو طلبا کے دل میں است امی کے لیے تھی۔

ادرم محمد عاصم رضوی کی نی واقعہ سنا کہ کراچی کے کسی جلسے میں مقرر نے حاضرین سے قرآن مجید کا صیغہ پوچھا۔ حاضرین میں سے کوئی بھی

در جواب نہ د تو مقرر صا نے کہا: ''مَیں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ یہاں
م خادم حسین صا کا کوئی ش موجود نہیں ؤئی تو ضرور یہ صیغہ بتا دیتا۔''

ان تمام واقعات کی وجہ سے دل میں حضرت سے شرفِ تلمذ حاصل کرنے کی خواہش
پیدا ہوئی۔ معلوم ہوا کہ استاذ صا در لثہ میں ''مراح الارواح ھاتے ہیں۔
قسمت کہ اس سال استاذ صا حادثے کا شکار ہو کر معذور ہو گئے۔ چند ماہ صا فراش
رہنے کے بعد رہ مس ریس رونق افروز ہوئے تو معذوری دار الحد
محدود ہو گئے اور اسباق چھوڑ دیے۔ اس دوران آپ ویل چیئ جامعہ تشریف
لاتے۔ طلبہ دل فرشِ راہ کرتے ہوئے اپ دنو اُٹھا کر والی منزل پہ واقع
دار الحد لے جاتے۔ آپ آتے، جاتے اکثر طلبا سے سوالات کرتے جس طلبا
کچھ فاص رہنا منا سمجھتے۔

وقت رہا اور راقم درجۂ رابعہ میں پہنچ دن استاذ صا معمول
حد ک ھانے کے بعد واپس روانہ ہوئے تو راہداری ر مجھے دیکھ ک ام کو
رکنے کا اشارہ کیا اور مجھے کہا: ''اِدھر آؤ''، میں قر، د بوسی کی، استاذ صا نے
پوچھا کہ کس کلاس میں ھتے ہو؟ عرض کی: چوتھے سال میں (بوجوہ رابعہ نہیں کہا)۔ :
'' کیا صیغہ ہے؟'' ابھی سوچنا شروع ہی کیا تھا کہ فوراً دوسرا سوال ہوا: ''حافظ ہو؟''
عرض کیا: جی۔ ھو: ، شروع کیا۔ جگہ سانس
کے لیے رکا تو : قرآن مجید دکرو۔ یہ کہہ ک م کو اشارہ کیا اور روانہ ہو گئے۔
چند مہینوں کے بعد اور ملتا جلتا واقعہ پیش۔ استاذ صا معمول سبق
ھانے کے بعد واپس تشریف لے جا رہے تھے کہ اچا مجھے اشارے سے طلب ۔

اس وقت میں دارالحد کے نیچے والے ہال میں فرش بیٹھا کسی سبق کی عبارت دہرا رہا
تھا۔استاذ صا س حاضر ہوا، د بوسی کی۔استاذ صا نے
سے صرف صغیر سناؤ۔شروع ، اسم ظرف سانس کے لیے رکا تو
کیا کرو۔ یہ فرما کر رخصت ہو گئے۔

یوں استاذ صا سے چند نشستوں میں ھا بھی اور اُن کو سبق بھی اور
کسی طور شرف تلمذ حاصل کیا۔

ان ہی دنوں میں اللہ کی ممتاز تلوار نے وقت کے فرعون کا خاتمہ ک۔مغربی
طاقتوں کے نمک خ م نہاد مسلمان غازی صا کو قا کرنے کے لیے سر دھڑ کی
زی لگا چکے تھے کہ مرد قلندر نے ''غازی تیرے جاں ر...... بے شمار بے شمار'' کا
بلند کیا۔است امی نے تحر رہائی غازی ممتاز قادری ئی جو غازی صا کی شہادت
کے بعد تحر لبیک رسول اللہ بن گئی۔آپ نے تنظیمی وتحریکی میوں ریس
سے کنارہ کشی اختیار کر لی اور یوں دارالحد میں آپ ھنے کا خواب خواب ہی رہا۔

د استاذ صا کے بہت سے موں سے واقف ہم ان کی گی کا
درخشا ب ان ریس ہے۔آپ نے بہت سے رجال تیار کیے۔آج اہل
کے مدارس کا علمی معیار استاذ صا ریس اور ان کی لکھی ہوئی ''تیسیر ابواب الصرف''
و ''تعلیلاتِ خادمیہ'' کا مرہونِ منت ہے۔رہتی د ان شاء اللہ تعالیٰ حضرت کا فیضانِ
علم جاری وساری رہے گا۔

اس کے علاوہ آپ نے جو غیرت وحمیت کا درس ہے اسے اپنے تو اپنے دشمن بھی
بھلا گے۔ش اسلام کے خلاف بولنے سے پہلے لوگ دفعہ دا
ضرور دیکھیں گے کہ کہیں کوئی خادم رضوی م لیوا تو موجود نہیں۔

امیر المجاہدین، جیسا مَیں نے اُنھیں

جامعہ میہ رضویہ کے متعدد فضلائے کرام نے امیر المجاہدین علیہ الرحمہ سے متعلق ا دوں کو قلمبند کر کے مجلّہ النظامیہ میں اِشا کے لیے اِرسال ۔
ف رات اور نی کے بعد امیر المجاہدین کی شخصیت سے متعلق متفرق معلومات پیش ت ہیں۔(ادارہ)

ن ثیر:

☆ م محمد ارشاد سلطانی فاضل جامعہ میہ رضویہ،2013ء، آزاد کشمیر نے لکھا:

حد قدسی کا مفہوم ہے کہ بندہ اللہ تعالی کا محبوب ہو ہے تو اُس کے ا میں اللہ تعالی کی قوتوں کا ہے۔مش ن، اللہ تعالیٰ اُس کی ن میں ا ثیر رکھ دیتا ہے کہ جو وہ بولتا ہے دلوں میں ہے، اس کی ن حق گوئی کرتی ہے، وہ جیسے کہے اللہ تعالیٰ اُس کے مطابق کرم فرما دیتا ہے۔

گفتۂ اُو گفتۂ اللہ بود　　گرچہ از حلقومِ عبد اللہ بود

مَیں نے قبلہ امیر المجاہدین کی ن میں بھی یہ قوت و طاقت ا ثیر دیکھی کہ جو الفاظ آپ کی ن مبارک سے صادر ہوئے پوری د کے مسلمانوں پہنچنے کے ساتھ ساتھ دلوں میں گئے۔آپ کی ن مبارک سے صادر، ہر آ ، حد ،شعر، اور صحابہ کرام، اہل ، اسلاف کے فرامین بچے بچے د ہو جاتے۔جیسا کہ قبلہ امیر المجاہدین علیہ الرحمہ کی ن مبارک سے ختم ت والی آ

گستاخ ے رے میں حد مبارک ،امام مالک
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمان: ''امت حضور مو پہرہ نہیں دے سکتی تو اسے جینے کا
کوئی حق نہیں''، اور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا شعر ''اُنہیں انہیں نہ رکھا غیر سے کام'' اور
''لبیک رسول اللہ''، ارِ ختم ت د''، کا ہ وغیرہ۔

قبلہ امیر المجاہدین عمل، ولی کامل بہادر، مخلص ہونے کے ساتھ ساتھ عظیم سیاسی
و مذہبی لیڈر بھی تھے۔ ا ک آپ کا فیض اور مش قیامت جاری و ساری فرمائے۔

رسول جس کے لہو میں تھی ن وہ خادمِ رسول جہاں ے
اختلافات لاکھ ہوں گے د کو تجھ سے
رسول ال تیرا فد در ہے گا (ﷺ)

عمل عالمِ دین:

☆ م محمد امین فاضل جامعہ میہ رضویہ، 2010ء، لکھتے ہیں:

امیر المجاہدین علیہ الرحمہ کا مظہر تھے۔
آپ جی ے عالم تھے اتنے ے متقی ہیز گار اور خوف سے سرشار وزاہد بھی
تھے۔ آپ رسول کے پیکر، طر کے راہی اور شرم و حیا کا اعلیٰ نمونہ تھے۔ جامعہ
میہ رضویہ، لاہور سے وابستہ افراد اِ ت کے چشم گواہ ہیں کہ بھی لوہاری گیٹ
سے جامع پیدل آتے تو آپ کا سر جھکا ہوا او وَا جی ہوتیں زار سے
جلد رنے کی کوشش کرتے۔ آپ نوافل اور در ک کی کثرت کرنے والے تھے۔
قرآن کے پختہ حافظ، ثقہ عالمِ دین اور حافظِ دلائل الخیرات شریف تھے۔ کثیر شعرا کا کلام

بھی آپ کو تھا۔ آپ نہا منکسر المزاج تھے، ملنے والوں کو کرتے: ہم تو سادہ بندے ہیں، سادہ گفتگو کرتے ہیں، ہمار تیں انگ ی دان لوگوں کو کم ہی سمجھ میں آتی ہیں۔ آپ کے لہجے میں انتہا ی تھی۔ بہت سارے لوگ صرف ہی قات میں ہ ہو جاتے۔ آپ د سے بے رغبت، حسد، حقد اور طمع سے دور، قلندرانہ اور غیرت و حمیت سے بھرپو گی کے حامل تھے۔

پیکرِ سخاوت:

☆ م فیاض احمد نقشبندی، فاضل جامعہ میہ رضویہ، 2017ء، لاہور رقمطراز ہیں:

قبلہ استا امی کی سخاوت اور دینی طلبا کے ساتھ محبت کے حوالے سے واقعہ عرض ہوں۔

راقم نے اپنے مادرِ علمی جامعہ غوثیہ نوریہ، سبزہ زار، لاہور سے موقوف علی ھنے کے بعد جامعہ میہ رضویہ، لاہور میں دورۂ حد شریف کے لیے داخلہ لیا تو اپنے سابقہ ادارے سے گہرے قلبی تعلق کی اکثر اوقات وہاں بھی رہتا تھا۔ روز ز عصر کے وقت قبلہ امیر المجاہدین کہیں تشریف لے جا رہے تھے کہ جامعہ غوثیہ نوریہ کے سامنے رہوا تو جامعہ سے متصل مسجد میں زِ عصر کے لیے رک گئے۔ ر تشریف لائے، طلبا نے سلام پیش کیا اور میں نے بھی سلام کے ساتھ ساتھ د بوسی کا شر ۔ آپ فرمانے لگے: ”کس کلاس میں ہو؟“ مَیں نے عرض کی: ”جی دورہ حد میں ہوں“ پوچھا: ”کس جامعہ میں؟“ میں نے عرض کی: ”جی جامعہ میہ میں“۔ فرمانے لگے: ”اچھا پھر کوئی حد شریف سناؤ“ میں نے حد مبارک کا متن تو پنجابی میں ف :

''اِنج نئیں، سند وی سُنا'' اس میں د بستہ سر جھکائے خاموش کھڑا رہا۔ آپ نے کچھ
پیسے نکالے، طا علم کو ف: ''سارے بچے گنو''۔ اس نے گن کر تعداد عرض کی۔ آپ
نے وہ پیسے مجھے تھمائے اور ف: ''خود بھی لے لو قی طلبا میں دو''۔

ا رحمت کند ایں عاشقا ک طینت را

ا کا احترام اور سخاوت:

☆ م محمد عدیل رضوی، فاضل جامعہ میہ رضویہ، 2018ء، سیالکوٹ، لکھتے ہیں:

میرا 2011ء سے سیدی امیر المجاہدین سے تعارف ہوا، پھر اس دوران ہی شرفِ بیعت بھی حاصل ہوا۔ میں نے اس دورا میں جو کچھ ان سے سیکھا اس میں سے دو چیزیں بیان کروں گا: ۱) اپنے اسلاف سے پیار اور ان کا ادب۔ ۲) سخاوت۔

ا وں کا ج ادب لہجے میں م اس سے والے کے دل میں ان کی محبت کا اضافہ ہ ۔ بہت سارے افراد کو مرا علیا حاصل ہو جا تو وہ اپنے کرم فرماؤں کو بھول جاتے ہیں سیدی امیر المجاہدین علیہ الرحمہ جس محبت بھرے از میں استاذ اعظ کستان علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علی م سن کر بہت خوشی ہوتی۔ آپ اپنے استاذوں کی ڈا کو بھی فخر سے بیان کرتے تھے، کئی مواقع استاذ حافظ صا سے قات ک از دیکھ کر پتا چلتا تھا کہ استاذ کا مقام کیا ہے۔ ان کی خاطر وہیل چیئر سے کر نیچے بیٹھ جاتے تھے، بلکہ دفعہ استاذ حافظ صا نے مجھ ھا کر اس قابل اور اس کے بعد بھی ہمارا خیال ر ہیں۔

کئی موا رگ شخصیات سے ملتے ادب ہو کر ملتے، کئی مرتبہ اعظم

کستان مفتی منیب الرحمٰن صا سے ملنے گئے تو بقول مفتی صا کے میری نصیحت بھری
توں ی توجہ سے سنا۔ اپنے پیر خانے جاتے تو بغیر کسی وٹوکول کے عام عوام میں رہنا
پسند کرتے۔

اسی طرح وہ خی ان تھے۔ لالچ ان کی طبیعت میں دُور دُور ہیں تھا۔ میں
نے ان سے ھ کر کوئی سخی ان نہیں دیکھا ان کو کوئی تحفتاً بھی کوئی چیز پیش تو وہ
لے میں بھی اس کو کچھ کرتے، بہت سارے افراد ایسے ہیں جن سے وہ خفیہ تعاون
کرتے حتی کہ ان کی میں پیسے ڈال دیتے کہ کانوں کان خبر نہ ہوتی۔

کلامِ اعلیٰ حضرت سے محبت:

☆ م حافظ عبدالرحمان نقشبندی، لودھراں، فاضل جامعہ میہ رضویہ لکھتے ہیں:

قبلہ استاذیم امیر المجاہدین قدس سرہ کی اسلاف سے محبت وعقیدت ا ت سے
بھی واضح ہوتی ہے کہ 2009ء میں دورانِ سبق کلامِ اعلیٰ حضرت ''حدائق بخشش'' کرہ
ہوا۔ راقم الحروف نے عرض کیا کہ قبلہ مفتی فیض احمد اویسی علیہ الرحمہ نے حدائق بخشش کی
شرح پچیس جلدوں میں قلمبند فرمائی ہے۔ یہ سن کر قبلہ امیر المجاہدین نے نہا ادب
واحترام کے ساتھ قبلہ اویسی علیہ الرحمہ کرہ کیا اور راقم کو حک کہ بہاولپور جاؤ تو اُن
کی مت میں میرا اسلام عرض ، ساتھ ہ رانہ بھی کہ قبلہ اویسی صا کی مت
میں پیش ۔ راقم نے حکم کی تعمیل کی۔ قبلہ اویسی صا نے بھی عربی تفسیر ''فضل المنان''
کی مطبوعہ جلدیں بطورِ تحفہ قبلہ امیر المجاہدین کے لیے پیش کیں۔

ر گاہِ رسا مآب کا حیا اور مقبولیت:

م حافظ خورشید انجم، فیہ فتہ جامعہ میہ رضویہ، رقمطراز ہیں:

استاد محترم قبلہ جی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ج ر مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تو ہم کلاس والوں نے سلام عرض کرنے کی استدعا کی۔ واپس ہم نے آپ سے حالات و مشاہدات سنانے کی درخوا کی تو فرمانے لگے (ان کے الفاظ میں):

”ہماری بس مدینہ شریف کی حدود میں داخل ہوئی تو میری چیخ نکلی۔ سارے لوکی مینوں ویکھن ایس مولوی نوں کی ہ۔ میرے دل وچ اِکو ای گل سی: "جے سرکار ﷺ نے مینوں پچھیا: خادم! دس کی لے کے ں ایں؟ تے مَیں حضورنوں کی جواب دیواں گا"۔“

:

”ساڈا خیمہ مسجد ی د لکل سامنے سی وں مَیں ز واسطے تیار ہو کے چلن لگا تے مینوں غش ، اے سوچ کے کہ سرکار نوں کیہڑا منہ وکھاواں گا؟ کار میں تیار ہو کے حضور د رگاہ وچ عرض کیتی رسول اللہ! مَیں اج آ واں گا، مَیں تہاڈے سامنے کھلو کے ہتھ چک کے دعا کرنی اے، تے کسے کافر نوں ہمت نہ ہووے مینوں کرن دی"۔“

: ”میں پوری دلائل الخیرات موا شریف دے سامنے بہہ کے ھی، وں ہتھ چک کے دعا کرن لگا اِ جی وی آ گئے، اُونہاں آمین کیتی۔ مَیں آ کھ اج تسی دعا کرو تے مَیں آمین کراں گا۔“

: ''وقسم بخدا! ... جی ہتھ چک کے اُچی آواز وچ دعا کردے رہے، تے مَیں آمین۔شُر ... قی لوکاں نوں ... ں ماردے س... ساڈے نیڑے کوئی نئیں ...''۔

...رگاہِ اقدس میں حاضری کا اِحساس:

م... محمد حسن رضا، فاضل جامع... میہ رضویہ 2020ء نے لکھا:

امیر المجاہدین علیہ الرحمہ خود بھی رسول اللہ ... رگاہ میں ج...ی کا احساس شدت سے ر... اور دوسروں میں بھی یہ احساس بیدار کرتے ...جلسے میں کہنے لگے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھ لیا: او چودھری! او کونسلر! او ایم پی اے! او ایم این اے! اِس دین کے لیے مَیں نے پتھر کھائے، مٹی اُٹھائی، تلوار اُٹھا کر میدانوں میں ...، اِس دین کی خاطر میرے نواسے ...دن کٹوائی، اِس دین کے لیے میرے چچا نے جگر کلیجے نکلوائے ... چودھری تیرے ہوتے ہوئے مس... سے اسپیکر ...رے گئے۔ اُس وقت تیر...ور کدھر تھی؟ اُس دن ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھ لیا: بتا او مالدار! صدیقِ اکبر نے تو سارا مال دین کو د... تو نے کبھی زکوۃ بھی نہ دی، دین سے غ...ں کیوں کرتے رہے؟ دین ... کیا ہے؟

یہ بوڑھے پورا دن فلمیں دیکھتے ہیں، حقے ... ہیں ... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے روز حضرت عمرو بن معدی کرب کو بلا لیا کہ یہ میرا بوڑھا صحابی مدینے سے چل ...موک ... ...دہ بوڑھا تھا کہ میری عزت کی خاطر مال روڈ ...؟

...سی نے کہا کہ میرے بچے چھوٹے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسین کے

ایسا محسوس ہوا کہ پیر پٹھان علیہ الرحمہ مجھے گلے لگا کر مل رہے ہیں۔

آپ کا ریس اہی دلکش اور منفرد تھا، دوران ریس طلبا کے
لیے غیر تیں بھی بتاتے۔

استا امی علیہ الرحمہ مجھ پہ خاص شفقت و محبت فرماتے تھے، بھی قات
ہوتی تو ''پیر صا'' کہہ کر پکارتے۔ کچھ عرصہ قبل خواب میں بھی آپ نے شفقت فرمائی،
آپ رحضور قبلۂ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی علیہ الرحمہ پہ حاضر ہوئے، مجھے پچاس
روپے عنا کیے اور حکم :حضور قبلۂ عالم علیہ الرحمہ کا در اقدس کبھی نہ چھ۔

جلا سکتی ہے شمعِ کشتہ کو موجِ اِن کی
الٰہی کیا چھپ ہے اہل دل کے سینوں میں

فنا فی خاتم النبیین:

م فضل احمد سلطانی، فاضل جامعہ میہ رضویہ 2006ء، لاہور نے لکھا:

راقم الحروف شروع سے امیر المجاہدین علیہ الرحمہ کے شیخ امی حضرت خواجہ
عبدالواحد المعروف حاجی پیر رحمہ اللہ تعالی کے مِ مس کے ساتھ منسلک ہے۔ آپ
کے ساتھ 1998ء سے اب ش دی کے علاوہ خاص تعلق حضرت صا کی
نسبت سے بھی رہا۔ امیر المجاہدین سے میری ی قات 3 نومبر 2020ء کو ہوئی۔ اس
سے ہفتہ پہلے آپ کی مت میں جامعہ نعما حاضر تھا، سید ظہیر الحسن شاہ صا بھی
موجود تھے۔ مَیں کچھ کہنے کی اجازت چاہی، ف: ''اجازت ہے''۔ مَیں نے شاہ صا کی
طرف متوجہ ہو کر کہا: ''جناب! ہمیں حضرت (حاجی پیر) صا نے جامعہ میہ بھیجا،

کسی کو جماہی آتی اُسے کلاس سے باہر نکال دیتے اور فرماتے: تم کیسے لوگ ہو، حدیث پڑھتے ہوئے تمہیں جماہی آتی ہے؟

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر کامل بھروسہ تھا۔ اُن کے ارشاد کا مفہوم ہے:
...جیل گئے تو دوپہر کا کھانا گوشت... کھانے کے لیے... میں نے کبھی... نہیں...
تھا۔ ساتھی علما نے کہا: کھالو، کیا معلوم کتنے دن یہاں رہنا پڑے۔ میں نے کہا: جو خود نہیں چل سکتا اُسے کھا کر ناموسِ رسالت کا کام کیسے کریں گے؟ چنانچہ پانی کے ساتھ روٹی شروع کر دی۔ ابھی دو لقمے ہی کھائے تھے کہ سپری ڈنٹ نے آواز دی: مولوی خادم کون ہے؟ کہا کہ میں ہوں۔ اس نے کہا... صاحب کے فلاں... نے آپ کے لیے بھیجا ہے۔ وہ دیسی گھی میں تیار کردہ دیسی مرغ تھا۔ چنانچہ میں نے رفقا سے کہا: جن کی ناموس کی خاطر ہم یہاں آئے ہیں وہ ہمیں بھوکا نہیں رہنے دیں گے، انہیں معلوم ہے کہ کون غلام کس کھانے کو ہماری وجہ سے پسند نہیں کرتا۔

لطف و قہرِ اُو سراپا رحمتے:

...غلام... حسین منگھیروی، فاضل جامعہ ...میہ رضویہ 2013ء لکھتے ہیں:

لطف و قہرِ اُو سراپا رحمتے — آن بیاران اِین بأعدا رحمتے

اس کا لطف وقہر دونوں ... رحمت ہیں، لطف ...روں کے ساتھ اور قہر دشمنوں کے ساتھ رحمت ہے
غالباً 2012-2013ء کی بات ہے، میں دورۂ حدیث شریف کی کلاس میں تھا، جامع مسجد مسلم (لوہاری گیٹ لاہور) میں رات کو لبیک یا رسول اللہ کانفرنس ہوئی، جس میں غازی... ثاقب شکیل جلالی بھی شریک تھے۔ دوسرے دن کافی طلبا کلاس میں غیر حاضر تھے،

آپ ھانے کے لیے تشریف لائے، سبق کے بعد طلبا کو خصوصی ط یحتیں فرما ،اُس
دن آپ کا جمال نی تھا۔اس روز آپ نے حاضر طلبا کو تین نقش (ت) لکھنے کی اجازت
عنا فرمائی اور ساتھ ہی ف : جو آج غیر حاضر ہیں انہیں یہ اجازت نہیں ہے۔ نیز آپ
نے طلبا کو شادی کے حوالے سے خصوصی شفقت بھری نصیحتیں فرمائی:

(۱) شادی اپنے ان میں کرنی ہے۔اس حوالے سے آپ نے سبق آموز واقعہ
بھی کہ یہاں جامعہ میہ رضویہ لاہور میں قاری صا تھے، بہت بن ٹھن کے
رہتے، انہوں نے اپنے ان ہر شادی کی، اُن کی تنخواہ 2500 سو روپے تھی اور ان
کی اہلیہ کے میک اپ کا ماہ چ 3500 روپے تھا، مختصر عرصہ میں ہی قاری صا کے
حالات کوں ہوگئے۔ اپنے ان میں شادی کروگے تو وہ کچھ تو حیا کرے گی۔

(۲) شادی کے سلسلہ میں اپنے ما پ کو ذلیل نہیں ۔ا رے میں بھی آپ نے
واقع ۔فرمانے لگے: تمہاری طرح ڑکا کچ ،شادی رے میں اس
نے اپنے ضعیف العمر ما پ کو طویل لکھ کر دی، جس میں اپنی بیوی کے لیے لمبی
چوڑی شرائط لکھ دیں، اُس کے ما پ ب لے کر جہاں بھی جاتے یہ شرائط دکھاتے اور
مایوس ہو کر لوٹتے۔ اپنے کو یہ صورت حال بتاتے تو وہ شرط کاٹ دیتا۔ یہ
سلسلہ جاری رہا، اِدھر ما پ اپ ادری میں جا جا کر اُکتا گئے اُدھر اُن ک بھی
شرط کاٹ اس کی ہی شرط رہ گئی: ''مو ہو''۔ اس وقت اس کی شادی
کی عمر تقریباً چکی تھی۔ : ''تم نے ایسا نہیں ، اپنے ما پ کی مرضی کے مطابق
شادی کرنی ہے''۔

(۳) ہم سبق نے عرض کی: است امی! ڈاکٹر کہتے ہیں کہ ''قر رشتہ داروں میں

شادی کرنے سے اولاد معذور پیدا ہوتی ہے"۔ [redacted]: اینویں بکواس کردے [redacted]۔ میں نے اس دن آپ کا جمال دیکھا۔

جلال اور جمال دونوں ہی سرکار دو عالم ﷺ کے اوصافِ جلیلہ میں سے ہیں، جو ہمارے است[redacted]امی امیر المجاہدین قبلہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ میں موجود تھے۔ جلال غیروں کے لیے اور جمال اپنوں کے لیے۔

عاملِ قرآن و [redacted] حضرت خادم حسین

نتیجۂ فکر: صدام حسین [redacted] ں، بہار، الہند

عاملِ قرآن و [redacted] حضرت خادم حسین
قاطعِ کفر و ضلا [redacted] حضرت خادم حسین
[redacted] دے گا خالق کو [redacted] تجھ کو حشر میں
تُو نے کی ہے ایسی [redacted] ت حضرت خادم حسین
حق بیانی [redacted] آت و اخلاص و شفقت کے طفیل
ہر طرف ہے تیری شہرت حضرت خادم حسین
دل کا ارماں ہے دکھا [redacted] خواب میں آ کر کبھی
اپنا جلوہ اپنی صورت حضرت خادم حسین
جو بھی [redacted] دین سے ہو [redacted] وہ بے حد قر [redacted]
ایسی کرتے تھے نصیحت حضرت خادم حسین
اپنے تو اپنے ہیں غیروں کو رُلا کر رکھ [redacted]
یوں اچا [redacted] تیری رحلت حضرت خادم حسین
دشمن احمد کے [redacted] میں چبھن ہوتی تھی [redacted]
آپ فرماتے خطا [redacted] حضرت خادم حسین
تیشۂ حق و صداقت سے ہے تم نے ڈھا دیے
کفر و ظلمت کی عمارت حضرت خادم حسین
کر نہیں سکتا کبھی [redacted] ں بیاں اشعار میں
آپ کی بے مثل سیرت حضرت خادم حسین

تغافل کے ھیروں میں گھِری ملت ؤ کو
جو سمتِ حق دکھائے، وہ ستارا تھا وہ رضوی تھا

بتا گے بطورِ فخر آنے والی نسلوں کو
ر اور شیر دل ہمارا تھا وہ رضوی تھا

صدائے سے قتل کا فتو جس نے
نبی کے دشمنو! دشمن تمہارا تھا وہ رضوی تھا

ہزاروں جھک گئے، و پیروں نے کیے سودے
جو ظلم کے آگے نہ ہارا تھا وہ رضوی تھا

ہے موت جو آنی تو بستر پہ بھی آئے گی
دلوں سے خوف جس نے یو را تھا وہ رضوی تھا

کیا تھا حاضر و موجود سے بیزار مسلم کو
غنا کی سان سے جس ارا تھا وہ رضوی تھا

یدِ وقت کے آگے ادا کی رسم ی
سبھی کچھ دین کی خاطر ہی وارا تھا وہ رضوی تھا

کیا ختمِ ت کا علَم یوں سر بلند اس نے
کہ خنجر کو مارا تھا وہ رضوی تھا

کہاں پہ امن ہے کہاں غیرت دکھانی ہے
بتا کے جس نے ایماں کو نکھارا تھا وہ رضوی تھا

سخن کا اختتام اس میں ہوں اے زینی سن
کہ لفظِ عشق کا معنی جو سارا تھا وہ رضوی تھا

بندہ اُصول کا تھا خادم حسین رضوی

خادم حسین کا تھا خادم حسین رضوی
نوکر بتول کا تھا خادم حسین رضوی
فاروقی غیر بھی اب یہ کہہ رہے ہیں دیکھو
بندہ اُصول کا تھا خادم حسین رضوی

قیامت ہے کہ ب محبت اٹھتے جاتے ہیں
والوں سے خا م فطرت ہوتی جاتی ہے

مجھ پہ تحقیق میرے بعد کرے گی د
مجھ کو سمجھیں گے میرے بعد زمانے والے

حیاتِ امیر المجاہدین پر ایک نظر
★ ولادت: ۳ ربیع الاول، ۱۳۸٦ھ/22جون، 1966ء، بروز بدھ
★ حفظِ قرآن کریم کے لیے جہلم کا سفر: ۱۳۹٤ھ/1974ء
★ جامعہ رضویہ احسن القرآن، دینہ میں تجوید وقراءت: شوال ۱۳۹۹ھ/ستمبر، 1979ء تا: شعبان، ۱٤۰۰ھ/جون، 1980ء
★ درسِ نظامی کے لیے جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور میں داخلہ: ذوالقعدہ ۱٤۰۱ھ/12 ستمبر، 1981ء، بروز ہفتہ
★ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور سے فراغت اور تنظیم المدارس کے تحت شہادۃ العالمیہ کی تکمیل: شعبان، ۱٤۰۸ھ/مارچ، 1988ء
★ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور میں تدریس کا آغاز: ١٤ شوال، ۱٤۱۰ھ/9 مئی، 1990ء، بروز بدھ
★ محکمہ اوقاف، پنجاب میں شمولیت: ۱٤۱٤ھ/اکتوبر، 1993ء
★ پہلی گرفتاری (داتا دربار کے باہر سے): صفر ۱٤۲۷ھ/17 مارچ، 2006ء، بروز جمعہ
★ مجلس علماءِ نظامیہ پاکستان کی صدارت: ۲۰ رجب ۱٤۲۸ھ/5 اگست، 2007ء، بروز اتوار
★ جامعہ نظامیہ رضویہ میں بطورِ شیخ الحدیث تقرر: ١٦ شوال ۱٤۲۸ھ/29 اکتوبر 2007ء
★ دورۂ ملکِ شام: 2007ء
★ حادثہ، جس کے سبب معذور ہوئے: 2009ء
★ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور میں آخری سبق: ۹ ربیع الاول، ۱٤۳٦ھ/یکم جنوری، 2015ء، بروز جمعرات
★ دوبارہ گرفتاری: ۱۲ ربیع الاول، ۱٤۳٦ھ/4 جنوری، 2015ء، بروز اتوار
★ ڈی چوک، اسلام آباد دھرنا بر موقع چہلم غازی ممتاز حسین قادری: 27 مارچ، تا 30 مارچ، 2016ء
★ قانونِ ختم نبوت میں ترمیم کے خلاف فیض آباد دھرنا: 5 نومبر، 2017ء تا 27 نومبر، 2017ء۔ آپریشن: 25 نومبر۔
★ ہالینڈ کی طرف سے گستاخانہ خاکوں کے مقابلہ کے اعلان پر لاہور تا اسلام آباد لانگ مارچ: اگست، 2018ء
★ آسیہ ملعونہ کی بریت کے خلاف دھرنا: 2 نومبر 2018ء
★ سہ بارہ گرفتاری: نومبر، 2018ء تا مئی 2019ء
★ مینارِ پاکستان میں لبیک یا رسول اللہ کانفرنس: 2 نومبر، 2019ء، بروز ہفتہ
★ فرانسیسی سفیر کی ملک بدری اور فرانس سے بائیکاٹ کے لیے مارچ اور دھرنا: 15 نومبر، 2020ء
★ وصال: چوتھی شب، ربیع الثانی، ۱٤٤۲ھ/19 نومبر، 2020ء، شبِ جمعہ
★ نمازِ جنازہ وتدفین: ٥ ربیع الثانی، ۱٤٤۲ھ/21 نومبر، 2020ء، بروز ہفتہ